www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر (۲۳) شمارہ نمبر (۱۰۵) لکھنؤ، پیر ۱۵-جنوری ۲۰۲۴ء، مطابق ۳/رجب المرجب ۱۴۴۵ھ صفحات-۸

Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 105 Monday , January 15 2024 Pages -8

مصر اور چین مسئلہ فلسطین کے حل کے لیے مل کر کام کریں گے

قاہرہ، 14 جنوری (یو این آئی) مصر اور چین مسئلہ فلسطین کا ٹھوس اور جامع حل تلاش کرنے کے لیے مل کر کام کریں گے۔ مصری وزارت خارجہ نے اتوار کے روز کہا کہ وزیر خارجہ سامح شکری اور ان کے چینی ہم منصب وانگ یی نے مسئلہ فلسطین کا منصفانہ اور جامع حل تلاش کرنے کے مقصد سے اپنے ممالک کی کوششوں میں ہم آہنگی جاری رکھنے پر اتفاق کیا ہے۔ مصری وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا، مصر اور چین نے مسئلہ فلسطین کا منصفانہ اور مستقل حل تلاش کرنے کے لیے رابطہ اور ہم آہنگی برقرار رکھنے پر اتفاق کیا۔ وزارت نے مزید کہا کہ دونوں فریقوں نے مسٹر وانگ کی قیادت میں چینی وفد کے قاہرہ کے دورے کے دوران تحریر پیلس میں ہونے والی میٹنگ میں حماس-اسرائیل تنازعہ پر تبادلہ خیال کیا۔ بیان میں کہا گیا کہ دونوں ممالک نے غزہ کی پٹی میں بگڑتی ہوئی انسانی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان تعلقات میں امن کے لیے امکانات پیدا کرنے کی ذمہ داری قبول کرے۔

آج مودی پی ایم جن من کے تحت پہلی قسط جاری کریں گے

نئی دہلی، 14 جنوری (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی 15 جنوری 2024 کو دوپہر 12 بجے ویڈیو کانفرنسنگ کے توسط سے پردھان منتری جن جاتی آدی واسی نیائے مہا ابھیان (پی ایم جن من) کے تحت پردھان منتری آواس یوجنا گرامین (پی ایم اے وائی-جی) کے ایک لاکھ مستفیدین کو پہلی قسط جاری کریں گے۔ وزیر اعظم اس موقع پر پی ایم جن من کے مستفیدین سے بات چیت بھی کریں گے۔ آخری میل تک آخری فرد کو بااختیار بنانے کے مقصد سے انتودیہ کی تصوریت کی جانب وزیر اعظم کی کوششوں سے ہم آہنگ، پی ایم جن من کا آغاز خاص طور پر کمزور قبائلی طبقات (پی وی ٹی جیز) کی سماجی اقتصادی فلاح و بہبود کے لیے، 15 جنوری 2023 کو جن جاتیہ گورو دیوس کے موقع پر کیا گیا تھا۔ تقریباً 24000 کروڑ روپے کی بجٹی لاگت کے ساتھ، پی ایم جن من اسکیم 9 وزارتوں کے توسط سے 11 اہم شعبوں پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔

پونگل کا تہوار ایک بھارت شریشٹھ بھارت کے قومی جذبے کا ترجمان ہے: پی ایم مودی

نئی دہلی، 14 جنوری (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے آج نئی دہلی میں مرکزی وزیر ایل مروگن کی رہائش گاہ پر پونگل کی تقریبات میں شرکت کی۔ اس موقع پر اپنے خطاب میں وزیر اعظم نے پونگل کے موقع پر اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا اور کہا کہ تمل ناڈو کے ہر گھر میں تہوار کا جوش دیکھا جاسکتا ہے۔ سرکاری ریلیز کے مطابق مسٹر مودی نے تمام شہریوں کی زندگیوں میں خوشی، خوشحالی اور طمانیت کا سلسلہ جاری رکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے کل کی لوہڑی کی تقریبات، آج مکر اترائن کے تہوار، کل منائی جانے والی مکر سنکرانتی اور بہت جلد ماگھ بیہو کے آغاز کا بھی ذکر کیا۔ مسٹر مودی نے ملک میں جاری تہوار کے دوران تمام شہریوں کو اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ وزیر اعظم مودی نے ملتے جلتے چہروں کو پہچاننے پر خوشی کا اظہار کیا اور پچھلے سال تامل پتھنڈو کی تقریبات کے دوران ان کی ملاقات کو یاد کیا۔ آج کے موقع پر مدعو کرنے کے لیے مرکزی وزیر ایل مروگن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ آج ایسا احساس خاندان اور دوستوں کے ساتھ تہوار منانے جیسا ہے۔ یہ بتاتے ہوئے مسٹر مودی نے ماہ 'پونگل کا تہوار ایک بھارت شریشٹھ بھارت کے قومی جذبے کی ترجمانی کرتا ہے'۔ انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ اسی جذبے کا مشاہدہ کاشی تمل سنگم اور سوراشٹر تمل سنگم کی روایت میں بھی کیا جاسکتا ہے۔ جس میں تمل کمیونٹی کے لوگوں کی بڑی تعداد میں پرجوش شرکت ریکارڈ کی گئی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا "یہ اتحاد کا احساس 2047 تک وکست بھارت کی تشکیل کے لیے سب سے بڑی طاقت ہے۔ پانچ عہد کا بنیادی عنصر جس میں نے لال قلعہ سے اعلان کیا تھا اس کا مقصد ملک کے اتحاد کو تقویت دینا اور اتحاد کو مضبوط کرنا ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب کے اختتام پر پونگل کے اس مبارک موقع پر قوم کے اتحاد کو مضبوط کرنے کے لیے خود کو دوبارہ وقف کرنے کی اپیل کی۔

پران پرتشٹھا تقریب: سی ایم یوگی نے سوچھ تیرتھ مہم کا آغاز کیا

اجودھیا: 14 جنوری (یو این آئی) اترپردیش کے ضلع اجودھیا میں زیر تعمیر رام مندر میں رام للا کے پران پرتشٹھا تقریب کے پیش نظر اترپردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار سوچھ تیرتھ مہم کو آغاز تا متگیشور چوک پر جھاڑو لگا کر کیا۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ پران پرتشٹھا کے پیش نظر تمام افراد سے اجودھیا کو صاف و شفاف شہر بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ تمام مذہبی، سیاحتی و زیارتی مقامات میں صفائی کو یقینی بنائیں۔ اس موقع پر انہوں نے میونسپل کارپوریشن کی صفائی گاڑیوں کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ یوگی نے کہا کہ رام 500 سالوں کے انتظار کے بعد واپس آرہے ہیں۔ ہر رام بھکت مبارکباد دینے کے لیے بے تاب ہے۔ انہوں نے کہا کہ پورے ہفتہ ہر گاؤں شہر، زیارت گاہوں، مذہبی، سیاحتی مقامات اور دیگر عوامی مقامات پر صفائی مہم چلائی جائے۔

غزہ جنگ کے 100 روز مکمل، اسرائیل کے حملے نہ رک سکے، دنیا بھر میں احتجاج

غزہ (ایجنسی) غزہ جنگ کے 100 روز مکمل ہونے کے بعد بھی اسرائیل کے حملے نہ رک سکے، رات گئے اسرائیل نے غزہ کے رہائشی علاقوں پر بمباری شروع کردی، 24 گھنٹوں میں مزید 100 فلسطینی شہید ہوگئے۔ عرب میڈیا کے مطابق غزہ میں صرف 6 ایمبولینسز قابل استعمال رہ گئی ہیں، رات گئے رفح میں گھر پر اسرائیلی فوج کے حملے میں 2 سالہ بچی سمیت 14 فلسطینی شہید ہوگئے۔ اس دوران غزہ پر اسرائیل کی بمباری میں گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 100 سے زائد فلسطینی مارے گئے۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق ذرائع کا کہنا ہے کہ اسرائیلی بلڈوزر مقبوضہ مغربی کنارے کے جنین میں داخل ہورہے ہیں۔ 7 اکتوبر سے غزہ پر اسرائیلی حملوں میں کم از کم 23 ہزار 843 افراد شہید اور 60 ہزار 317 سے زیادہ زخمی ہوچکے ہیں، 7 اکتوبر کو حماس کے حملوں سے اسرائیل میں مرنے والوں کی تعداد ایک ہزار 139 ہے۔ غزہ میں 'نسل کشی' کے 100 دن مکمل ہونے کے بعد دنیا بھر میں اسرائیلی مظالم کے خلاف احتجاج کیا گیا، امریکی دارالحکومت واشنگٹن میں ہزاروں افراد نے سڑکوں پر نکل آئے صدر بائیڈن سے جنگ بند کرنے کا مطالبہ کیا۔ لندن میں بھی سڑکیں فلسطین کے حامیوں سے بھر گئیں، فرانس کے شہر لیون میں اسرائیلی دہشت گردی کے خلاف آواز بلند کی گئی، جنوبی کوریا کے شہر سیول میں بھی مظاہرین احتجاج کے دوران اسرائیل کے خلاف نعرے بلند کرتے رہے۔ اس کے علاوہ ملائیشیا، جنوبی افریقہ، برطانیہ اور انڈونیشیا کے ساتھ ساتھ تھائی لینڈ، جاپان، اٹلی، یونان اور پاکستان میں بھی لوگ جمع ہوئے۔

بھارت جوڑو نیائے یاترا شروع، امنڈا عوام کا جم غفیر

بی جے پی-آر ایس ایس کیلئے منی پور ہندوستان کا حصہ نہیں، آپ نے جو کھویا ہے، ہم اسے واپس لائیں گے، راہل گاندھی کا منی پور کے لوگوں سے وعدہ، جلسہ عام سے کیا خطاب

امپھال (ایجنسی) راہل گاندھی نے منی پور کے تھوبل سے بھارت جوڑو نیائے یاترا شروع کر دی ہے۔ اس سے قبل کھونگ جوم میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ منی پور میں لاکھوں لوگوں کو نقصان پہنچایا گیا لیکن آج تک ملک کے وزیر اعظم عوام کے آنسو پونچھنے منی پور نہیں آئے، یہ شرم کی بات ہے۔ منی پور میں 'بھارت جوڑو نیائے یاترا' شروع کرنے سے پہلے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں نے جس چیز کو اہمیت دی ہے اسے کھو دیا ہے، لیکن آپ نے جس چیز کو اہمیت دی ہے اسے ہم ایک بار پھر ڈھونڈیں گے اور آپ کے پاس واپس لائیں گے۔ ہم منی پور کے لوگوں کے درد کو سمجھتے ہیں۔ ہم اس تکلیف، نقصان اور غم کو سمجھتے ہیں جس سے آپ گزرے ہیں۔ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم وہ سب واپس لائیں گے جن کی آپ نے قدر کی ہے، ہم وہ ہم آہنگی، امن، پیار واپس لائیں گے جس کے لیے یہ ریاست ہمیشہ سے جانی جاتی ہے۔"

کانگریس کی بھارت جوڑو نیائے یاترا کا منی پور سے آغاز ہو رہا ہے۔ اس موقع پر کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے ایک جلسہ عام سے خطاب کیا۔ راہل گاندھی نے وزیر اعظم مودی، بی جے پی اور مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا، "آج تک ہندوستان کے وزیر اعظم کو منی پور کا دورہ کرنے کا وقت نہیں ملا۔ شاید مودی جی، بی جے پی اور آر ایس ایس کے لیے منی پور ہندوستان کا حصہ نہیں ہے؟" منی پور میں کانگریس لیڈروں کی فلائٹ میں تاخیر ہوئی، جس کے لیے راہل گاندھی نے اسٹیج سے معذرت بھی کی۔ یاترا کے آغاز کے موقع پر راہل گاندھی نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 29 جون سے منی پور میں گورننس کا پورا ڈھانچہ تباہ ہو چکا ہے۔ پوری ریاست میں نفرت پھیل چکی ہے۔ انہوں نے پی ایم مودی اور مرکزی حکومت کو نشانہ بنایا اور کہا کہ آج تک ہندوستان کے وزیر اعظم کو منی پور جانے کا وقت نہیں ملا ہے۔

راہل گاندھی نے کہا، "میں 29 جون کو منی پور آیا تھا۔ اس سفر کے دوران میں نے جو کچھ دیکھا اور سنا، اس سے پہلے نہ کبھی سنا تھا اور نہ دیکھا تھا۔" انہوں نے مزید کہا، "میں 2004 سے سیاست میں ہوں۔ میں پہلی بار ہندوستان کی ایک ایسی ریاست میں گیا جہاں حکومت کا پورا ڈھانچہ تباہ ہو چکا تھا۔ جسے ہم منی پور کہتے تھے اب وہ منی پور نہیں رہا۔ ہر کونے میں نفرت پھیل گئی۔ لاکھوں لوگوں کو نقصان پہنچا۔ بھائی، بہن اور ماں باپ ہماری آنکھوں کے سامنے مارے گئے۔ آج تک ملک کا وزیر اعظم آپ کے آنسو پونچھنے، آپ کو گلے لگانے یا آپ کا ہاتھ پکڑنے منی پور نہیں آیا۔ یہ شرم کی بات ہے۔ شاید مودی جی کے لیے، بی جے پی اور آر ایس ایس کے لیے، منی پور ہندوستان کا حصہ نہیں ہے۔ آپ کا دکھائی دینے والا درد ان کا درد اور تکلیف نہیں ہے۔"

راہل گاندھی نے کہا، "میں 29 جون کو منی پور آیا تھا۔ اس سفر کے دوران میں نے جو کچھ دیکھا اور سنا، اس سے پہلے نہ کبھی سنا تھا اور نہ دیکھا تھا۔ میں 2004 سے سیاست میں ہوں۔ میں پہلی بار ہندوستان کی ایک ایسی ریاست میں گیا جہاں حکومت کا پورا ڈھانچہ تباہ ہو چکا تھا۔ جسے ہم منی پور کہتے تھے اب وہ منی پور نہیں رہا۔ ہر کونے میں نفرت پھیل گئی۔ لاکھوں لوگوں کو نقصان پہنچا۔ بھائی بہن اور ماں باپ ہماری آنکھوں کے سامنے مارے گئے۔ آج تک ملک کا وزیر اعظم آپ کے آنسو پونچھنے، آپ کو گلے لگانے یا آپ کا ہاتھ پکڑنے منی پور نہیں آیا۔ یہ شرم کی بات ہے۔ شاید مودی جی کے لیے، بی جے پی اور آر ایس ایس کے لیے، منی پور ہندوستان کا حصہ نہیں ہے۔ آپ کا دکھائی دینے والا درد ان کا درد اور تکلیف نہیں ہے۔" راہل گاندھی نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا "آپ لوگوں نے جس چیز کو اہمیت دی ہے اسے کھو دیا ہے، لیکن آپ نے جس چیز کو اہمیت دی ہے اسے ہم ایک بار پھر ڈھونڈیں گے اور آپ کے پاس واپس لائیں گے۔ ہم منی پور کے لوگوں کے درد کو سمجھتے ہیں۔ ہم اس تکلیف، نقصان اور غم کو سمجھتے ہیں جس سے آپ گزرے ہیں۔ ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم وہ سب واپس لائیں گے جن کی آپ نے قدر کی ہے، ہم وہ ہم آہنگی، امن، پیار واپس لائیں گے جس کے لیے یہ ریاست ہمیشہ سے جانی جاتی ہے۔"

راہل گاندھی نے کہا "میں چاہتا تھا کہ ہم مشرق سے مغرب کی یاترا کریں، جیسا کہ ہم پیدل یاترا کرتے تھے۔ لوگوں نے یاترا شروع کرنے کے لیے مختلف مشورے دیے، کچھ مشرق سے اور کچھ مغرب سے کہہ رہے تھے لیکن میں نے کہا، اگلی بھارت جوڑو یاترا صرف منی پور سے ہی شروع ہوسکتی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا، "ہم نے نفرت کو مٹانے اور ہندوستان کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھنے کی بات کی ہے۔ ہم نے یہ مہم بھارت جوڑو یاترا اول میں شروع کی ہے۔ لوگوں نے ہمیں بتایا کہ ہمیں مشرق سے مغرب کی بھی یاترا کرنی چاہئے، جیسا کہ ہم نے کنیا کماری سے کشمیر تک کی تھی۔ چونکہ ہمارے پاس وقت کم تھا ہم نے اسے بسوں کا استعمال کرتے ہوئے ہائبرڈ یاترا کرنے کا فیصلہ کیا۔" قبل ازیں، کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے تھوبل ضلع سے ہری جھنڈی دکھا کر بھارت جوڑو نیائے یاترا کا آغاز کیا۔ اس تقریب میں شرکت کے لیے سلمان خورشید، راجیو شکلا، آنند شرما، رندیپ سنگھ سرجے والا، اشوک گہلوت، ابھیشیک منو سنگھوی، بھوپیندر سنگھ ہڈا، سچن پائلٹ، دگو جے سنگھ، پرمود تیواری سمیت تقریباً 70 لیڈران خصوصی پرواز کے ذریعے دہلی سے راہل گاندھی کے ساتھ امپھال پہنچے۔

پورے شمالی ہندوستان میں سردی اور دھند کا حملہ

دارالحکومت دہلی کے علاوہ اگلے چند دنوں تک پورے شمالی ہندوستان میں شدید سردی اور گھنی دھند چھائی رہے گی: محکمہ موسمیات

نئی دہلی۔ ملک کی راجدھانی دہلی سمیت پورے شمالی ہندوستان میں سردی نے تباہی مچا رکھی ہے۔ ایک طرف شدید سردی سے لوگوں کی حالت دگرگوں ہے تو دوسری طرف گھنی دھند نے ریل، سڑک اور فضائی ٹریفک کو تقریباً بریک لگا دیا ہے۔ محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے کہا کہ دہلی اور این سی آر میں اگلے چار دنوں (18 جنوری) تک کہرے چھائے رہنے کی امید ہے۔ اتوار کے روز دارالحکومت کا کم سے کم درجہ حرارت 3.5 ڈگری سیلسیس تک گر گیا۔ لودھی روڈ میں درجہ حرارت مزید گر کر 3.4 ڈگری سیلسیس تک پہنچ گیا جو معمول سے 4 ڈگری کم ہے۔ پالم میں کم سے کم درجہ حرارت 5.9، اور آیا نگر میں 4.0 ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔ این سی آر خطے کے بیشتر علاقوں میں کہرے کی گھنی چادر چھائی ہوئی تھی جس کی وجہ سے لوگوں کو آمدورفت میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ہندوستانی ریلوے کے مطابق، ملک کے مختلف حصوں سے دہلی آنے والی تقریباً 22 ٹرینیں تاخیر کا شکار ہوئیں اور دہلی کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل (IGI) ہوائی اڈے پر کئی فلائٹ آپریشن بھی گھنے کہرے کی وجہ سے متاثر ہوئے۔ دریں اثناء پنجاب، ہریانہ، چنڈی گڑھ اور اتر پردیش کے کچھ علاقوں میں کہرا چھایا ہوا ہے اور کم از کم درجہ حرارت معمول سے کئی ڈگری کم ریکارڈ کیا گیا۔ دارالحکومت میں 18 جنوری تک شدید کہرے کے ساتھ سردی کی لہر برقرار رہنے کا امکان ہے۔ اگلے 24 گھنٹوں کے دوران شمال مغربی ہندوستان میں کم سے کم درجہ حرارت میں کوئی خاص تبدیلی متوقع نہیں ہے، جس کے بعد اگلے تین دنوں تک درجہ حرارت میں 3-2 ڈگری سیلسیس کا اضافہ متوقع ہے۔

دہلی میں پھر سے آلودگی کا قہر، گریپ-3 نافذ

نئی دہلی، 14 جنوری (یو این آئی) کمیشن فار ایئر کوالٹی مینجمنٹ (سی اے کیو ایم) نے اتوار کو دہلی اور نیشنل کیپیٹل ریجن (این سی آر) میں گریڈڈ ایکشن رسپانس پلان (جی آر اے پی) کو نافذ کیا کیونکہ ہوا کا معیار سنگین زمرے میں پہنچ گیا تھا۔ آج کا دن اس سال کا سب سے آلودہ دن درج ہوا۔ اس فیصلے کے تحت تعمیرات اور انہدام کی سرگرمیوں پر پابندی لگادی گئی ہے ساتھ ہی دہلی، گروگرام، فریدآباد، غازی آباد اور گوتم بدھ نگر اضلاع میں بی ایس 3 پٹرول اور بی ایس 3 ڈیزل ایل ایم وی (فور وہیلر) کے چلانے پر بھی پابندی عائد کردی گئی ہے۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ کے مطابق دہلی کے آنند وہار میں ہوا کا معیار آج پی ایم 2.5 اور پی ایم 10 کی انڈیکس 500 کو پار کرنے کے ساتھ شدید زمرے میں پہنچ گیا۔ سی اے کیو ایم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ جی آر اے پی کی گورننس کے لیے سی اے کیو ایم ذیلی کمیٹی نے کل شام سے دہلی-این سی آر کی ہوا کے معیار میں اچانک خرابی کے پیش نظر آج صبح ایک ہنگامی میٹنگ بلائی ہے۔

بی ایس پی سے معطل دانش علی راہل گاندھی کے نیائے مارچ میں شامل

تھوبل، منی پور 14 جنوری (یو این آئی) پارٹی مخالف سرگرمیوں کے الزام میں بہوجن سماج پارٹی سے معطل لوک سبھا کے رکن دانش علی نے یہاں کانگریس لیڈر راہل گاندھی کی بھارت جوڑو نیائے یاترا کے لیے منعقد تقریب میں شرکت کی، جس کے بعد یہ سمجھا جا رہا ہے کہ وہ جلد ہی کانگریس میں شامل ہوں گے۔ اتر پردیش کی امروہہ پارلیمانی سیٹ سے لوک سبھا کے رکن دانش علی کو بی ایس پی نے 9 دسمبر کو پارٹی مخالف سرگرمیوں کے الزام میں معطل کر دیا تھا۔ مسٹر علی جو منی پور کی راجدھانی امپھال سے متصل ریاست کے تھوبل کے کھونگ جونگ میں منعقدہ یاترا کے آغاز کے پروگرام میں حصہ لینے آئے تھے، کانگریس کے سینئر لیڈروں کے ساتھ اسٹیج پر اگلی قطار میں بیٹھے تھے۔ مسٹر گاندھی کی قیادت میں کی جانے والی نیائے یاترا میں شامل ہونے کو اپنی ذمہ داری قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں اس یاترا کا حصہ بننا اپنا فرض سمجھتا ہوں کیونکہ یہ راہل گاندھی کی پہل ہے تاکہ کمزوروں کو انصاف فراہم کیا جائے اور لوگوں کو متحد کیا جائے۔

بھارت جوڑو نیائے یاترا میں شامل ہونا میرا ایک اہم سیاسی فیصلہ ہے اور میں نے یہ فیصلہ بہت غور و فکر کے بعد کیا ہے۔

لوک سبھا انتخابات: علی گڑھ سے انتخابی بگل پھونکیں گے پی ایم مودی

نئی دہلی۔ وزیر اعظم نریندر مودی 25 جنوری کو علی گڑھ میں لوک سبھا انتخابات کے اعلان سے پہلے اپنی پہلی انتخابی ریلی کریں گے۔ 22 جنوری کو ایودھیا میں شری رام للا کے تقدس کی تقریب کے صرف دو دن بعد، بی جے پی رسمی طور پر ریاست میں لوک سبھا انتخابی میدان میں اترے گی۔ بی جے پی نے لوک سبھا انتخابات کے اعلان سے قبل ریاست میں وزیر اعظم مودی کی تین ریلیاں کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ علی گڑھ میں مغربی اور برج خطہ کی ریلی، لکھنؤ میں اودھ اور کانپور خطے کی ریلی اور اعظم گڑھ میں کاشی اور گورکھپور خطہ کی ریلی تجویز کی گئی ہے۔ مودی مغرب اور برج سے لوک سبھا انتخابی مہم شروع کر رہے ہیں۔ علی گڑھ میں ہونے والی ریلی میں مرکزی وزیر کے ساتھ ساتھ برج اور مغرب کے تمام لوک سبھا حلقوں کے ممبران پارلیمنٹ بھی بڑی تعداد میں موجود ہوں گے۔ بی جے پی اقلیتی مورچہ پیر سے شکریہ مودی بھائی جان مہم شروع کرے گا۔ مورچہ کے ریاستی صدر کنور باسط علی نے کہا کہ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک، بی جے پی کے ریاستی صدر بھوپیندر سنگھ چودھری اور بی جے پی کے قومی ترجمان شاہنواز حسین دوپہر 2 بجے لکھنؤ کے کرائسٹ چرچ میں ہونے والے پروگرام میں مہم کا آغاز کریں گے۔

ہندوستان اور مالدیپ کے درمیان بگڑتے ہوئے تعلقات

مالدیپ نے 15 مارچ تک فوجی دستوں کو واپس بلانے کو کہا: رپورٹ

دونوں ملکوں کے درمیان فوجیوں کی واپسی کے حوالے سے بات چیت جاری، تقریباً 88 ہندوستانی فوجی مالدیپ میں موجود ہیں

نئی دہلی/مالے (ایجنسی) ہندوستان اور مالدیپ کے درمیان بگڑتے ہوئے تعلقات کے درمیان مالدیپ کے صدر محمد معیز نے ہندوستان سے کہا ہے کہ وہ 15 مارچ تک اپنی فوجیں واپس بلا لے۔ مالدیپ کے صدر نے کہا کہ ہندوستانی فوجی 15 مارچ تک ملک چھوڑ دیں۔ یہ پیش رفت اس وقت سامنے آئی ہے جب محمد معیز نے اپنے انتخاب کے بعد چین کے پہلے سرکاری دورے پر شی جن پنگ سے ملاقات کی۔ صدر کے دفتر میں پبلک پالیسی ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری عبداللہ ناظم ابراہیم نے کہا کہ ہندوستانی فوجی اہلکار مالدیپ میں نہیں رہ سکتے۔ یہ صدر ڈاکٹر محمد معیز اور ان کی حکومت کی پالیسی ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس وقت تقریباً 88 ہندوستانی فوجی مالدیپ میں موجود ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ مرکزی وزیر کرن رجیجو نے نومبر میں مالدیپ کا دورہ کیا تھا اور موجودہ صدر سے ملاقات کی تھی۔ ہندوستانی حکومت کے ذرائع نے پہلے این ڈی ٹی وی کو بتایا تھا کہ دونوں فریقوں نے جزیرے کی قوم کے ذریعہ ہندوستانی فوجی پلیٹ فارم کے مسلسل استعمال کے لئے عملی حل پر اتفاق کیا ہے کیونکہ وہ مالدیپ کے مفادات کی خدمت کرتے ہیں۔ مالدیپ کے صدر کی طرف سے یہ ڈیڈ لائن دو ماہ بعد سامنے آئی ہے جب انہوں نے ہندوستانی فوجیوں کے انخلاء کا مطالبہ کیا تھا اور کہا تھا کہ قوم کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ ان کی سرزمین

پر غیر ملکی افواج کی موجودگی نہ ہو۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ مالدیپ کے موجودہ صدر اپنی انڈیا آؤٹ مہم سے اقتدار میں آئے تھے۔ مالدیپ سے ہندوستانی فوجیوں کا انخلا معیز کا اہم انتخابی وعدہ تھا۔

یہاں، ہندوستان اور مالدیپ کے درمیان ہندوستانی فوجیوں کے انخلاء کے سلسلے میں اتوار کو باضابطہ بات چیت شروع ہوئی۔ یہ بات چیت مالدیپ کی طرف سے ہندوستانی فوجیوں کے انخلاء کے مطالبے کے تقریباً دو ماہ بعد شروع ہوئی۔ آن لائن اخبار کی رپورٹ کے مطابق یہ بات چیت مالے میں مالدیپ کی وزارت خارجہ کے ہیڈ کوارٹر میں شروع ہوئی ہے۔ صدارتی اسٹریٹجک کمیونیکیشن آفس کے وزیر ابراہیم خلیل نے اخبار کو بتایا کہ یہ ملاقات ایک اعلیٰ سطحی کور گروپ کی سطح پر ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ دسمبر میں دبئی میں ہونے والی COP28 کانفرنس کے موقع پر مالدیپ کے صدر محمد معیزو اور ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کے درمیان ہونے والی ملاقات میں مالدیپ اور ہندوستان نے اس کور گروپ کی تشکیل پر اتفاق کیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق خلیل نے کہا کہ گروپ ہندوستانی فوجی اہلکاروں کے انخلاء اور مالدیپ میں ہندوستان کے تعاون سے چلنے والے ترقیاتی منصوبوں کو تیز کرنے پر بات چیت کر رہا ہے۔ مالدیپ میں پہلے ہیلی کاپٹر کا انتظام کرنے کے لیے 24 ہندوستانی فوجی، ڈورنیئر طیارے کا انتظام کرنے کے لیے 25 ہندوستانی، دوسرے ہیلی کاپٹر کا انتظام کرنے کے لیے 26 ہندوستانی اور دیکھ بھال اور انجینئرنگ کے لیے دو مزید ہندوستانی اہلکار ہیں۔ معیز حکومت کے تین نائب وزراء کی طرف سے وزیر اعظم مودی کے خلاف پوسٹ کیے گئے تبصروں کے پس منظر میں دونوں ممالک کے درمیان پیدا ہونے والے تنازعہ کے درمیان ہندوستانی فوجی اہلکاروں کی واپسی پر بحث شروع ہو گئی ہے۔

کانگریس کو بڑا دھچکا، ملند دیوڑا نے دیا استعفیٰ، شندے گروپ میں شامل

کانگریس کے آنجہانی لیڈر مرلی دیوڑا کے صاحبزادے ملند دیوڑا 55 سالہ کی خاندانی رفاقت چھوڑی

ممبئی، 14 جنوری (یو این آئی) کانگریس کے معروف لیڈر آنجہانی مرلی دیورا کی کانگریس کی طویل رفاقت اور وابستگی کو بے دردی سے کچلتے ہوئے ان کے صاحبزادے اور سابق مرکزی وزیر اور سابق ایم پی ملند دیورا نے یہ کہتے ہوئے کہ وہ پارٹی سے اپنی 55 سالہ رفاقت چھوڑ کر کانگریس سے استعفیٰ دے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ جیسے ہی ملند دیورا نے کانگریس چھوڑی، راہل گاندھی کی ینگ بریگیڈ کے ایک اہم رکن ملند دیورا بھی سمجھے جاتے تھے اور اب انہوں نے اپنی طویل رفاقت اور خاندانی تعلقات کے باوجود، کانگریس پارٹی چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی شیوسینا کا ہاتھ تھام لیا ہے، ان کی ناراضگی کی اصل وجہ جنوبی ممبئی لوک سبھا حلقہ کا ادھو ٹھاکرے کانگریس کو دیئے جانے کا پارٹی کا فیصلہ ہے۔ راہل گاندھی کی امید مند یوتھ بریگیڈ کے وہ تازہ ترین رکن بن گئے ہیں۔ اس سے قبل جتین پرساد اور جیوتی رادتیہ سندھیا بھی ان سے دامن چھڑا کر بی جے پی میں جا چکے ہیں۔ ملند دیورا جنوبی ممبئی لوک سبھا الیکشن سے سابق ایم پی ہیں اور یہ واضح ہونے کے بعد کہ یہ سیٹ ٹھاکرے گروپ کے پاس جائے گی، اب وہ عوامی طور پر شندے گروپ میں داخل ہو گئے ہیں۔ ملند دیورا کے ساتھ کانگریس کے دس سابق کارپوریٹر بھی شندے گروپ میں شامل ہو گئے۔ مرلی دیورا کانگریس کے سابق رکن پارلیمنٹ اور مرکزی وزیر مملکت ہیں۔ وہ 2004 اور 2014 میں جنوبی ممبئی سے منتخب ہوئے ہیں۔ 2014 اور 2019 میں انہیں شیوسینا کے اروند ساونت سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد مہا وکاس اگھاڑی کی یہ سیٹ ٹھاکرے گروپ کے پاس جانے کا امکان ہے۔ اس کی وجہ سے سیاسی طور پر بے چین رہنے والے ملند دیورا اب شندے گروپ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اب اس بات کا امکان ہے کہ دیورا جنوبی ممبئی سے شیوسینا شندے گروپ کے ٹکٹ پر لوک سبھا الیکشن لڑیں گے۔

اسرائیل عالمی عدالت کے فیصلے کے بعد بھی باز نہیں آئے گا نیتن یاہو

حماس سویڈن میں ہمارے سفارت خانے پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے: اسرائیل

اسرائیلی وزیر دفاع شدید برہم، نیتن یاہو پر چلا اٹھے

غزہ (ایجنسی) اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے عالمی عدالت کا فیصلہ آنے سے پہلے ماننے سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل عالمی عدالت کے کسی فیصلے کے بعد بھی باز نہیں آئے گا، غزہ میں جنگ جاری رکھی جائے گی۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے اے ایف پی کی رپورٹ کے مطابق ہیگ میں عالمی عدالت انصاف میں غزہ میں ہونے والی اسرائیل کی 'نسل کشی' پر جنوبی افریقہ اور اسرائیل کے دلائل سنے گئے، تاہم ابھی عالمی عدالت کو اس مقدمے میں حتمی فیصلہ سنانا باقی ہے۔ عالمی عدالت کے فیصلے سے قبل ہی اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ شیطانی چکر یا کچھ اور، اسرائیل کو کوئی نہیں روک سکتی۔ انہوں نے واضح کیا کہ جب تک اسرائیل حماس کو ختم نہیں کر دیتی یا شکست نہیں دے دیتی، دنیا کی کوئی عدالت اسرائیل کو اپنے مقاصد حاصل کرنے سے روک نہیں سکتی۔ انہوں نے 13 جنوری کو نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے لبنان، شام، عراق اور ایران کے ساتھ منسلک 'مزاحمت گروپوں' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں کوئی نہیں روک سکتا۔ نیتن یاہو نے دعویٰ کیا کہ غزہ میں زیادہ تر حماس کے ٹھکانوں کو تباہ کر دیا ہے، انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ ہم فتح حاصل کرنے تک جنگ جاری رکھیں گے۔ یاد رہے کہ عالمی عدالت انصاف میں جنوبی افریقہ نے غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی کا الزام اسرائیل پر عائد کرتے ہوئے مقدمہ دائر کیا تھا جس کے بعد عالمی عدالت میں کارروائی جاری تھی، 11 اور 12 جنوری کو ہونے والی سماعت میں جنوبی افریقہ اور اسرائیل نے دلائل پیش کیے تھے۔ اس دوران اسرائیل نے عالمی عدالت انصاف میں غزہ میں فلسطینیوں کی ہلاکتوں کا ذمہ دار فلسطین کی مزاحمتی تحریک حماس کو قرار دے دیا تھا۔

اسرائیل نے مغربی ملکوں میں حماس کے خلاف مہم کی تیزی کے پیش نظر الزام لگایا ہے کہ حماس سویڈن میں اسرائیلی سفارت خانے پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ حماس کی یہ منصوبہ بندی ان مغربی ممالک اپنی موجودگی بڑھانے کے لئے ہے، جن میں پچھلے ہفتے ہی مشتبہ افراد کی گرفتاریوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ڈنمارک، جرمنی اور سویڈن کے حکام کی طرف سے گرفتاریوں کے اعلان کے بعد اسرائیلی خفیہ ادارے موساد نے اپنے ایک بیان میں حماس کے مبینہ نیٹ ورک میں شامل ایک حماس کا نام بھی لیا ہے۔ تاہم اس چیز کا ذکر نہیں کیا ہے کہ حماس کے اس ممبر کو پہلے سے کہاں زیر حراست رکھا گیا تھا۔ اسرائیل کے اس نئے الزام کے بارے میں حماس کی طرف سے فوری طور پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ ادھر سویڈن کی وزارت خارجہ نے بھی سٹاک ہوم میں اسرائیلی سفارت خانے کی کسی مخصوص حفاظتی انتظام کے بارے میں تبصرے سے انکار کر دیا ہے۔ صرف یہ کہا ہے کہ سویڈن ویانا کنونشن کے تحت تمام سفارتی مشنوں کی حفاظت کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتا رہے گا۔ واضح رہے موساد نے اپنے بیان میں کہا تھا کہ اسے مختلف ذرائع سے یہ اطلاعات ملی ہیں کہ حماس کی لبنان میں موجود قیادت نے سویڈن میں اسرائیلی سفارت خانے پر حملے کا اپنے ممبران کو حکم دیا ہے۔

غزہ کی پٹی پر اسرائیلی جنگ 7 اکتوبر 2023 کو شروع ہونے کے بعد سے اپنے 100 ویں دن میں داخل ہو گئی ہے۔ دوسری طرف غزہ جنگ کے تسلسل اور اس حوالے سے جڑے کئی اہم معاملات پر جنگی کابینہ کے درمیان اختلافات بڑھ رہے ہیں۔ گذشتہ روز [ہفتے] کو حکومتی اجلاس میں اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو اور وزیر دفاع یوآو گیلینٹ کے درمیان سخت گرما گرمی دیکھی گئی۔ عبرانی اخبار 'معاریو' کی رپورٹ کے مطابق دونوں رہنماؤں کے درمیان کشیدگی عروج پر پہنچ گئی، جس نے گیلنٹ کو پیچھے ہٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔ گیلینٹ اس وقت اجلاس سے نکل گئے ان کے آفس مینیجر کو داخلے سے منع کر دیا گیا۔ یہ پیش رفت اس وقت سامنے آئی جب وزیر اعظم کے دفتر نے اجلاس کے آغاز میں اصرار کیا کہ یہ معاونین کی موجودگی کے بغیر منعقد کیا جائے۔ لیکن جب گیلینٹ کو اپنے آفس مینیجر کو لانے کی اجازت نہیں دی گئی تو انہوں نے دیکھا کہ دوسرے اپنے معاونین کو اجلاس میں لے کر آئے ہیں۔ اس لیے انہوں نے اجلاس چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ باخبر ذرائع کے مطابق خاص طور پر قومی سلامتی کونسل کے چیئرمین زاچی ہنگبی اور دیگر کے معاونین نے بحث میں حصہ لیا۔ روانگی سے قبل اسرائیلی وزیر دفاع نے نیتن یاہو کی طرف مڑ کر دیکھا اور چلائے۔ انہوں نے کہا کہ میرے کام میں رکاوٹ ڈالنا بند کرو۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب وزیر اعظم اور وزیر دفاع کے درمیان جنگ کے آغاز کے بعد سے قیدیوں غزہ کی انتظامیہ اور دیگر کئی معاملات پر کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ نیتن یاہو کے دفتر نے بھی کئی بار چیف آف اسٹاف کے لیے داخلے کے اجازت نامے کی منظوری دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر گیلینٹ ناراض ہوئے۔

الاقصی جنگ کا فاتح فلسطین اور شکست صیہونی حکومت اور اس کے حامیوں کا مقدر: ابراہیم رئیسی

تہران (ایجنسی) اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر سید ابراہیم رئیسی نے تہران میں اتوار کو طوفان الاقصی اور انسانی ضمیر کی بیداری کے زیر عنوان ہونے والی پہلی بین الاقوامی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بانی انقلاب اسلامی امام خمینی رح نے فرمایا ہے کہ فلسطین عالم اسلام کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور بیت المقدس کی آزادی عالم اسلام کی ترجیحات میں سے ہے اور یہ کانفرنس عالم اسلام کے سب سے اہم مسئلے یعنی مسئلہ فلسطین پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی ہے۔ صدر ایران نے مسئلہ فلسطین کا راہ حل استقامت و پائیداری کو قرار دیا اور کہا کہ اگر ظالم گروہ، مذاکرات کی منطق کو نہیں سمجھ رہا ہے تو اس کا جواب استقامت ہے۔ صدر مملکت نے کہا کہ آج بھی الاقصی جنگ کا فاتح فلسطین ہے اور شکست صیہونی حکومت اور اس کے حامیوں کا مقدر ہے۔ سید ابراہیم رئیسی نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کی پالیسی فلسطین اور استقامت کی حمایت کرنا ہے اور یہی اس کا ایجنڈا ہے اور جو بھی اپنی، اپنے دین کی اور اپنے خاندان کا دفاع کرتا ہو اس کی حمایت کرنی چاہئے۔ صدر مملکت نے اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ غاصبانہ قبضہ ختم ہونا چاہئے اور قابض کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہئے اور اس سے ہرجانہ وصول کرنا چاہئے کہا کہ قبضہ جاری رکھنے سے مالکیت یا قانونی حیثیت نہیں حاصل ہوتی۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر نے کہا کہ صیہونی حکومت کے ساتھ تعلقات کی بحالی سے کسی بھی طرح علاقے اور صیہونی حکومت کو تحفظ حاصل نہیں ہوگا۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر نے کہا کہ مسئلہ فلسطین صرف مسلم امہ کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے باعث تشویش ہے۔

بحیرہ احمر میں امریکی مداخلت پر تنقید، اقوام متحدہ میں ایران کے مستقل مندوب

تہران (ایجنسی) اقوام متحدہ میں اسلامی جمہوریہ ایران کے مستقل مندوب امیر سعید ایروانی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ یمن کی حکومت اپنے ملک و قوم کی حفاظت کے لئے ضروری توانائی رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یمن کی قومی اتحاد کی حکومت کی توانائی کا اصل راز یہ ہے کہ اس کو اپنے عوام کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے بحیرہ احمر میں بدامنی کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کہا کہ اصل سوال یہ ہے کہ بحیرہ احمر میں بدامنی کب پھیلی اور کس کے لئے یہ علاقہ غیر محفوظ ہوا اور کیوں؟ اقوام متحدہ میں اسلامی جمہوریہ ایران کے مندوب نے کہا کہ اس سوال کا واضح جواب یہ ہے کہ اس کا براہ راست تعلق غزہ سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب غزہ میں انسانی المیہ کو روکنے میں بین الاقوامی ادارے ناکام رہے تو یمن کی حکومت اور فوج نے اپنی انسانی ذمہ داری سمجھتے ہوئے مظلوم فلسطینیوں کی مدد کا فیصلہ کیا اور واضح طور پر اعلان کیا کہ بحیرہ احمر سے گزرنے والے تمام بحری جہاز محفوظ ہیں سوائے اسرائیل سے تعلق رکھنے والے جہازوں کے۔ امیر سعید ایروانی نے کہا کہ اب جو یمن کے خلاف جارحیت ہوئی ہے تو اس جارحیت میں شرکت کرنے والے ملکوں کے مفادات بھی یمنی افواج کے نشانے پر آ سکتے ہیں۔

نمیبیا نے اسرائیل کے خلاف زیر سماعت نسل کشی کے الزامات کو مسترد کرنے پر جرمنی کی مذمت کی

ونڈہوک، 14 جنوری (یو این آئی) نمیبیا نے جرمنی کی طرف سے بین الاقوامی عدالت انصاف میں اسرائیل کے خلاف زیر سماعت نسل کشی کے الزامات کو مسترد کرنے پر جرمنی کی مذمت کی ہے۔ نمیبیا خود بھی جرمنی کی طرف سے اپنی تاریخ کی پہلی نسل کشی کا نشانہ بن چکا ہے۔ العربیہ کے مطابق جرمنی نے یہ نسل کشی 20 ویں صدی میں کی تھی۔ جس کا بعد ازاں جرمنی نے زبانی اعتراف بھی کیا ہے کہ اس نے 1904 اور 1908 کے دوران میں نمیبیا کے قبیلوں کے 70000 انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ اب جمعہ کے روز جرمنی نے غزہ میں اسرائیلی جنگ کے نتیجے میں تقریباً اب تک 24 ہزار فلسطینیوں کے تیز رفتار قتل عام کے خلاف بین الاقوامی عدالت میں لگائے الزامات کو مسترد کر دیا ہے۔ نمیبیا کے صدر نے جرمنی کے اس فیصلے کی مذمت کی ہے۔ ادھر اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے نسل کشی کے حوالے سے بین الاقوامی عدالت انصاف کے بارے میں ہٹ دھرمی کا کھلا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ عدالت انصاف کا کچھ بھی فیصلہ جائے اسرائیل کو غزہ میں اہداف کے حصول اور جنگ سے نہیں روکا جا سکتا۔ نیتن یاہو نے مزید کہا٭ دنیا کی کوئی بھی عدالت اسرائیلی جنگ میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی۔ واضح رہے جنوبی افریقہ نے ماہ دسمبر کے اواخر میں بین الاقوامی عدالت انصاف سے 1948 کے نسل کشی کے خلاف کنونشن کی بنیاد پر رجوع کیا، اس نے اپنی درخواست میں اسرائیل کو فلسطینیوں کی نسل کشی کا مرتکب قرار دیا۔ نیز عدالت انصاف سے فوری جنگ بندی کرانے کا مطالبہ کیا۔ گیارہ اور بارہ جنوری کو جنوبی افریقہ کی اس درخواست کی سماعت جاری رہی۔ جس میں اسرائیل اور جنوبی افریقہ نے اپنے اپنے موقف کے ساتھ دلائل عدالت کے روبرو پیش کیے۔ تاہم جرمنی نے جنوبی افریقہ کی درخواست کی مخالفت کی ہے اور اسرائیل کی حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ نمیبیا کے صدر نے جرمنی کو اس سلسلے میں ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ وہ نسل پرست اسرائیل کی حمایت کر رہا ہے۔ صدر ہیگ گینگوب نے گہری تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا لگتا ہے جرمنی اپنی خوفناک تاریخ سے سبق سیکھنے کی اہلیت کھو چکا ہے۔ کہ وہ 23 ہزار سے زائد فلسطینیوں کی ہلاکتوں کو نظر انداز کر رہا ہے۔ جرمنی نے جمعہ کے روز بین الاقوامی عدالت انصاف میں سامنے آنے والی صورت حال کو اسرائیل کے خلاف نسل کشی سے متعلق کنونشن کا سیاسی استعمال قرار دیا اور کہا٭ اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے الزامات بے بنیاد ہیں٭ ایسا حقیقت میں نہیں ہے جو اسرائیل کے خلاف الزام لگائے گئے ہیں۔

چین، انتخابی نتائج کا احترام کر کے 'حقیقت کا سامنا' کرے، تائیوان

تائیوان (ایجنسی) تائیوان نے کہا کہ چین 'حقیقت کا سامنا' کرے اور اس کے کرے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق تائیوان کی جانب سے یہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب کہ خود مختار جزیرے کے صدارتی انتخابات میں آزادی کی جانب جھکاؤ رکھنے والے رہنما لائی چنگ تے نے کامیابی حاصل کی ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ میں کہا گیا کہ لائی چنگ نے ہفتے کے روز اپنے حریف پر 9 لاکھ سے زیادہ ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ لائی چنگ نے صدارتی انتخابات کی مہم چین کے سفارتی دباؤ اور چینی لڑاکا طیاروں کی تقریباً روزانہ ہونے والے دراندازی کے درمیان انتخابی مہم کا آغاز کیا۔ چین تائیوان کو اپنی سرزمین کا حصہ سمجھتا ہے اور اس نے جزیرہ نما خطے پر قبضہ کرنے کے لیے طاقت کے استعمال کے امکان کو بھی مسترد نہیں کیا ہے۔ صدارتی انتخابات میں کامیابی کے بعد حکمران ڈیموکریٹک پروگریسو پارٹی (ڈی پی پی) کے لائی چنگ تے نے چین کی خطے سے متعلق 'دھمکی' سے دفاع کرنے کا عزم ظاہر کیا تھا جب کہ اتوار کو اس کی وزارت خارجہ نے بیجنگ کو انتخابی نتائج قبول کرنے کو کہا۔ تائیوان کی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ وہ چینی وزارت خارجہ کے حکام سے انتخابی نتائج کا احترام کرنے، حقیقت کا سامنا کرنے اور تائیوان کو دباؤ میں لانے سے باز رہنے کا مطالبہ کرتی ہے تاکہ باہمی تعلقات کے معاملات کو صحیح راستے پر واپس لایا جا سکے۔

'امریکا غلط سگنل دینا بند کرے' تائیوان کے انتخابات سے متعلق بیان پر 'سخت افسوس' ہے، چین

بیجنگ (ایجنسی) چین نے کہا ہے کہ اسے تائیوان کے انتخابات سے متعلق امریکا کے بیان پر 'سخت افسوس' ہے جب کہ واشنگٹن کی جانب سے خود مختار جزیرے کے صدارتی انتخابات میں آزادی کی جانب جھکاؤ رکھنے والے رہنما لائی چنگ تے کو جیت پر مبارکباد دی گئی تھی۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ میں کہا گیا کہ لائی چنگ نے ہفتے کے روز اپنے حریف پر 9 لاکھ سے زیادہ ووٹوں سے کامیابی حاصل کی۔ لائی چنگ نے صدارتی انتخابات کی مہم چین کے سفارتی دباؤ اور چینی لڑاکا طیاروں کی تقریباً روزانہ ہونے والے دراندازی کے درمیان انتخابی مہم کا آغاز کیا۔ چین تائیوان کو اپنی سرزمین کا حصہ سمجھتا ہے اور اس نے جزیرہ نما خطے پر قبضہ کرنے کے لیے طاقت کے استعمال کے امکان کو بھی مسترد نہیں کیا ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ نے ہفتے کے روز لائی چنگ کو ان کی جیت پر مبارکباد دی تھی جس پر آج ردعمل دیتے ہوئے چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ امریکی بیان 'تائیوان کی آزادی' علیحدگی پسند قوتوں کو سنگین غلط اشارہ دیتا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ہم اس بیان کی سخت مذمت کرتے ہیں اور اسے سختی سے مسترد کرتے ہیں۔ چینی ترجمان نے مزید کہا کہ واشنگٹن کا بیان متحدہ چین کے اصول کی سنگین خلاف ورزی کے ساتھ ساتھ تائیوان کے ساتھ صرف غیر سرکاری تعلقات برقرار رکھنے کے اس کے اپنے عزم کے بھی خلاف ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ہم امریکا پر زور دیتے ہیں کہ وہ تائیوان کے ساتھ اپنی باضابطہ بات چیت بند کرے اور 'تائیوان کی آزادی' علیحدگی پسند قوتوں کو غلط سگنل دینا بند کرے۔

ادویات کی ترسیل کے معاہدے کے لیے قطر کے ممنون و متشکر: حماس

غزہ (ایجنسی) غزہ کی پٹی پر ادویات کی ترسیل ممکن بنانے کے معاہدے کے سلسلے میں حماس کے ایک رہنما نے قطر کا شکریہ ادا کیا ہے۔ یہ شکریہ غزہ میں بے شمار زخمیوں اور مریضوں کو طویل انتظار کے بعد ادویات کی دستیابی کی امید پیدا ہونے کے سلسلے میں ادا کیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ان ادویات میں سے کچھ ادویات اسرائیل کے حماس کے پاس موجود قیدیوں کے علاج معالجے کے لیے کام آئیں گی۔ حماس رہنما اسامہ حمدان نے اس امر کا اظہار لبنانی دارالحکومت بیروت میں ایک نیوز کانفرنس کے دوران کیا ہے۔ واضح رہے اسرائیل نے ابتدائی طور پر یہ پیش کش کی ہے کہ وہ غزہ میں اپنے یرغمالیوں کے لیے ادویات بھجوانے کو تیار ہے۔ اسرائیل کی غزہ کے لیے ادویات روکنے کی سخت اور طویل پالیسی میں یہ نرمی یرغمالیوں کے خاندانوں کی مرتب کردہ اس رپورٹ کے سامنے آنے کے بعد آئی جس میں کئی یرغمالیوں کو شدید بیمار ظاہر کیا گیا ہے۔ مگر اسامہ حمدان کی طرف سے اس بارے میں کہا گیا ہے کہ اس سے دو مسئلے پیدا ہوں گے۔ ایک یہ کہ خود غزہ کے لوگ یرغمالیوں سے بھی کہیں زیادہ ادویات کے مستحق ہیں۔ انہیں یہ ادویات نہیں مل سکیں گی، دوسرا مسئلہ یہ بنے گا کہ اس سے سکیورٹی کا ایشو٭ بھی سامنے آ سکتا ہے۔ اس تناظر میں اسرائیل نے جمعہ کے روز قطر میں حکام کے ساتھ معاہدے پر اتفاق کیا ہے۔ کہ اسرائیلی یرغمالیوں کو ادویات فراہم کی صورت پیدا کی جائے۔ تاہم حماس رہنما حمدان نے نیوز کانفرنس کے دوران کہا ہماری ترجیح غزہ میں فلسطینی زخمی اور مریض ہی رہیں گے۔

عمران خان کی تحریک انصاف پارٹی کو زبردست دھچکا، بلے کا نشان چھن گیا

اسلام آباد، 14 جنوری (ایجنسی) سپریم کورٹ نے تحریک انصاف پارٹی کے انتخابی مہم کو زبردست دھچکا دیا۔ جب اس پارٹی کا بلے کا نشان چھین لیا گیا۔ چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ کی صدارت میں تین رکنی بنچ نے الیکشن کمیشن کے اس فیصلے کو درست قرار دیا جس کے رو سے اس پارٹی کے امیدواروں کو بلے کا نشان نہیں فراہم کیا گیا کیونکہ عدالت نے کہا کہ تحریک انصاف پارٹی نے اپنے الیکشن صاف وشفاف طریقے سے نہیں عمل میں لائے۔ اب تمام تحریک انصاف پارٹی کے امیدواروں کو مختلف انتخابی نشان فراہم کئے گئے ہیں اور اس سے پارٹی امیدواروں کو الیکشن مہم چلانے میں دشواری پیدا ہو رہی ہے۔ سب سے بڑا نقصان اس پارٹی کو یہ ہوا کہ وہ مخصوص نشستوں کے لئے اپنے امیدوار کو محروم کیا گیا۔ الیکشن کمیشن نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ تحریک انصاف پارٹ کی وکیلوں نے ایک بھی ایسی دلیل پیش نہیں کی جس میں یہ ثابت ہو کہ پارٹی الیکشن ایک قاعدہ کے تحت کیا گیا۔ حتی کہ 14 ممبروں نے اس سلسلے الیکشن کمیشن میں اپنی شکایت بھی درج کی۔ کورٹ نے کہا کہ اگر ممبر کو نکالا بھی گیا ہے تو اس کو باضابطہ نوٹس دینے کی ضرورت ہے جب کہ کوئی ایسا ریکارڈ پیش نہیں کیا گیا جس میں ممبروں کو نکالنے کی تصدیق ہو رہی ہے۔ تحریک انصاف پارٹی نے 230 کے قریب ممبروں کو ٹکٹ فراہم کئے لیکن ان میں سے کسی کو بھی بلے کا نشان نہیں ملا ہوگا۔ اس کے علاوہ تمام امیدواروں کو یہ ہدایت دی گئی ہے وہ قومی و صوبائی الیکشن میں تحریک انصاف نظریاتی کی ٹکٹ حاصل کریں۔ بہت سارے امیدواروں کو یہ ٹکٹ نظریاتی پارٹی کے سربراہ ارشد اقبال ڈار کی طرف سے جاری کئے گئے۔ اس پارٹی کا انتخابی نشان بلے باز ہے۔ لیکن اس حکم کو بھی الیکشن کمیشن نے ماننے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ دوسرے پارٹی کے ٹکٹ پر پی ٹی آئی کے امیدوار الیکشن نہیں لڑ سکتے ہیں۔ اب بلے سے محروم امیدواروں کو تحریک انصاف پارٹی کے امیدواروں کو بکری، آٹا، سبز مرچ، فرائی پن، جہاز، ریڈیو، ہوائی جہاز، چارپائی، گھڑیاں اور مختلف نشان اعلان کیا گیا۔ پی ٹی آئی کے ایک امیدوار شعیب شاہین کو جوتے کا نشان ملا۔ جب کہ سلمان راجہ کو راکٹ کا نشان ملا۔

ملک میں صاف وشفاف انتخابات پر ہی مذاکرات ہو سکتے ہیں: عمران خان

اسلام آباد، 14 جنوری (ایجنسی) سابق وزیر اعظم اور پاکستان تحریک انصاف کے سابق چیئرمین عمران خان نے کہا ہے کہ ان کی جماعت سے بلے کا انتخابی نشان چھینا جا رہا ہے لیکن وہ آخری بال تک لڑیں گے۔ راول پنڈی کی اڈیالہ جیل میں قید عمران خان نے اپنے خلاف کیسز کی سماعت کے بعد جیل احاطے میں موجود صحافیوں سے غیر رسمی بات چیت کی۔ عمران خان نے کہا کہ "اس وقت ہمارا انتخابی نشان کا معاملہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے لیکن الیکشن کمیشن نے ہم سے بلے٭ کا انتخابی نشان اس لیے لیا تاکہ ہماری جماعت کو توڑا جا سکے اور انتخابات سے دور رکھا جائے۔ عمران خان نے کہا کہ اس وقت ملک میں قانون و انصاف کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں لیکن ہماری انتخابی مہم کا سلوگن غلامی نامنظور٭ ہوگا۔ عمران خان نے کہا کہ اس وقت جیل سے ایک کاغذ تک باہر نہیں جا سکتا، مجھے ٹکٹوں کے بارے مشاورت تک کی اجازت نہیں دی گئی اور مجھے نہیں معلوم کہ انتخابات کے لیے امیدواروں کو پارٹی ٹکٹس کسے ملے اور کسے نہیں۔ ان کے بقول ساڑھے آٹھ سو ٹکٹوں کے بارے زبانی کلامی کیسے فیصلہ کر سکتا ہوں۔ راولپنڈی سے اپنے اتحادی شیخ رشید کی حمایت نہ کرنے کے سوال پر انہوں نے کہا کہ اصول وضع کیا ہے کہ جس نے پارٹی کے خلاف پریس کانفرنس کی اسے ٹکٹ نہیں دیں گے۔ اسی وجہ سے ان کی حمایت نہیں کی۔ عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید نے ہفتے کو جاری ایک ویڈیو پیغام میں شکوہ کیا کہ انہوں نے حالیہ عرصے میں کئی صعوبتیں برداشت کیں لیکن راولپنڈی سے ان کے مد مقابل پی ٹی آئی نے اپنا امیدوار کھڑا کر دیا ہے۔ ایک صحافی کی طرف سے اس سوال پر کہ کیا آپ مذاکرات کرنے کو تیار ہیں؟ عمران خان نے کہا کہ میں نے اٹھارہ ماہ قبل کہا تھا مذاکرات کریں لیکن اب کس سے مذاکرات کروں اور کیوں کروں؟ عمران خان نے کہا کہ اس وقت صرف ایک ہی بات پر مذاکرات ہو سکتے ہیں کہ ملک میں صاف وشفاف انتخابات ہوں۔ اس سوال پر کہ کیا آپ سے کسی غیر ملکی سفیر یا اسٹیبلشمنٹ نے کوئی رابطہ کیا، عمران خان نے کہا کہ مجھ سے کسی نے رابطہ نہیں کیا۔

تین بار کے ناکام وزیر اعظم کو چوتھی بار مسلط کرنے نہیں دیں گے: بلاول بھٹو

اسلام آباد، 14 جنوری (یو این آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو نے بظاہر نام لیے بغیر نواز شریف کو سخت تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ ایک شخص کو چوتھی بار مسلط کرنے کی کوشش ہو رہی ہے، بلوچستان کے عوام اس شخص کو اپنا نمائندہ نہیں مانتے، 3 بار کے ناکام وزیر اعظم کو چوتھی بار مسلط کرنے نہیں دیں گے۔ ڈان نیوز کے مطابق بلوچستان کے ضلع نصیر آباد میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک شخص کو چوتھی بار مسلط کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے عوام کسی کے غلام نہیں ہیں، بلوچستان اور نصیر آباد کے عوام دلیر ہیں کسی سے نہیں ڈرتے، بلوچستان کے عوام اس شخص کو جان چکے ہیں۔ بلاول بھٹو نے کہا کہ اس کو جب پہلی بار اسے مسلط کیا گیا تو اس نے بلوچستان کے حق پر ڈاکا ڈالا، دوسری دفعہ اور تیسری دفعہ مسلط کیا تو اس نے زہری صاحب سے وفا نہیں کیا۔ چیئرمین پیپلز پارٹی نے کہا کہ تین بار ناکام شخص کو چوتھی بار کیوں تسلیم کریں، ہم نہیں مانتے ہم نہیں مانتے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف معاشی بحران دوسری طرف دہشت گردی سر اٹھا رہی ہے تیسری طرف خارجہ محاذ پر پاکستان کے خلاف سازشیں تیار ہو رہی ہیں۔

امریکی، برطانوی حملوں نے حوثیوں کی 30 فیصد جنگی صلاحیتوں کو تباہ کیا

واشنگٹن، 14 جنوری (ایجنسی) امریکی اخبار 'نیویارک ٹائمز' نے کل ہفتے کے روز امریکی انتظامیہ کے حکام کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ مغربی اتحاد کی طرف سے حوثیوں کے خلاف شروع کیے گئے حملوں کے نتیجے میں ان کی جارحانہ صلاحیتوں میں 30 فیصد سے زیادہ کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ اخبار نے کہا کہ "1
سے زیادہ گائیڈڈ میزائلوں کا استعمال کرتے ہوئے میزائلوں اور ڈرونوں کے لیے ذخیرہ کرنے اور لانچنگ سائٹس کی شکل میں 60 سے زیادہ اہداف پر حملہ کرنے کے بعد حوثیوں کی جارحانہ صلاحیتوں میں سے صرف 20 فی صد سے 30 فیصد کو نقصان پہنچایا تباہ کیا گیا"۔ اس نے کہا کہ حوثیوں کے زیادہ تر ہتھیار "موبائل پلیٹ فارمز پر انحصار کرتے ہیں اور آسانی سے منتقل کیے یا چھپائے جا سکتے ہیں۔" اخبار نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ مغربی انٹیلی جنس ایجنسیوں کو اہداف تلاش کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ حالیہ برسوں میں انہوں نے حوثی ڈرونز اور گولہ بارود کے لیے کمانڈ سینٹرز، اسٹوریج اور پروڈکشن سائٹس کا پتہ لگانے کے لیے اہم وسائل مختص نہیں کیے تھے۔ بحیرہ احمر میں بحری جہازوں کو نشانہ بنانے والے حوثی گروپ کے خلاف آپریشن میں یمن میں اڈوں پر دوبارہ امریکی فضائی حملے کیے گئے ہیں۔ حوثیوں کی صفوں کے اندر دو سیکورٹی اور فوجی ذرائع کے مطابق ہفتے کی سہ پہر ایک نئے حملے نے مغربی یمن کے الحدیدہ میں ایک حوثی فوجی مرکز کو نشانہ بنایا، جس کے جواب میں انہوں نے بحیرہ احمر کی طرف میزائل داغے۔ الحدیدہ میں حوثی باغیوں کے وفادار ایک نامعلوم فوجی ذریعے نے 'اے ایف پی' بتایا کہ "وہ جگہ جہاں سے تھوڑی دیر قبل حوثیوں کا میزائل داغا گیا تھا وہ حدیدہ شہر کے مضافات میں بحیرہ احمر کی طرف مارا گیا تھا۔" ان کا مزید کہنا تھا کہ "یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ بمباری سمندر سے تھی یا کسی اور طرف سے کی گئی تھی۔ حدیدہ پولیس کے ایک سیکورٹی ذریعے نے اس حملے کی تصدیق کی۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق ہفتے کی صبح صدر جو بائیڈن کی انتظامیہ کی جانب سے بحیرہ احمر میں نیوی گیشن کی حفاظت کے وعدے کے بعد امریکا نے یمنی حوثی فورسز کے خلاف ایک نیا حملہ کیا۔ امریکا کا کہنا تھا کہ ایک ریڈار سائٹ کو نشانہ بنایا گیا۔ ایران کے اتحادی گروپ کی تنصیبات کو درجنوں امریکی اور برطانوی حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ امریکی سینٹرل کمانڈ نے "ایکس" ویب سائٹ پر ایک بیان میں کہا کہ گائیڈڈ میزائل ڈسٹرائر کارنی نے بعد کے حملے میں ٹوماہاک میزائل کا استعمال کیا تھا۔ امریکی حملوں کے جواب میں یمن میں حوثی کے ترجمان محمد عبدالسلام نے رائٹرز کو بتایا کہ ان حملوں کا، جن میں سے تازہ ترین حملہ صنعا میں ایک فوجی اڈے کو نشانہ بنایا گیا کہ تاہم ان سے کوئی زیادہ اثر نہیں پڑا۔

وسطی یمن کی مرکزی جیل میں خواتین قیدیوں پر حملہ

صنعاء، 14 جنوری (یو این آئی) مسلح حوثی عناصر اور نام نہاد "زینبیات" ملیشیا کے ایک دستے نے اب گورنری (وسطی یمن) کی مرکزی جیل میں خواتین قیدیوں پر حملہ کیا۔ انہیں تشدد کا نشانہ بنایا۔ اس واقعے کے بعد خواتین قیدیوں نے تشدد کا سلسلہ بند کرنے اور جیل خانہ جات کے نگران رضوان سنان کو عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ کیا ہے۔ العربیہ کی رپورٹ کے مطابق اب کے سینٹرل جیل میں سکیورٹی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ حوثی گروپ کے زیر کنٹرول جیل انتظامیہ کی طرف سے ان کے ساتھ ناروا سلوک کے خلاف خواتین قیدیوں نے احتجاج کیا۔ قیدیوں نے جیل کے ڈائریکٹر رضوان سنان کو برطرف کرنے اور ان کی روزمرہ کی تکالیف اور اصلاحی انتظامیہ کی طرف سے روزانہ کی بنیاد پر کی جانے والی خلاف ورزیوں کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ ذرائع نے نشاندہی کی کہ ایک فورس اور "زینبیات" کے نام سے مشہور گروپ نے خواتین مظاہرین کو دبایا اور ان کے خلاف غیر منصفانہ سلوک کیا۔ ان میں سے بعض کو قید تنہائی میں قید کر دیا گیا، جبکہ ان میں سے بعض کو صنعاء بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ جیل کے انتظامی عملے کے اندر جیل کے محافظوں اور دیگر افراد کے طور پر کام کرنے والے حوثی عناصر نے چند روز قبل متعدد خواتین قیدیوں کو مارا پیٹا اور ان پر حملہ کیا تھا۔

زندگی میں اہداف طے کریں اور چیلنجوں کا سامنا کریں

گورنر نے راج بھون سے این سی سی کی میگا سائکلوتھون ٹیم کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

لکھنؤ:اتر پردیش کی گورنر شریمتی آنندی بین پٹیل نے آج راج بھون سے اتر پردیش این سی سی ڈائریکٹوریٹ کے 75 سال مکمل ہونے کے موقع پر میگا سائیکلوتھون "ہم کسی سے کم نہیں" مہم کی 14 رکنی لڑکی کیڈٹس کی ٹیم کی قیادت کی۔ لکھنؤ سے اس کا قیام۔ قبل ازیں گورنر نے میگا سائکلوتھون ٹیم میں شامل کیڈٹس کو مبارکباد دی اور ان کی حوصلہ افزائی کی۔ راج بھو میں منعقدہ پروگرام میں گورنر نے کیڈٹس سے بات چیت کی اور سفر کے دوران ان کے تجربات، جدوجہد اور چیلنجز وغیرہ کے بارے میں معلومات لی۔ مذکورہ پروگرام میں کیڈٹس محترمہ نندنی ورما اور محترمہ ایشا نے بھی اپنے دلچسپ سفری تجربے کو شیئر کیا اور ٹیم لیڈر کرنل ارجن سین گپتا نے مذکورہ مہم کے تناظر میں مشن کے چیلنجوں، تربیت، تیاری اور مقاصد کے بارے میں بتایا۔ گورنر نے تمام گرل کیڈٹس کی حوصلہ افزائی کی اور کچھ اہم تجاویز بھی دیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسی کوششیں چھوٹی عمر سے ہی کرنی چاہئیں۔ اس سلسلے میں، انہوں نے اسکول کی ضرورت کا اظہار کیا کہ وہ طلباء کے لیے دوروں اور تعلیمی دوروں جیسی سرگرمیوں کو فروغ دے۔ انہوں نے کہا کہ لڑکیاں خود کو کمزور نہ سمجھیں۔ گورنر نے لڑکیوں کو اپنے روزمرہ کے معمولات میں صحت مند کھانے کی عادات کو شامل کرنے کی ترغیب دی۔ اس نے بطور استاد گجرات سے اپنا تجربہ شیئر کیا۔ انہوں نے گجرات کی طرز پر تمام ریاستوں میں سٹوڈنٹ پولیس کیڈٹس کے نظام کی ضرورت کا اظہار کیا۔ گورنر نے این سی سی سے کہا کہ وہ ریاست کے اسکولوں کو گود لیں اور بچوں کو مختلف غیر نصابی سرگرمیوں کے لیے تربیت فراہم کر کے تیار کریں۔ انہوں نے بچوں کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنا کام خود کریں اور حقیقی حالات کا سامنا کریں۔ گورنر نے طالبات کو مشورہ دیا کہ وہ پڑھائی کے ساتھ گھر کے دیگر کام جیسے کھانا پکانا وغیرہ بھی سیکھیں۔ انہوں نے کہا کہ زندگی میں اہداف طے کریں، چیلنجز کا سامنا کریں اور حوصلہ رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ زندگی میں سچ کو قبول کرنے اور غلطیوں کی مخالفت کی عادت ڈالیں۔ انہوں نے تمام کیڈٹس کو اپنے تجربات ریکارڈ کر کے کافی ٹیبل بک بنانے کی ترغیب دی۔ قابل ذکر ہے کہ این سی سی ڈائریکٹوریٹ کے زیر اہتمام میگا سائیکلوتھون کے تحت 14 رکنی گرل کیڈٹس گوہاٹی سے نئی دہلی تک 2107 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر رہی ہیں۔ اس یاترا کا مقصد خواتین کو بااختیار بنانے کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے تنوع میں اتحاد، فطرت کے تحفظ کی اہمیت اور صحت مند زندگی کو فروغ دینا ہے۔ اس مہم کو 24 دسمبر 2023 کو آسام کے گورنر جناب گلاب چند کٹاریہ نے گوہاٹی سے جھنڈی دکھا کر روانہ کیا تھا اور 28 جنوری 2024 کو نئی دہلی میں معزز وزیر اعظم کی باوقار موجودگی میں اس کا اختتام ہوگا۔ یہ سفر پانچ ریاستوں کے ذریعے کیا جا رہا ہے، جس میں اب تک 1492 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا جا چکا ہے۔ یہ سفر اتر پردیش کے بلیا سے شروع ہوا ہے۔ اس موقع پر میجر جنرل وکرم کمار، گورنر کے ایڈیشنل چیف سکریٹری ڈاکٹر سدھیر مہادیو بوبڈے، مہم کے ٹیم لیڈر کرنل ارجن سین گپتا، راہل مشرا، این سی سی کیڈٹس اور راج بھون کے اہلکار موجود تھے۔

بزم شمع ادب اودھ لکھنؤ کے تحت مخصوص شعری نشست

لکھنؤ:اردو ادب کے بے لوث خادم جناب عبدالسمیع صاحب کے دولت کدے اودھا انکلیو میں ایک مخصوص شعری نشست کا اہتمام ڈاکٹر مخمور کاکوروی کی صدارت اور حافظ عبدالسمیع کی سرپرستی میں منعقد ہوئی مہمان خصوصی کی حیثیت سے استاد شاعر مجیب صدیقی کرنیل گنجوی اور یعقوب عزم گونڈوی نے شرکت کی۔ جبکہ مہمان اعزازی کی حیثیت سے امین احمد (این سی سی کیپٹن) شریک رہے نظامت کے فرائض معید رہبر لکھنوی نے انجام دیے صدر نشست ڈاکٹر مخمور کاکوروی نے کہا کہ اس اردو خوری کے دور میں جناب عبدالسمیع جیسے اردو دوست بہت کم نظر آتے ہیں جو بلا کسی مفاد کے اردو اور اردو والوں کی خدمت کرتے ہیں۔

پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہے

اچھا ہوا کہ زاد سفر ختم ہو گیا
اب راستے میں لٹنے کا ڈر ختم ہو گیا
ڈاکٹر مخمور کاکوروی

دیکھنا حشر میں جب دیکھنے والے ہونگے
ان کے کچھ اور بھی انداز نرالے ہونگے
مجیب صدیقی کرنیل گنجوی

چھوڑ کر سارے وہم و گماں آ گئے
اے یقیں ہم ترے درمیاں آ گئے
یعقوب عزم گونڈوی

بیاں کرے گا کوئی میرے دل کی حالت کیا
یہ داستان تو خود ہی سنانی پڑتی ہے
معید رہبر لکھنوی

ہمارے دل کے اندر جھانک کر تم نے نہیں دیکھا
کہ اس دل میں تمہارے واسطے کیا کیا سجایا ہے
عبدالسمیع وفا

ان کے علاوہ محشر گونڈوی خلیل اختر لکھنوی سید اظہر حسین نے بھی اپنا کلام پیش کیا شرکاء میں محمد اسعد محمد عاصم، ابوالحسن صدیقی وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

آج بھی ہم لوگ سنتِ نبوی کو اپنائیں تو حالات بہتر ہو سکتے ہیں: مولانا فضل المنان رحمانی

انجمن تحریکِ صحابہؓ کے زیر اہتمام حسین آباد میں ذکر النبیؐ وذکر صحابہؓ کا انعقاد

لکھنؤ ۱۴ جنوری: انجمن تحریک صحابہؓ کے زیر اہتمام نزد رحمتی مسجد، حسین آباد میں جلسہ ذکر النبیؐ وذکرِ صحابہ وطرحی مظاہرۂ نعت ومنقبت کا انعقاد کیا گیا۔ صدارت مولانا یاسر عبدالرحیم فاروقی صدر سنی مجلس عمل لکھنؤ نے کی تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز مولانا محمد عابد ضمیر ندوی امام مسجد رحمتی، حسین آباد نے کیا۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے حضرت مولانا قاری سیّد شاہ فضل المنان رحمانی شاہی امام وخطیب، متولی وسجادہ نشین مسجد ٹیلہ شاہ پیر محمد، لکھنؤ نے شرکت کی۔ جبکہ مقرر خصوصی کی حیثیت سے مولانا یاسر عبدالرحیم فاروقی نے خطاب کیا۔ نظامت کے فرائض بالترتیب قاری سیّد شاہ فیصل اور ابو ہریرہ عثمانی نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ کنوینر پروگرام قیصر ہاشمی نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ جبکہ سرپرستی جمیل احمد صدیقی کرانہ مرچنٹ حسین آباد نے فرمائی۔ حضرت مولانا قاری سید شاہ فضل المنان رحمانی عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اپنے معاملات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے انھوں نے مزید کہا جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے لہٰذا جھوٹ بولنے سے گریز کیا جائے۔ اگر آج بھی ہم لوگ سنتِ نبوی کو اپنائیں تو حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔ صدر جلسہ مولانا یاسر عبدالرحیم فاروقی نے کہا کہ مسلمانوں کی پستی کا سبب علم سے دوری ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ دنیا میں جو بھی کسی کو ناحق پریشان کرے گا اس کی آخرت میں جواب دہی ہوگی۔ اللہ کے بچنے یہی صورت ہے کہ اپنے معاملات کو بہتر کریں۔ ڈاکٹر ہارون رشید نے کہا تمام انجمنوں نے بہترین کلام سے نوازا ہے۔ صاحب مصرع مولانا یقین فیض آبادی مبارکباد کے مستحق ہیں جنھوں نے یہ مصرع دیا تھا سبھی انجمنوں اپنے اپنے طور پر بہتر سے بہتر کلام پیش کیا۔ مولانا یقین فیض آبادی نے ایوارڈ تقسیم سے قبل کہا کہ حکم صاحبان پر انجمنوں کو بھروسا رکھنا چاہئے اور حکم صاحبان کو اللہ کو حاضر ناظر جان کر فیصلہ کرنا چاہئے تاکہ کل قیامت کے دن آپ اللہ کی گرفت سے بچ سکیں۔ اس موقع پر تین ایوارڈ تقسیم کئے گئے جس میں حسان بن ثابت ایوارڈ حضرت مولانا یقین فیض آبادی کو مولانا سیّد شاہ فضل الرحمن واعظی ایوارڈ حضرت مولانا سیّد شاہ فضل المنان رحمانی کو اور مولانا عبدالولی فاروقی ایوارڈ حضرت مولانا یاسر عبدالرحیم فاروقی کو پیش کیا گیا۔ جلسہ ذکر النبی وذکر صحابہ کے بعد طرحی مظاہرہ مصرع طرح "مدینے میں چلو یارانِ رحمت دیکھ لیتے ہیں" پر شہر اور بیرونی شہر کی انجمنوں نے اپنے اپنے طرحی کلام سے نوازا۔ حکم کے فرائض ڈاکٹر ہارون رشید، مولانا یقین فیض آبادی اور کامل رحمانی نے انجام دیے۔ بعدہٗ مظاہرہ نعت منقبت چار انجمنوں کو انجمن غلامانِ مصطفیٰ پرانی سبزی منڈی، فیض آباد کو حضرت ابوبکر صدیقؓ سے منسوب اوّل، انجمن معاویہ اکبری گیٹ کو حضرت عمر فاروقؓ کے نام سے منسوب دوم انجمن خدمتِ اسلام رستم نگر کو حضرت عثمانِ غنی کے نام سے منسوب سوم اور انجمن عظمتِ عمرؓ محبوب گنج کو حضرت علیؓ کے نام سے منسوب چہارم انعام سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ انجمن گلشن حرم بھدیواں، انجمن خدام مدینہ چکنڈی، انجمن لشکر صحابہ اسطبل چارباغ، انجمن صدائے صحابہ چکنڈی، انجمن حضرت عمر فاروق گلو شاہ تکیہ، انجمن عثمانیہ قدیمی کو مساوی انعام پیش کیا گیا۔ آخر میں محمد حمید عابد ہاشمی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مودی حکومت میں پسماندہ مسلمانوں کو اپنی اہمیت کا پتہ چلا: جاوید ملک

اکھل بھارتیہ پسماندہ مسلم منچ کے قومی صدر کا نوگاواں میں پسماندہ مسلم کانفرنس سے خطاب

امروہہ:14 جنوری (پی این ایس) آزادی کے بعد سے اب تک کسی وزیر اعظم نے پسماندہ مسلمانوں کا خیال نہیں کیا۔ نریندر مودی ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم ہیں جنہوں نے پسماندہ مسلمانوں کے درد کو سمجھا۔ تمام سیاسی جماعتوں نے سیاسی، معاشی اور سماجی طور پر پسماندہ مسلمانوں کو اپنے مفاد کے لیے استعمال کیا۔ پسماندہ مسلمانوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیا گیا۔ بی جے پی نے خود پسماندہ مسلمانوں کی حقیقی معنوں میں خیر خواہ ثابت کی ہے۔ یہ باتیں اکھل بھارتیہ پسماندہ مسلم منچ کے قومی صدر اور بی جے پی اقلیتی مورچہ کے علاقائی صدر جاوید ملک نے کہیں۔ وہ نوگاواں سادات ضلع امروہہ میں منعقدہ پسماندہ مسلم کانفرنس سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ جاوید ملک نے اتوار کے روز مہیشوری بینکوئٹ ہال میں آئے سینکڑوں پسماندہ مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج پسماندہ کے مسلمان پسماندہ ہو چکے تھے لیکن جب سے وزیر اعظم نریندر مودی نے سماج کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے، پسماندہ برادری کا مودی پر اعتماد مزید گہرا ہوا ہے۔ آزادی کے بعد گزشتہ ستر سالوں میں ملک اور ریاست میں کانگریس، ایس پی اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے پسماندہ مسلمانوں کو گمراہ کیا ہے۔ ان جماعتوں نے مسلم سماج کا اپنے فائدے کے لیے بھرپور استعمال کیا ہے۔ مسلم کمیونٹی کو صرف ووٹ حاصل کرنے کے لیے گمراہ کیا جا رہا ہے۔ اب ہماری کھوئی ہوئی سیاسی عزت کو واپس لانے اور پسماندگی کو دور کرنے کا صحیح وقت ہے، کیونکہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی ڈبل انجن والی حکومت نے سب کا ساتھ سب کا وکاس کا نعرہ بغیر کسی تفریق کے پسماندہ مسلم کمیونٹی کو دیا ہے۔ اسکیموں کا فائدہ دے کر پسماندگی دور کرنے کے لیے ایک بے مثال پہل کی ہے۔ جاوید ملک نے کہا کہ پسماندہ مسلم کمیونٹی کو اب کسی بھی اپوزیشن پارٹی کے ذریعے گمراہ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ جماعتیں صرف مسلمانوں کو گمراہ کر کے اپنے مفاد کے لیے استعمال کرتی ہیں اور سیاست دان بن کر اپنی روزی کماتی ہیں۔ یہ جماعتیں آپ کی پسماندگی کو کبھی دور نہیں کر سکتیں۔ یہ پارٹیاں صرف آپ کا ووٹ چاہتی ہیں اور پھر مسلم سماج کو بھول جاتی ہیں۔ مودی حکومت نے مسلم کمیونٹی کو بغیر کسی امتیاز کے مفت راشن، مفت گھر، مفت بیت الخلا اور 5 لاکھ روپے تک کا مفت علاج فراہم کیا ہے۔ جاوید ملک نے کہا کہ یہ بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ جس طرح پسماندہ مسلمانوں کو حکومت میں بلا تفریق حصہ ملا ہے۔ تمام سرکاری اسکیموں سے فائدہ حاصل کیا ہے۔ اسی طرح پسماندہ مسلم کمیونٹی کو بھی آنے والے انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی کو مضبوط کرنے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ مودی تک یہ پیغام پہنچا کہ اگر آپ نے پسماندہ برادری کا خیال رکھا ہے تو پسماندہ برادری نے بھی آپ کو ووٹ دے کر اپنے واجبات ادا کر دیے ہیں۔ ملک کے پسماندہ مسلمان آج بھی مودی کے ساتھ کھڑے ہیں اور مستقبل میں بھی ان کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ اس موقع پر پسماندہ مسلم منچ کے ریاستی صدر اور رکن مدرسہ بورڈ عمران احمد نے بھی پسماندہ مسلمانوں کے لیے کیے گئے کاموں اور حکومت کی اسکیموں کی جانکاری دی۔ کانفرنس سے نائب صدر صغیر پردھان، پرویز بخشی، نعیم کسر، شارق ضیاء، مولانا غلام نبی ایوب ملک، قیوم ملک، عامر سلیم سمیت کئی مقررین نے خطاب کیا۔ اس موقع پر پروگرام کوآرڈینیٹر اور پسماندہ مسلم منچ کے ضلعی صدر عبدالسلام سیفی نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

سنہری مسجد کو ہٹانے کے خلاف انڈین ہسٹری کانگریس کی قرارداد

علی گڑھ:14 جنوری (پی این ایس) نئی دہلی کی سنہری باغ مسجد کو منہدم کرنے سے متعلق نئی دہلی میونسپل کمیٹی (این ڈی ایم سی) کی طرف سے جاری کردہ ایک عوامی اطلاع کے جواب میں انڈین ہسٹری کانگریس (آئی ایچ سی) نے ایک قرارداد پاس کیا ہے جس میں ہیریٹیج کنزرویشن کمیٹی (ایچ سی سی) کو سنہری باغ مسجد کو منہدم کرنے کی درخواست کا اعلان کیا گیا ہے تاکہ ٹریفک کی پائیدار نقل و حرکت کو یقینی بنایا جا سکے۔ انڈین ہسٹری کانگریس کے سکریٹری پروفیسر سید علی ندیم رضاوی نے میڈیا کو بتایا انڈین ہسٹری کانگریس نے کل چھ قرارداد پاس کی ہیں جس میں سے تین قرارداد ہیریٹیج عمارات کے تحفظ سے متعلق ہیں۔ انہوں نے بتایا نئی دہلی کی سنہری باغ مسجد کو منہدم کی تجویز کے بارے میں انڈین ہسٹری کانگریس نے اعتراض کرتے ہوئے ایک خصوصی قرارداد پاس کیا ہے۔ سنہری باغ مسجد تاریخی اور اہمیت کی حامل مسجد ہے وہ ایک ورثے کی عمارت ہے تقریباً 500 سے 600 سال پرانی ہے، مغلیہ دور سے بھی قبل لودی مدت 16 ویں صدی کی ہے۔ اور ابھی تک اس میں نماز ادا کی جاتی ہے یعنی استعمال میں ہے اور ایک خاص کمیونٹی کے طرز زندگی کی نمائندگی کرتی ہے۔ پروفیسر ندیم نے مزید بتایا سنہری مسجد کو آج اچانک ہٹانے کی بات کی جا رہی ہے۔ جب انگریز دہلی کو بسا رہے تھے اپنا کلونیل سٹی بنا رہے تھے تو انہوں نے بھی اس ہیریٹیج عمارت اور اس کی جگہ کو نہیں چھیڑا تھا، مسجد کے اعتراف سے سڑک کی تعمیر کر دی تھی یعنی انگریزوں نے ہم پر راج کرنے کے لئے بھی اس مسجد کو نہیں چھیڑا تھا۔ اس کی اتنی اہمیت تھی اور آج ہم جب ہم آپنے آزاد ہندوستان میں اپنی تاریخ کو محفوظ اور اس کے تحفظ کی بات کر رہے ہیں تو ہمیں نوٹس دیا جا رہا ہے کہ ہم اس نیشنل ہیریٹیج کو وہاں سے ہٹا دیں۔ حکومت سے سوال کرتے ہوئے پروفیسر ندیم نے کہا کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ مسجد کو چھیڑے بنا اس کے برابر سے سڑک کی تعمیر کر دی جائے جیسے دیگر ہیریٹیج عمارات کے برابر تعمیر کی جا رہی ہیں، اسی لئے انڈین ہسٹری کانگریس کی حکومت سے درخواست ہے کہ ہمارے ہیریٹیج عمارات سے کھلواڑ نہیں کیا جائے۔ انڈین ہسٹری کانگریس نے تاریخی یادگاریاں کے تحفظ کے اہم مسئلے پر مسلسل اپنی پوزیشن واضح کی ہے تمام عمارتیں، خواہ ان کی نوعیت کچھ بھی ہو اگر 200 سال سے زیادہ پرانی ہو، تحفظ کے شرائط کے تحت سختی سے تحفظ فراہم کیا جانا چاہیے۔ تاریخی یادگاریاں کا ایکٹ اور ان کے قرارداد، اگر یہ مذہبی عمارات ہیں تو تبدیل نہیں کیا جانا چاہیے اور جہاں عبادت بند ہو گئی ہے اسے بحال نہیں کرنا چاہیے۔ یہ محسوس ہوتا ہے کہ آثار قدیمہ کے سروے آف انڈیا پر پروٹیکشن آف مونومنٹس ایکٹ اور دیگر موجود قانون سازی کے ذریعے یہ ذمہ داری عائد کی گئی ہے اس لیے تمام متعلقہ افراد پر فرض ہے کہ وہ یہاں بیان کردہ اصول پر سختی سے عمل کریں اور کسی بھی مذہبی یا سیکولر تاریخی یادگاریاں کی ساخت اور قرار دار کو تبدیل کرنے کی کوشش نہ کریں یہ اپیل خاص طور پر متھرا اور وارانسی کی مساجد کے حوالے سے اب کافی تشہید کے تحت ہونے والی کچھ عدالتی کاروائیوں کے پیش نظر ضروری ہے۔

سپا میں سوامی پرساد موریہ کو لے کر مچا گھمسان

اراکین اسمبلی بولے - اکھلیش کی خاموشی بڑی پریشانی

لکھنؤ:14 جنوری (پی این ایس) ہندو مذہب پر لگاتار متنازعہ بیان دینے والے سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈر سوامی پرساد موریہ کو لے کر پارٹی میں ہنگامہ مچا ہے۔ رام چریت مانس سے چھندوں کو ہٹانے کا مطالبہ کرنے سے لے کر ایودھیا میں 'کار سیوکوں' پر فائرنگ کو جواز فراہم کرنے تک، ان کے بیانات سماج وادی پارٹی کے ہندو ایم ایل اے پریشان ہیں، خاص طور پر اونچی ذات سے تعلق رکھنے والوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا ہے۔ پچھلے ہفتے کئی ایم ایل اے نے پارٹی کے صدر اکھلیش یادو کے ساتھ پارٹی میٹنگ میں یہ مسئلہ اٹھایا تھا اور بعد میں انہیں یقین دلایا گیا تھا کہ سوامی پرساد موریہ کو مذہبی مسائل پر تبصرہ کرنے سے باز رہنے کو کہا گیا ہے۔ تاہم، ایک دن بعد، موریہ نے 'کار سیوکوں' پر تبصرہ کرتے ہوئے انہیں 'سماج دشمن عناصر' قرار دیا۔ ایس پی کے سینئر ممبران اسمبلی راکیش پرتاپ سنگھ اور سرپال سنگھ نے اب پارٹی قیادت سے موریہ کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ دراصل راکیش پرتاپ سنگھ گزشتہ ہفتے پوجا کے لیے ایودھیا گئے تھے اور ٹرسٹ کے سینئر جنرل سکریٹری چمپت رائے سے ملاقات کی تھی۔ برہمن برادری سے تعلق رکھنے والے ایک اور ایس پی ایم ایل اے نے کہا، ایسا لگتا ہے کہ موریہ کچھ مفاد پرستوں کے کہنے پر کام کر رہے ہیں جو آئندہ لوک سبھا انتخابات میں سماج وادی پارٹی کو ہرانے کی کوشش کر رہے ہیں اور نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ جب وہ یوگی آدتیہ ناتھ حکومت میں وزیر تھے تو انہوں نے ان مسائل پر کبھی ایک لفظ بھی نہیں بولا تو اب وہ کیوں بول رہے ہیں۔ رکن اسمبلی نے کہا کہ موریہ کے رویے پر اکھلیش کی خاموشی ایک بڑی پریشانی ہے اور 'خوددار ہندو' چاہتے ہیں کہ پارٹی قیادت اس معاملے کی وضاحت کرے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ سوامی پرساد موریہ کو ابھی تک ایس پی کے اندر او بی سی لیڈروں سے ان کے بیانات کے لیے کوئی حمایت نہیں ملی ہے اور یہاں تک کہ بہوجن سماج پارٹی میں ان کے سابق ساتھیوں نے بھی ان سے خود کو دور کر لیا ہے۔ بی جے پی ہندوؤں کے خلاف موریہ کے موقف کو سماج وادی پارٹی کو نشانہ بنانے کے لیے استعمال کر رہی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ کیشو موریہ نے کہا سوامی پرساد موریہ وہی کہہ رہے ہیں جو اکھلیش یادو انہیں کہتے ہیں۔ اگر موریہ خود یہ بیان دے رہے ہیں تو اکھلیش یادو کو پارٹی جنرل سکریٹری کے عہدے سے ہٹانے سے کون روک رہا ہے؟ سوامی پرساد موریہ کے تبصروں سے کانگریس بھی ناراض ہے۔ ایک سینئر لیڈر نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا، یہ ایک اہم وقت ہے، جب رام مندر کے دروازے کھلنے کے لیے تیار ہیں۔ کوئی بھی ہندو مخالف ظاہر نہیں ہونا چاہتا ہے اور موریہ کے تیز تبصروں سے یقینی طور پر غلط پیغام جائے گا۔ اکھلیش یادو کو اسے روکنے کے لیے قدم اٹھانا چاہیے، کیونکہ ان کے ووٹر بھی ہندو ہیں۔

باگھن کو بکری سمجھ کر سہلاتی رہی خاتون

پیلی بھیت :14 جنوری (پی این ایس) پیلی بھیت میں باگھن آبادی کے درمیان مسلسل گھوم رہی ہے۔ اب یہ باگھن علاقے کے سنگوھی کے گاؤں سندہ میں پہنچی، جہاں اس نے گھر میں بندھی بکری کو مار ڈالا۔ حیران کن بات یہ ہے کہ باگھن کافی دیر تک گھر میں رہی۔ چارپائی کے پاس بیٹھی رہی۔ چارپائی پر لیٹی عورت نے رات کو ایک یا دو بار باگھن کو بکری سمجھ کر اس کو سہلاتی رہی۔ صبح سویرے جب عورت نے باگھن کو دیکھا تو وہ چیخ کر کمرے میں بھاگی۔ گاؤں والوں نے محکمہ جنگلات کو اطلاع دی لیکن جب کوئی افسر نہیں پہنچا تو خوفزدہ گاؤں والوں نے مسلسل پورا ہائی وے کو بلاک کرنے کی کوشش کی۔ اس پر محکمہ جنگلات کے ایس ڈی ایم اور ایس ڈی او نے موقع پر پہنچ کر گاؤں والوں کو سمجھایا۔

گھنے کہرے کی چادر میں لپٹی ریاست، کئی اضلاع کے لیے الرٹ جاری

بی جے پی کی بھارت سنکلپ یاترا میں دو پارٹیوں میں تصادم

کیا مسلمان بابری مسجد کو فراموش کر سکتے ہیں؟

مسلمانوں نے ایودھیا کے ہندوؤں کے لیے متبرک ہونے پر کبھی اعتراض نہیں کیا لیکن کیا 500 سال کے انتظار کی بات ٹھیک ہے؟ کیا اسی کا انتظار تھا کہ بابری مسجد کو منہدم کر کے اسی مقام پر رام مندر تعمیر ہوگا

سہیل انجم

جوں جوں 22 جنوری کی تاریخ قریب آ رہی ہے رام مندر کے افتتاح اور وزیر اعظم نریندر مودی کے ہاتھوں رام کی مورتی کے پران پرتشٹھا کا معاملہ موضوع بحث بنتا جا رہا ہے۔ ہندو مذہب کے چاروں شنکر آچاریوں نے مندر کی تعمیر مکمل ہونے اور اس کلش تیار ہونے سے قبل ہی اس کے افتتاح کو ہندو مذہب اور دھرم شاستروں کے خلاف قرار دیا ہے۔ انھوں نے اس تقریب میں شرکت سے انکار کیا ہے۔ انھوں نے بہت سی باتیں کہی ہیں جن کی بنیاد پر وہ پران پرتشٹھا کی مخالفت کر رہے ہیں۔ انھوں نے اسے مذہبی نہیں بلکہ سیاسی معاملہ قرار دیا ہے۔ لیکن آر ایس ایس اور وزیر اعظم مودی اس کے افتتاح پر بضد ہیں۔ انھوں نے تادم تحریر اپنے پروگرام میں کسی تبدیلی کا اعلان نہیں کیا ہے۔ بلکہ وزیر اعظم نے ایک وائس میسیج میں یہ کہہ کر کہ وہ دھارک لوگوں کی ہدایت کے مطابق گیارہ دن کی خصوصی پوجا کر رہے ہیں، اس بات کا عندیہ دے دیا ہے کہ وہ اس معاملے سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اسی درمیان کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے، سابق صدر سونیا گاندھی اور پارلیمانی قائد ادھیر رنجن چودھری نے اس تقریب میں شرکت نہ کرنے کا اعلان کیا ہے جس پر بی جے پی چراغ پا ہے۔ وہ ان لوگوں کو رام مخالف اور سناتن مخالف قرار دے رہی ہے۔ لیکن وہ چاروں شنکر آچاریوں کی عدم شرکت پر خاموش ہے۔ وہ ان کو دھرم کا مخالف قرار دینے کی ہمت نہیں جٹا پا رہی ہے۔ بلکہ وہ ان کے بیانات و اعتراضات پر لب کشائی کی ہمت ہی نہیں کر پا رہی ہے۔ بی جے پی کی طرح گودی میڈیا بھی اس معاملے پر چپی سادھے ہے۔ البتہ وہ بھی کانگریسی لیڈروں کو رام اور ہندو مخالف قرار دینے کی بی جے پی کی مہم میں شامل ہے۔ خیر یہ ان لوگوں کا آپسی معاملہ ہے۔ وہ سب ایک ہی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کا فیصلہ کرنے کا حق ان کو ہی ہے کہ کیا دھرم کے مطابق ہے اور کیا نہیں ہے۔ لیکن اس معاملے میں مسلمانوں کو گھسیٹنا انتہائی افسوسناک ہے۔ مسلم راشٹریہ منچ کی یہ اپیل کہ مسلمان اس روز مسجدوں، مدرسوں، درگاہوں اور مکتبوں میں جے شری رام کا جاپ کریں مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں مداخلت ہے۔ مسلمان کیوں اس کا جاپ کریں۔ کیا یہ ان کے مذہب کا کوئی حصہ یا ان کی کوئی مذہبی رسم ہے۔ ایک طرف تو مسلمانوں کی مسجد کو عدالت کے سہارے چھین لیا گیا اور دوسری طرف ان سے کہا جا رہا ہے کہ وہ مسجد کی زمین پر تعمیر ہونے والے مندر کے افتتاح میں شامل ہوں۔ کچھ ماڈرن مسلمانوں کی جانب سے بھی اس سلسلے میں ایسی باتیں کہی جا رہی ہیں جو کسی بھی طرح صحیح نہیں ہیں۔ ایک نیوز ویب سائٹ "دی پرنٹ" میں پانچ جنوری کو صحافی، کالم نگار اور ٹی وی پرزینٹر آمنہ بیگم کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انھوں نے کئی بے بنیاد باتیں کہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایودھیا میں رام کی واپسی کی راہ پانچ سو سال سے دیکھی جا رہی تھی۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہندوؤں کے لیے ایودھیا اتنا ہی متبرک ہے جتنا کہ مسلمانوں کے لیے مکہ اور مدینہ اور عیسائیوں کے لیے ویٹی کن۔ انھوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بیس کروڑ مسلمان بابری مسجد سے آگے نکل گئے ہیں۔ انھوں نے اسد الدین اویسی جیسے لیڈروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ بھی بابری مسجد سے آگے بڑھ جائیں۔ ان کا یہ مشورہ اویسی کے اس بیان کے تناظر میں ہے کہ ہم بابری مسجد کو بھلا نہیں سکتے۔

پہلی بات تو یہ کہ مسلمانوں نے اس پر کبھی اعتراض نہیں کیا کہ ایودھیا ہندوؤں کے لیے متبرک ہے۔ لیکن پانچ سو سال سے جس انتظار کی بات وہ کر رہی ہیں وہ ٹھیک ہے۔ لوگ انتظار کر رہے تھے۔ لیکن کیا اسی کا انتظار ہو رہا تھا کہ بابری مسجد کو منہدم کر کے اسی مقام پر رام مندر تعمیر کیا جائے۔ ہم اسد الدین اویسی کی سیاست سے بالکل متفق نہیں ہیں۔ ان کی سیاست یقیناً بی جے پی کی سیاسی فصل کے لیے کھاد پانی کا کام کرتی ہے لیکن ہم ان کی اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ بابری مسجد کا زخم مندمل ہونے والا نہیں ہے اور مسلمان بابری مسجد کے انہدام کو فراموش نہیں کر سکتے۔ مضمون نگار کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ بیس کروڑ مسلمان بابری مسجد سے آگے نکل چکے ہیں۔ عدالت کا سہارا لے کر جس طرح بابری مسجد کی جگہ کو چھینا گیا مسلمانوں نے اسے عدالتی احترام میں خاموشی سے برداشت کر لیا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ بابری مسجد سے آگے نکل چکے ہیں۔ مسلمانوں نے بابری مسجد کو فراموش کیا ہے نہ ہی کریں گے۔ کیونکہ اگر یہ صرف زمین کی ملکیت کا معاملہ ہوتا تو مسلمان اس کی کئی گنا زیادہ جگہ دے سکتے تھے۔ لیکن دراصل رام مندر کی پوری تحریک مسلمانوں کو نیچا دکھانے، انھیں ہندوؤں کے دشمن کے طور پر پیش کرنے اور ان کے مذہبی عقیدے پر کاری ضرب لگانے کے مقصد سے چلائی گئی۔

انھوں نے اپنے مضمون میں یہ بھی لکھا ہے کہ بابری مسجد زمین کے نیچے پڑے ایک ڈھانچے کے اوپر بنی تھی اور صدیوں سے نان آپریشنل تھی یعنی اس میں نماز نہیں ہو رہی تھی۔ حالانکہ سچائی یہ ہے کہ کچھ ہندوؤں نے 1949 کے دسمبر کی ایک رات میں چپکے سے رام کی مورتی رکھ دی اور جب نماز فجر ادا کرنے مسلمان وہاں پہنچے تو انھوں نے وہاں مورتی دیکھی۔ اس وقت تک اس میں نماز ادا ہو رہی تھی یعنی دسمبر 1949 تک۔ پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ صدیوں سے نان آپریشنل تھی۔ یہ بات بھی تاریخی اعتبار سے غلط ہے کہ بابری مسجد کسی ڈھانچے پر یا کسی مندر کو توڑ کر تعمیر کی گئی تھی۔ جب 2019 میں سپریم کورٹ نے اس معاملے کا فیصلہ سنایا تو اس نے واضح طور پر کہا کہ بابری مسجد کے نیچے کسی بھی مندر کے نشانات نہیں پائے گئے یا کسی مندر کا ملبہ نہیں پایا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی ثبوت ملا کہ مندر کو توڑ کر مسجد کی تعمیر ہوئی تھی۔ مضمون نگار نے ایک ماہر آثار قدیمہ کے کے محمد کے حوالے سے کہا ہے کہ کھدائی کے دوران ہندو مندر کا وجود پایا گیا تھا۔ حالانکہ دیگر بہت سے تاریخ دانوں اور آثار قدیمہ کے ماہرین نے کہا ہے کہ مسجد کے نیچے کسی مندر کا کوئی وجود نہیں ملا ہے۔ مضمون نگار نے ایسے تاریخ دانوں پر الزام عاید کیا ہے کہ وہ مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ مضمون میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسلام کے مطابق کسی متنازع مقام پر تعمیر کردہ مسجد اسلامی اصولوں کے خلاف ہے۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ کسی متنازع مقام پر مسجد کی تعمیر نہیں ہونی چاہیے۔ مسجد کے لیے صاف ستھری جگہ ہونی چاہیے اور اس میں صاف ستھرا پیسہ لگنا چاہیے۔ مسجد کی تعمیر میں غلط پیسے کے استعمال کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن پہلے یہ تو ثابت ہو کہ بابری مسجد کسی مندر کی جگہ پر بنی تھی۔ اس کا کیا ثبوت ہے جیسا کہ بی جے پی اور وی ایچ پی دعویٰ کر رہی ہیں کہ منبر ہی کی جگہ پر رام کی پیدائش ہوئی تھی۔ انھیں کیسے معلوم ہوا کہ جہاں رام جی پیدا ہوئے تھے اسی مقام پر مسجد کا منبر تعمیر کیا گیا۔ یہ سب ایک فرضی پروپیگنڈہ ہے جس کا کوئی تاریخی یا مذہبی ثبوت نہیں۔ بابری مسجد کا تنازع دراصل انگریزوں کا پیدا کردہ ہے۔

مضمون میں 1991 میں ممبئی میں ہونے والے بم دھماکوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کسی بھی مسلمان نے ان دھماکوں کی حمایت نہیں کی۔ آج بھی کوئی مسلمان ان کی حمایت نہیں کر رہا ہے۔ ان دھماکوں میں جانوں کے اتلاف پر ہمیں بھی بہت دکھ ہے۔ کسی بے قصور کی جان کسی بھی قیمت پر نہیں لینی چاہیے۔ لیکن اس کا بھی جائزہ لیا جانا چاہیے کہ یہ غلط اور انسانیت سوز واقعہ کیوں پیش آیا۔ بابری مسجد انہدام کے بعد ملک کے مختلف علاقوں میں ہونے والے مسلم کش فسادات کا بھی ذکر ہونا چاہیے۔ ان فسادات میں کس طرح انتظامیہ نے شرپسندوں کا ساتھ دیا اس پر بھی گفتگو ہونی چاہیے۔ ممبئی میں ہونے والے فسادات کی جانچ کرنے والے سری کرشنا کمیشن رپورٹ اور دوسرے فسادات کی رپورٹوں کو کیوں دبا دیا گیا۔ ان پر کوئی کارروائی کیوں نہیں کی گئی۔ اس پر بھی گفتگو ہونی چاہیے۔ فسادات کی حمایت کوئی بھی انصاف پسند شخص نہیں کرتا۔ لیکن فسادات کی وجوہات کا بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ایودھیا تحریک کے نتیجے میں متعدد فسادات ہوئے۔ آڈوانی کی رتھ یاترا جہاں جہاں سے گزری تھی تقریباً ان تمام مقامات پر فسادات ہوئے تھے۔ ان فسادات کی وجہ سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کی کھائی بڑھتی چلی گئی۔ اب نفرت کی خلیج کو اور چوڑا کیا جا رہا ہے۔ یہ نفرتی ماحول نہ ہندوؤں کے حق میں ہے نہ مسلمانوں کے۔ یہ ماحول پورے ملک کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ مسلمانوں نے ایودھیا تنازعے میں دیے جانے والے سپریم کورٹ کے فیصلے کو محض اس لیے تسلیم کر لیا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ اس کی بنیاد پر ملک میں دنگا فساد ہو۔ کس طرح فیصلے سے قبل مسلمانوں کو یہ سمجھایا جاتا رہا کہ عدالت کا جو بھی فیصلہ ہوگا وہ اسے مانیں گے۔ یعنی ایک منصوبے کے تحت فیصلہ کروایا گیا۔ لیکن مسلمانوں کی خاموشی کو یہ مفہوم نہیں پہنایا جا سکتا کہ بیس کروڑ مسلمان بابری مسجد سے آگے نکل گئے ہیں۔ مسلمانوں نے بابری مسجد کو فراموش کیا ہے اور نہ ہی کبھی کریں گے۔

☆☆☆

رام مندر اور ہندو سماج کی فرقہ بندی

ڈاکٹر سلیم خان

رام کے نام پر ہندو سماج کو متحد کر کے ان کے ووٹ بنک پر یکمشت قبضہ کرنے کا خواب دیکھنے والا سنگھ پریوار خود اپنے جال میں پھنستا جا رہا ہے۔ رام مندر کے افتتاح کی مخالفت صرف مسلمان اور سمجھدار ہندو ہی نہیں بلکہ سناتن دھرم کے سب سے اہم مذہبی پیشواء یعنی شنکر اچاریہ بھی کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک جیوتش پیٹھ کے شنکر اچاریہ سوامی اویمکتیشورانند بھی ہیں۔ ان کا اختلاف بنیادی نوعیت کا ہے جس کو کسی سیاسی مخاصمت کے زمرے میں ڈال کر مسترد کرنا بہت مشکل ہے۔ دراصل ہوا یہ کہ سنگھ کے لوگوں نے پہلے پوری کے شنکر اچاریہ نشچلانند کو دعوت دی تو انہوں نے اسے ٹھکرا دیا۔ ان کا اعتراض تھا کہ وہاں پر وزیر اعظم مودی مورتی کو چھوئیں گے تو کیا وہ تالی بجائیں گے؟ اس بیان میں انا اور نسلی امتیاز کی بو باس تھی۔ اس سے پریشان ہو کر سنگھ والوں نے دیگر شنکر اچاریوں کو دعوت ہی نہیں دی۔

سنگھ کے اس رویہ سے جو آگ لگی اس میں گھی ڈالنے کا کام رام مندر ٹرسٹ کے بدعنوان سکریٹری چمپت رائے نے اپنے ایک بیان سے کر دیا۔ اس سے ہندو سماج کے اندر پایا جانے والا وشنو اور شیو افرقہ کا اختلاف کھل کر سامنے آ گیا اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ جہاں شرک موجود ہو وہاں اتحاد ناممکن ہے۔ چمپت رائے سے سوال کیا گیا رام مندر میں پوجا پاٹ کے رسوم و رواج کس طریقہ پر ہوں گی؟ تو انہوں نے جواب دیا "رام کا مندر ۰۰۰ رامانند روایت ۰۰۰ بس۔ یہاں تک تو ٹھیک تھا مگر وہ آگے بول گئے "مندر رامانند فرقہ کا ہے ۰۰۰ رامانند سنیاسیوں کا نہیں ہے ۰۰۰ شیو اور شاکت کا نہیں ہے ۰۰۰ رامانند"۔ یعنی انہوں نے پہلے تو یہ بات واضح کی کہ شیو بھگتوں کا شاکت بھگتوں کا وہاں کوئی کام نہیں ہے۔ اس کے علاوہ رامانند فرقے کے سنیاسیوں کا بھی اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اس طرح گویا سنگھ پریوار کے چمپت رائے کی رعونت نے ان کے دلوں میں چھپی داخلی فرقہ بندی کو عیاں کر دیا اور 'سب کے رام' کا نعرہ لگانے والوں کی ہوا نکال دی۔ چمپت رائے کے بقول اگر یہ رام مندر سارے ہندوؤں کا تک نہیں ہے تو دیگر مذاہب کے ماننے والوں کا اس سے کیا سروکار؟

چمپت رائے کے اس بیان پر شنکر اچاریہ سوامی اویمکتیشورانند نے سخت ناراضی کا اظہار کر کے اسے ہندو سماج میں پھوٹ ڈالنے والا جملہ قرار دیا اور اس کو واپس لے کر معافی مانگنے کا مطالبہ کر دیا لیکن سنگھ کے لوگ اپنی بڑی سے بڑی غلطی پر رجوع نہیں کرتے۔ یہ ان کی روایت کے خلاف ہے۔ شنکر اچاریہ نے چمپت رائے سے سوال کیا کہ اگر یہ مندر صرف رامانند فرقے کا ہے تو پہلے سے اس کی وضاحت کیوں نہیں کی گئی۔ اس کے لیے دیگر فرقوں سے چندہ کیوں لیا گیا؟ اس منطق کے لحاظ سے بات یہاں تک پہنچتی ہے کہ اس کی تعمیر پر رامانند فرقے کے لوگ تو خوش ہو کر بی جے پی کو ووٹ دے سکتے ہیں لیکن ہندوؤں کے دیگر فرقے جن کو چمپت رائے نے خارج کر دیا ہے مودی کو ووٹ کیوں دیں؟ سوامی اوی مکتیشورانند نے چمپت رائے کو اس عہدے سے ہٹانے کا مطالبہ کرنے کے بعد سوال کیا کہ یہ مندر اگر رامانند فرقے کا ہے تو وہ خود وہاں کیا کر رہے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ اسے رامانند فرقے کے مذہبی رہنماؤں کو سونپ کر الگ ہو جائیں۔

شنکر اچاریہ نے یاد دلایا کہ عدالتی فیصلے کے بعد جب نیا ٹرسٹ بنا تو اس میں بڑی مشکل سے رامانند فرقہ کے سب سے قدیم نرموہی اکھاڑے کے سربراہ کو اس لیے شامل کیا گیا کیونکہ سپریم کورٹ کا حکم تھا۔ اس کے بعد سوامی نرتیہ داس کو صدر نشین تو کیا گیا مگر دستاویزات پر دستخط کا حق آر ایس ایس کے انل مشرا کو دے دیا گیا یعنی رامانند فرقہ پر بھی اعتماد نہیں کیا گیا جو اس کی توہین ہے۔ اس الزام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ رامانند فرقے کا بھی نہیں بلکہ سنگھ کا مندر ہے جس کا افتتاح پردھان سیوک کر رہا ہے دیگر ہندو طبقات کا اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اسی لیے وہاں ہندو صحیفوں کی نہیں بلکہ سنگھ کی من مانی چل رہی ہے یہی شنکر اچاریہ کا سب سے بڑا اعتراض ہے۔ شنکر اچاریہ اوی مکتیشورانند کی مخالفت کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ دھرم شاستر (ہندو مذہبی صحیفوں) کے مطابق مذہبی رسومات انجام دینا شنکر اچاریہ کا کام ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے جو کام وزیر اعظم کرنے جا رہے ہیں وہ نہ صرف یہ کہ ان کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ مذہبی تعلیمات کی خلاف ورزی ہے۔

شنکر اچاریہ کے مطابق ہندوستان میں راجہ اور دھرم اچاریہ ہمیشہ سے الگ الگ رہے ہیں لیکن اب راجہ کو ہی دھرم آچاریہ بنایا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق ہندوستانی روایات میں راجہ راج کرتے ہیں اور مذہب کے قیام کی ذمہ داری مذہبی پیشواؤں پر چھوڑ دی جاتی ہے۔ موجودہ حالات میں اس پر مبرا (روایت) کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ اب راجہ کو ہی دھرم اچاریہ مان لیا گیا اور اس کے تحت ایودھیا کا پران پرتشٹھا پروگرام طے کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق پہلے وزیر اعظم کا درشن کرنا اور اس کے بعد مذہبی پیشواؤں کو موقع دینا پوری طرح غلط ہے۔ یہ چونکہ ہندوستانی روایت کے خلاف ہے اس لیے وہ مذکورہ تقریب میں ایودھیا نہیں جائیں گے۔ رام مندر کی افتتاحی تقریب جس کو پران پرتشٹھا کا نام دیا گیا سوامی اوی مکتیشور آنند سرسوتی کا یہ اعتراض بھی ہے کہ ابھی مندر کی تعمیر پوری بھی نہیں ہوئی ہے اس لیے اس کا افتتاح غلط ہے۔

معروف صحافی اجیت انجم سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کیمرے کے سامنے برملا کہا کہ مندر بھگوان جسم ہوتا ہے اور اگر اس کی تکمیل سے قبل اس کی پران پرتشٹھا ہو جائے یعنی اس میں روح پھونک دی جائے تو وہ اپاہج ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایسے آدھے ادھورے مندر میں بھگوان آئیں گے ہی نہیں بلکہ آسور (شیطانی قوتیں) آ جائیں گی اور وہاں پوجا پاٹ کرنے سے وہی طاقتور ہوں گی۔ اس کی وجہ سے عوام آفات و بلا کا شکار ہونے لگیں گے۔ ایسا لگتا ہے شنکر آچاریہ مذہبی اصطلاحات کی مدد سے بی جے پی اور سنگھ پریوار کو ہی آسور (شیطانی قوتیں) قرار دے رہے ہیں اور اس کے اقتدار میں آ جانے کے بعد پیدا ہونے والے مصائب کا ذکر کر رہے ہیں۔ بی جے پی اپنے دیگر مخالفین کی مانند شنکر آچاریہ کو رام کا دشمن قرار نہیں دے سکتے۔

شنکر اچاریہ کا اعتراض ہے وہاں مورتی نصب کرنے کے لئے کوئی ہنگامی صورتحال نہیں ہے۔ اس کے ساتھ انہوں نے یہ اعتراف بھی کر دیا کہ جس وقت رات میں بابری مسجد کے اندر مورتیاں رکھی گئی تھیں وہ اس وقت کے حالات کا تقاضہ تھا یعنی وہ خود مانتے ہیں کہ مورتیوں کے پرکٹ (از خود ظاہر) ہونے کی جو کہانی گھڑی گئی تھی وہ جھوٹی تھی۔ شنکر آچاریہ نے اس سے پہلے آگے بڑھ کر یہاں تک کہا تھا کہ (مسجد) کے ڈھانچے کو توڑنا بھی انصاف کے تقاضوں کے خلاف تھا۔ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے مسجد کو منہدم کیا گیا جبکہ اسے انصاف کے راستے سے حاصل کیا جانا چاہیے تھا۔ ویسے عدالتِ عظمیٰ نے خود تسلیم کیا کہ اس میں مورتیوں کا رکھنا اور اسے شہید کرنا دونوں غلط تھے اور وہ کسی مندر کو توڑ کر نہیں بنائی گئی تھی اس لیے انصاف کا تقاضہ تو یہ تھا کہ مسجد مسلمانوں کے حوالے کر کے اس سے دور مندر بنایا جاتا لیکن جہاں مذہب کی آڑ میں اقتدار کا گھناؤنا کھیل کھیلا جانے لگے عدل و قسط کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

سوامی اوی مکتیشور آنند کے مطابق ۲۲ر جنوری کو مندر کے افتتاح کی کوئی ہنگامی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات ان کی حد تک درست ہے مگر بی جے پی کو انتخاب جیتنے کے لیے یہ ضروری ہو گیا ہے۔ سوامی اوی مکتیشور شنکر آچاریہ نے بتایا کہ سناتن دھرم ملک کو متحد رکھتا ہے کیونکہ زبان اور کھانے پینے میں اختلاف کے باوجود شمال، جنوب، مشرق و مغرب سے آنے والا ہر ہندو وید کا ایک ہی منتر پڑھتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا رامانند فرقہ اور شیوانند فرقہ ایک ہی شاستر کو مانتا ہے اور چیلنج کیا کہ رامانند فرقے کا کوئی بھی مذہبی رہنما یہ ثابت کر دے ادھورے مندر کا افتتاح درست ہے تو وہ اس کی بات سنیں گے۔ ویسے شنکر آچاریہ نے کہا تو نہیں مگر بین السطور یہ سچائی بھی ہے کہ اس کے برعکس سیاستداں ملک کو بانٹنے کا کام کرتے ہیں۔ شنکر آچاریہ کا یہ اعتراض بجا ہے مگر مندر کی تعمیر مکمل ہونے سے قبل پران پرتشٹھا کر کے چونکہ مودی جی اس کا انتخابی مہم میں اس کا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ ان ہنگاموں کے بغیر اپنی کارکردگی کی بنیاد پر الیکشن نہیں جیت سکتے اس لیے جلدی مچا رہے ہیں۔

سوامی اوی مکتیشور آنند شنکر آچاریہ اس سے پہلے کہہ چکے ہیں سناتن دھرم کو دیش میں گھومنے والے خود ساختہ شنکر اچاریوں سے اتنا خطرہ نہیں ہے جتنا نقلی بھگوا داریوں سے ہے۔ ان کا صاف اشارہ یوگی سمیت مودی بھگتوں کی طرف تھا۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی تھی کہ یہ بھگوا پوش اپنے آپ کو دیوتاؤں سے بھی افضل سمجھتے ہیں ان سے ہوشیار رہنا چاہیے اور ان کا بائیکاٹ کرنا چاہیے۔ ان کے الزام کی تصدیق چمت رائے نے مودی کو وشنو کا اوتار کہہ کر کر دی۔ خیر ان شنکر آچاریوں نے ۲۲ر تاریخ کو ایودھیا نہیں جانے کا اعلان کر کے پوری تقریب کی ہوا نکال دی اور یہ ثابت کر دیا کہ اصلی دھرم آچاریہ تو وہ ہیں اور نریندر آچاریہ جیسے لوگوں کی کوئی مذہبی حیثیت نہیں ہے۔ مودی جی اگر اگلا انتخاب ہار گئے تو ان کی کوئی سیاسی وقعت بھی نہیں رہے گی اور تاریخ میں ان کا نام سب سے نااہل وزیر اعظم کے طور پر درج ہو جائے گا۔ اس کے بعد کیا چمپت رائے اپنے آپ کو جیل جانے سے بچانے کی خاطر نئے وزیر اعظم کو اس کے اقتدار کی وجہ سے وشنو کا اوتار قرار دے دیں گے؟ ☆☆☆

پارلیمنٹ انتخاب کے لیے ملک کو جمہوریت کی سچی آواز سننی چاہیے

مذہبی منافرت، اشتعال انگیزی، حکومت کی کامیابی اور ناکامی جیسے سوالوں کے درمیان آئندہ پارلیمانی انتخاب جمہوری اداروں کے لیے لمحہ فکریہ

صفدر امام قادری

۲۰۲۴ء کی آمد کے پہلے سے ہی نئے پارلیمانی انتخاب کی سگ بگاہٹ قائم ہونے لگی تھی۔ این ڈی اے کے سامنے انڈیا محاذ کا بننا تو ایک حقیقت ہے ہی مگر پورے ملک میں سیاسی تنظیموں اور چھوٹے بڑے اداروں میں روح پھونکنے کی مختلف سیاسی جماعتوں کی طرف سے جو کوششیں ہو رہی ہیں، وہ قابل توجہ ہیں اور سیاسی مبصرین کو ان موضوعات کا تجزیہ کرنا چاہیے جن کے آئینے میں ملک کا مزاج اُبھر کر سامنے آ سکتا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی اور وزیر اعظم نریندر مودی کا نقطۂ نظر اور ان کی حکمتِ عملی واضح ہے۔ اُن کے پاس ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر اور وہاں مورتی کی تنصیب ایک ایسا کام ہے جس کو پھیلا کر ووٹ طلب کیا جا سکتا ہے۔ ایک برس پہلے سے ہی یہ اندازا ہونے لگا تھا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی پھر سے رام مندر کو ہی پارلیمانی انتخاب کا ایجنڈا بنائے گی۔ اتر پردیش جہاں سب سے زیادہ پارلیمانی سیٹیں ہیں، وہاں کی صوبائی حکومت نے تمام چیزوں کو رام مندر سے جوڑ کر دیکھنے اور دکھانے کی ایک مہم قایم کر رکھی ہے۔ حکومتِ اتر پردیش اور اُن کے وزیر اعلا کے ذہن میں یہ بات بالکل صاف ہے کہ وہ رام مندر کی تعمیر کی ذمہ داری ہندوستان کی عوامی توقعات کے عین مطابق کر رہے ہیں، اس لیے یہ کام اُنھیں ووٹ کی شکل میں تبدیل ہو کر پھر سے ایک بار حکومت بنانے کا موقع دیا جائے گا۔ بے شک یہ کام اُن کے لیے توجہ کا باعث ہے اور ایک بڑے حلقے کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ کام اُنھیں نئے سرے سے حکمراں بنانے میں مددگار ثابت ہوگا۔

بھارتیہ جنتا پارٹی سے اختلاف کرنے والوں کا بجا طور پر یہ کہنا ہے کہ ایک غیر مذہبی ریاست میں بھارتیہ جنتا پارٹی مذہبی موضوع کے ساتھ کیوں کر الیکشن کے میدان میں اترنا چاہتی ہے۔ یہیں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ ملک کی ترقی اور خوش حالی کے لیے بھارتیہ جنتا پارٹی نے کیا کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ وہ اُن کاموں کے لیے عوام سے ووٹ طلب کرے۔ یہ بات یاد رہے کہ ۲۰۱۹ء کے بعد کورونا کی مشکلات میں ملک کے عوام کے ساتھ جو کچھ حکومت کا برتاؤ رہا ہوگا، اُس کی جانچ پرکھ اور حساب کتاب بھی عوام کی سطح پر ہونا ہے۔ شاید اسی لیے بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنی کارکردگی کا حساب دینے سے زیادہ یہ مناسب سمجھا کہ ایک جذباتی سوال ہوا میں اچھال دیا جائے اور عوام کی معصومیت اور سادگی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے پھر ایک بار اپنی تاج پوشی کرائی جائے۔

انڈیا محاذ کے حقیقی سربراہ کانگریس کے سپریمو راہل گاندھی کی اِس انتخاب کے حوالے سے سرگرمیوں کا جائزہ لیا جائے تو ایک بات یہ سمجھ میں آتی ہے کہ وہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے جذباتی سوالوں سے الگ اپنی مہم جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ راہل گاندھی زمینی سطح پر عوام کے مسائل سے کانگریس کو جوڑ کر پارٹی کی ایک نئی شبیہ بنانے میں مصروف ہیں۔ اُن کا پچھلا دورہ اور آنے والے وقت میں جو طویل یاترا ہونی ہے، اس کے پیچھے اُن کے مقاصد اور اہداف واضح ہیں۔ شاید اسی لیے عوامی سطح پر بھی اُن کی گذشتہ امیج سے ایک واضح تبدیلی نظر آ رہی ہے اور وہ ایک اُبھرتے ہوئے نہایت ہی سنجیدہ عوامی قائد کی شکل میں ہمارے سامنے آ رہے ہیں۔ کانگریس جتنی اُن کے پیچھے ہے، مسئلہ یہ ہے کہ کانگریس تتر بتر حالت میں بھی ہے۔ اسی لیے رہ رہ کر کانگریس کے ایک حلقے سے بھارتیہ جنتا پارٹی کے جذباتی سوالوں کے حصار میں داخلے کی ہمیں آہٹ سنائی دیتی ہے۔ اگر راہل گاندھی کے تصورات، ملک کی ترقی کے موضوعات اور عوام سے متعلق بنیادی اُمور کانگریس کی طرف سے خاص ایجنڈا بن گئے تو یہ راہل گاندھی اور کانگریس دونوں کی کامیابی تو ہوگی ہی، اس سے بڑھ کر جمہوری اداروں کی جیت بھی ہوگی کہ جذباتیت کو پس پشت ڈال کر عوامی مسائل کی بنیاد پر پارلیمنٹ انتخاب کے لیے ایجنڈا اختیار ہوگا۔ یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ جذباتیت کے مقابلے سنجیدہ عوامی سوال کس قدر ٹک پائیں گے اور وہ ووٹ میں کتنے بدل پائیں گے مگر یہ سوال ذہن میں ہونا چاہیے کہ عوام کے مسئلوں پر الیکشن ہوتا ہی چاہیے اور مذہبی منافرت اور جذباتیت کو سرفہرست ایجنڈا اپنانے کی بھول اب زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

انڈیا محاذ ایک بڑی جماعت کے طور پر دو درجن سے زیادہ سیاسی پارٹیوں کا ایک پلیٹ فارم ہے اور اُس کی قیادت کے داخلی مسائل پورے ملک کے سامنے ہے۔ یہ مسائل آخر تک قایم رہیں گے۔ اس کے باوجود عوامی سطح پر سیاسی اتحاد اور مقابلہ آرائی کا ماحول بھی رفتہ رفتہ قائم ہوتا جا رہا ہے۔ ماحول حزبِ اقتدار اور اختلاف دونوں کی طرف سے بنانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ دیکھنے میں یہ ضرور محسوس ہوتا کہ انڈیا محاذ اپنے داخلی اختلافات اور انتشار کی وجہ سے پورے طور پر بکھراؤ کا شکار ہے اور اسی وجہ سے سیاست کے ماہرین اور خاص طور پر بھارتیہ جنتا پارٹی سے عقیدت رکھنے والے افراد یہ بات مان کر بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس بکھراؤ کا فائدہ بھارتیہ جنتا پارٹی کو ملے گا اور کہیں نہ کہیں نریندر مودی کو تیسری بار سرکار بنانے کا موقع ہاتھ آ جائے گا۔

پارلیمانی انتخاب میں بے شک مذہبی منافرت اور جذباتیت کی بنیاد پر کچھ ووٹ اور کچھ فیصد سیٹیں حاصل کر لی جائیں مگر شاید یہ ممکن نہیں کہ صرف اسی کی بنیاد پر حکومت حاصل کر لی جائے۔ کشمیر سے کنیا کماری تک اور گجرات سے آسام تک ہندوستان کی جو پیچیدہ سیاسی صورت حال ہے، اُس کے پیش نظر یہ آسان نہیں ہے کہ تین سو سے زیادہ پارلیمانی حلقوں میں یہ سیاسی کارڈ کام کر جائے اور صرف رام مندر کی تعمیر کی بنیاد پر اتنی بڑی تعداد میں سیٹیں حاصل ہو جائیں۔ ملک میں حزبِ اختلاف کی الگ الگ جو علاقائی پارٹیاں ہیں، اُنھوں نے بھی اپنے عوام کو بہت دنوں سے غیر مذہبی بنیاد پر تیار کرنے کا ماحول بنا رکھا ہے۔ مرکزی حکومت سے بہت سارے بنیادی سوالات جگہ جگہ پوچھے جا رہے ہیں اور آنے والے وقت میں ان کا تواتر بڑھے گا۔ ابھی الیکشن کی سرگرمیاں جیسے جیسے بڑھیں گی، اختلاف کی آوازیں بھی اُبھرنے لگیں گی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے قائدین سے گاؤں محلوں اور شہروں میں ملک کی ترقی اور خوش حالی اور کمزور عوام کے لیے فلاح کے وسائل کے موضوعات پر آمنے سامنے کی بحث ہوگی۔ یہ بحث کسی بھی شکل میں آسان نہیں ہے۔ دس برس کی میعاد کم نہیں ہوتی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کو کھل کر یہ بتانا ہوگا کہ ہندستانی عوام کے دکھ درد کا اُنھوں نے کس قدر مداوا ڈھونڈا اور اُن کی سطح زندگی کتنی بدلی۔ یہ سوال بھی پیش نظر ہوگا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے لیڈروں نے سیاسی جلسے کتنے کیے اور حقیقی کام کے اعلانات کتنے کیے، اب ان سب باتوں کا حساب کتاب عوامی سطح پر ہوگا۔ کورونا کی وبا میں مرکزی حکومت کی جو ناکامی سامنے آئی، اُس کا بھی عوامی پلیٹ فارم پر جگہ جگہ حساب کتاب ہوگا۔ کانگریس کو ایسے ناگفتہ بہ سوالوں سے ابھی سامنا نہیں ہوگا۔ ہاں کچھ صوبوں میں جہاں انڈیا محاذ کی حلیف جماعتوں کی حکومت تھی اور اُنھوں نے مناسب کارکردگی نہیں پیش کی، اُن کا لوگ حساب کتاب کریں گے۔

ہندستان کی آزادی کے ۷۶ر برس مکمل ہو چکے ہیں۔ جمہوری اقدار کے اعتبار سے اگر چہ یہ میعاد بہت کم ہے مگر آزادی کے لیے جتنی قربانیاں ہمارے بزرگوں نے دیں، اُن کے لہو سے ہم نے اپنی جمہوریت کو سینچا ہے۔ اس لیے اس بات کی توقع ہمیں بہ ہر طور رکھنی چاہیے کہ پارلیمانی انتخاب کے مرحلے میں جذباتی سوالوں کو پیچھے رکھ دیں اور ملک کی ترقی، سالمیت اور امن و امان کو آگے رکھیں۔ ملک میں اگر مذہبی سطح پر اتحاد اور میل جول کا ماحول بچا رہے گا تو ہماری ترقی بھی ہو ہی جائے گی۔ اس لیے آج نئی حکومت سازی کے پہلے عوام کو ایک بالغ جمہوری ڈھانچے کا حصہ ہونے کی وجہ سے اُنھیں جذباتیت سے گریز کرتے ہوئے جمہوریت کی صالح قدروں کو اپناتے ہوئے ہندستانی جمہوریت کی نئی تاریخ لکھنی چاہیے۔ ملک کی ترقی، غربت سے نجات، بے روزگاری سے نجات اور عالمی سطح پر اپنی شناخت کے لیے نئی حکومت کا انتخاب کرنا چاہیے۔

[مقالہ نگار کالج آف کامرس، آرٹس اینڈ سائنس، پٹنہ میں اردو کے استاد ہیں]

safdarimamquadri@gmail.com

کیا اردو کو ہندی دیوناگری اسکرپٹ قبول کر لینی چاہیے!

اردو جن علاقوں میں زیادہ رائج ہے وہاں اسے سرکاری پشت پناہی ایسی نہیں ملی جیسی کہ امید تھی، تاہم اردو ہندوستان میں آزادی کے بعد بھی نہ صرف زندہ رہی بلکہ ملک کی ایک اہم زبان رہی اور آئندہ بھی رہے گی

ظفر آغا

ابھی حال کا ذکر ہے کہ دہلی کے مشہور انڈیا انٹرنیشنل سنٹر میں اردو اور ہندی زبان کے تعلق سے ایک ٹاک شو منعقد ہوا۔ اس ٹاک شو کے مہمان خصوصی نامی گرامی جاوید اختر تھے، جبکہ اس شو کے اینکر پروفیسر آلوک رائے تھے۔ جاوید اختر محتاج تعارف نہیں۔ ہاں آلوک رائے اس قدر مشہور شخصیت نہیں کہ جن کو سب جانتے ہوں۔ لیکن آلوک رائے بھی خود ایک بڑے عالم ہی نہیں بلکہ ایک ایسے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں جن کا اردو اور ہندی دونوں زبانوں سے گہرا رشتہ ہے۔ آلوک ہندی اور اردو کے مشہور افسانہ نگار و ناول نگار پریم چند کے پوتے ہیں۔ وہ ایک عرصے سے دہلی میں مقیم ہیں۔ یوں تو ان کا آبائی وطن الہ آباد ہے لیکن وہ دہلی میں مختلف یونیورسٹیوں میں انگریزی کے استاد رہنے کے سبب وہ کم و بیش دہلی میں ہی بس گئے۔ لیکن اب بھی ان کا ایک پیر الہ آباد ہی میں ہے۔ خیر جاوید اختر اور آلوک کے درمیان اردو۔ہندی کے رشتوں کے تعلق سے گفتگو انتہائی دلچسپ اور عالمانہ رہی۔ چونکہ جاوید اختر مہمان خصوصی تھے اس لیے انھوں نے تقریباً ڈھائی گھنٹے کے پروگرام میں سب سے زیادہ وقت لیا۔ جاوید نے گفتگو کا آغاز اس سوال سے کیا کہ زبان کیا ہوتی ہے؟ پھر خود ہی اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ زبان محض اسکرپٹ نہیں ہوتی اور نہ ہی الفاظ کا مجموعہ ہو سکتی ہے۔ اگر زبان محض اسکرپٹ ہوتی تو اردو آپ کسی بھی دوسری زبان میں لکھیں وہ اردو ہی رہے گی۔ بقول جاوید اختر زبان کو زبان اس کی گرامر بناتی ہے۔ ان کی یہ دلیل تھی کہ اردو۔ہندی دونوں زبانوں کی گرامر کم و بیش ایک ہی ہے اس لیے ان دونوں زبان کی زمین ایک ہی ہے اور وہ ہندوستان ہے جس کی نسبت سے اکثر ان زبانوں کو ہندوستانی کہا جاتا ہے۔

یہ ایک ایسی دلیل ہے جو اردو کے تعلق سے ذرا خطرناک ہے۔ خطرناک اس لیے کہ جہاں ہندوستانی کو اردو سے جوڑ دیا جاتا ہے وہاں پر اردو کی بقا پر خطرے کے بادل منڈلانے لگتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جنگ آزادی کے دوران یہ سوال اٹھا کہ آزاد ہندوستان کی سرکاری زبان کیا ہوگی؟ تو بس دیکھتے دیکھتے ان دونوں زبانوں کے بولنے والوں کے بیچ تلواریں کھنچ گئیں۔ نوبت یہاں تک آئی کہ گاندھی جی کو یہ کہنا پڑا کہ آزاد ہند کی سرکاری زبان 'ہندوستانی' ہوگی اور اس کی اسکرپٹ دیوناگری ہوگی۔ پھر مسلم لیگ نے اردو کو پاکستان کی سرکاری زبان کا درجہ دے کر ہندوستان میں اردو کے لیے مشکلیں کھڑی کر دیں۔ بٹوارے کے بعد جب اردو پاکستان کی زبان ہو گئی اور ہندی کو وہاں سے خروج مل گیا تو ہندی والوں کے ایک طبقے نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اردو پاکستان کی زبان ہے اس لیے ہندوستان میں اس کو ختم کر دینا چاہیے۔

مگر جس کو اللہ رکھے، اس کو کون چکھے! اردو ہندوستان میں آزادی کے بعد بھی نہ صرف زندہ رہی بلکہ ملک کی ایک اہم زبان رہی اور آئندہ بھی رہے گی۔ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ جن علاقوں میں اردو سب سے زیادہ رائج ہے وہاں اردو کو سرکاری پشت پناہی ایسی نہیں ملی جیسی کہ امید تھی۔ مثلاً آج تک اتر پردیش میں اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ نہیں ملا۔ لیکن کیا اردو اتر پردیش سے ختم ہو گئی! ہرگز نہیں، بلکہ اب تو یہ عالم ہے کہ شاید ہی کوئی ایسا شہر ہو جہاں کہ اردو کے مشاعرے نہیں ہوتے۔ صرف اتنا ہی نہیں سب بلکہ اس بات سے بھی واقف ہیں کہ یورپ، امریکہ اور عالم عرب میں اردو کے مشاعرے ہوتے ہیں۔ وہ تمام ممالک جہاں ہندوستانی جا کر بس گئے، وہاں اب ایک سے بڑھ کر ایک مشاعرے ہو رہے ہیں۔ یعنی اردو یا میری رائے میں کوئی بھی زبان سرکاری مدد سے قائم و دائم نہیں رہ سکتی۔ کسی بھی زبان کو ابدی اس کی اپنی خود کی لسانی قوت بناتی ہے، جو اس کو زندہ رکھتی ہے۔ اردو میں یہ قوت تھی کہ تمام تر سرکاری غفلتوں کے باوجود وہ نہ صرف زندہ رہی بلکہ اس کا نشوونما بھی ہوتا رہا۔ اردو کے تعلق سے اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ہندوستانی فلم انڈسٹری جس کو اب بالی ووڈ کہا جاتا ہے، اس نے بچا لیا۔ وہ کیسے! اردو زبان میں لکھے گئے فلمی گانے اس قدر مقبول ہونے لگے کہ وہ ہندوستان کے ہر علاقے میں لوگوں کی زبان پر چڑھ گئے۔ اس کا سبب اردو شاعری کی شیرینی اور اس کا شاعرانہ اسٹینڈرڈ تھا اور آج بھی ہے۔ یعنی اردو کو بہت حد تک اس کی شاعری نے جلا بخشی۔ لیکن یہ بات قابل غور ہے کہ ہندی فلموں میں بھی اردو کے گانوں کو ہندی گانے کہا گیا۔

اگر اب یہ کہا جائے کہ اردو کو غیر اردو بولنے والوں میں مقبولیت اس وجہ سے ہوئی کہ وہ ہندی اسکرپٹ میں لکھے جاتے رہے ہیں تو یہ بات مہمل ہوگی۔ پھر اسی دلیل کے اعتبار سے یہ کہہ دیا جائے کہ چونکہ اردو، ہندی اسکرپٹ میں کافی پسند کی جاتی ہے اس لیے اب اردو اپنی اسکرپٹ کے بجائے محض ہندی دیوناگری میں لکھی جائے تو یہ بھی سراسر غلط ہوگا۔ لب ولباب یہ ہے کہ ہر زندہ زبان کی اپنی ایک اسکرپٹ ہوتی ہے اور وہی اس کی بنیادی پہچان ہوتی ہے۔ اردو کی اسکرپٹ عربی و فارسی نستعلیق ہے اور اس کی وہی اسکرپٹ برقرار رہنی چاہیے۔ اسی طرح ہندی کی اسکرپٹ سنسکرت پر منحصر دیوناگری ہے اس لیے وہ بھی ویسے ہی قائم و دائم رہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اردو اور ہندی میں ایسے گہرے رشتے ہیں کہ دونوں ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتیں۔ اس لیے دونوں زبانوں کو اپنی بنیادی اسکرپٹ میں ہی چلتے رہنا چاہیے۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو ہندی اور اردو دونوں کو گہرا نقصان ہوگا۔ ارے بھائی کیا جڑواں بہنیں ایک دوسرے سے الگ کی جا سکتی ہیں! ہرگز نہیں۔ اس لیے خدارا رحم کیجیے، نہ اردو کو ٹوپی پہنائیے اور نہ ہی ہندی کو تلک لگائیے، ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجیے۔ ☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل مارکیٹ پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید

Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

امام علی نقیؑ کی حکیمانہ باتیں

★"جس نے اپنی شخصیت کو پامال کر دیا اسکے شر سے بچو"۔

★"دنیا ایک بازار ھے جس میں ایک قوم فائدہ اٹھاتی ھے اور دوسری نقصان"۔

★"جو بھی تم سے دوستی کا دم بھرے اور نیک مشورہ دے تم اپنے پورے وجود کے ساتھ اسکی اطاعت کرو"۔

★جو اللہ سے ڈرے گا لوگ اس کی پرواہ کریں گے اور جو اللہ کی اطاعت کرے گا اس کی اطاعت کی جائے گی، اور جو خالق کی اطاعت کرتا ھے اسے مخلوقات کی ناراضگی کی پرواہ نہیں ھوتی اور جو خالق کو ناراض کرے گا وہ مخلوقات کی ناراضگی کا سامنا کرنے کا لائق ھوگا۔

★حسد نیکیوں کو تباہ کرتا ھے، غرور، دشمنی کا موجب ھے، خودبینی (اور اپنے عمل سے راضی ھونا)، حصول علم کی راہ میں رکاوٹ ھے اور پستی و نادانی کی طرف کھینچ لیتی ھے اور کنجوسی سب سے زیادہ مذموم خُلق و عادت ھے، اور لالچ نہایت بری صفت ھے۔

★تمسخر اور مذاق، احمقوں کا مزاح اور جاھلوں کا پیشہ ھے۔

★لوگوں کی حیثیت دنیا میں مال کی بدولت اور آخرت میں اعمال کی بنیاد پر ھے۔

★جن لوگوں پر تمھیں غلبہ حاصل ھے ان پر غضبناک ھونا بے بسی ھے اور جن لوگوں پر تمھیں غلبہ حاصل ھے ان پر غضبناک ھونا پستی ھے۔

★حکمت فاسد مزاج پر اثر انداز نہیں ھوتی۔

منکسر المزاجی یہ ھے کہ لوگوں کو وھی چیز دی جائے جس کو پانا تم خود پسند کرتے ھو۔

★★★★

امام علی نقی کی حیات و معجزات کی جھلکیاں

مولانا سید علی ہاشم عابدی

حضرت ابوالحسن امام علی نقی علیہ السلام ہمارے دسویں امام ہیں، آپ پانچ رجب المرجب (دوسری روایت کے مطابق 15 ذی الحجہ) سن 212 ہجری کو مدینہ منورہ کے قریب صریا نامی قریہ میں پیدا ہوئے، یہ وہی قریہ ہے جسے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے آباد کیا تھا۔ اور 3/ رجب المرجب 254 ہجری کو سامرا میں معتز عباسی کے زہر دغا سے شہید ہوئے۔

آپؑ کے والد ماجد ہمارے نویں امام حضرت جواد الائمہ امام محمد تقی علیہ السلام ہیں اور والدہ ماجدہ جناب سمانہ سلام اللہ علیہا تھیں۔ خود امام علی نقی علیہ السلام نے اپنی والدہ ماجدہ جناب سمانہ سلام اللہ علیہا کے سلسلہ میں فرمایا "أُمِّي عَارِفَةٌ بِحَقِّي، وَهِيَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، لَا يَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ مَارِدٌ، وَلَا يَنَالُهَا كَيْدُ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَهِيَ مَكْلُوءَةٌ بِعَيْنِ اللَّهِ الَّتِي لَا تَنَامُ، وَلَا تَتَخَلَّفُ عَنْ أُمَّهَاتِ الصِّدِّيقِينَ وَالصَّالِحِينَ" "میری والدہ ماجدہ کو میرے حق (حق امامت) کی معرفت ہے، وہ جنتی خاتون ہیں، سرکش شیطان ان سے قریب نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کسی مکار کی مکاری کی ان تک رسائی ممکن ہے، وہ چشم خدا کے زیر نظر ہیں جو کبھی غفلت کا شکار نہیں ہوتی۔ صدیقین اور صالحین کی ماؤوں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ امام کا کلام، کلاموں کا امام ہوتا ہے کیوں کہ وہ وہی کہتے ہیں جو اللہ و رسولؐ کہتے ہیں۔ امام علی نقی علیہ السلام کے مذکورہ فقرات سے جناب سمانہ سلام اللہ علیہا کی فضیلتوں اور عظمتوں کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

ہمارے دسویں امام کا نام نامی اسم گرامی علیؑ، کنیت ابوالحسن ثالث اور القاب نقی، ہادی، طیب، امین، ناصح اور مرتضیٰ ہے۔ ماہ ذی القعدہ کے آخری دن سن 220 ہجری کو جب آپؑ کے والد ماجد حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی بغداد میں ام الفضل کے ذریعہ معتصم عباسی کے زہر دغا سے شہادت ہوئی تو منصب امامت کی ذمہ داری آپؑ پر آئی۔ اس وقت آپؑ کی عمر مبارک محض سات سے آٹھ برس تھی۔ آپؑ کے دورہ امامت میں چھ عباسی حکمرانوں نے حکومت کی۔ معتصم، واثق، متوکل، منتصر، مستعین اور معتز نے یکے بعد دیگرے تخت حکومت پر بیٹھے۔ اگرچہ سب کے سب ظالم و جابر اور سنگ دل تھے لیکن متوکل ان سب میں سب سے زیادہ ظالم و جابر اور دشمن اہلبیتؑ تھا۔ دوسرے عباسی حکمرانوں کے بہ نسبت متوکل کے دور حکومت میں شیعہ زیادہ سختی میں تھے۔ حکومت کی جانب سے ملنے والی تمام سہولتیں شیعوں کے لئے بند کر دی گئیں، اسے اگر معلوم ہوتا کہ فلاں شخص شیعہ ہے تو وہ اسے قتل کرا دیتا اور مال کو ضبط کر لیتا، یہاں تک کہ متوکل نے مصر کے گورنر کو حکم دیا کہ اگر ایک شیعہ اور غیر شیعہ میں اختلاف ہو تو غیر شیعہ کی ہی بات سنی جائے اور اسی کے حق میں فیصلہ دیا جائے۔ متوکل امیرالمومنین علیہ السلام کا اس قدر شدید مخالف اور دشمن تھا کہ اس کے دربار میں درباری مسخرے امیرالمومنین علیہ السلام کی نقل اتارتے اور مذاق اڑاتے تو وہ انہیں انعامات سے نوازتا، اسی طرح متوکل نے مظلوم کربلا امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک پر حملہ کرتے ہوئے وہاں موجود تمام عمارتوں کو منہدم کرا دیا اور زیارت پر پابندی عائد کر دی۔ روایت میں ہے کہ ایسے پر آشوب دور میں جب امام علی نقی علیہ السلام بیمار ہوئے تو باوجود اس کے کہ آپؑ حجت خدا ہیں، ولایت تکوینی رکھتے ہیں کہ اگر صرف ارادہ کر لیتے تو روبہ صحت ہو جاتے لیکن آپؑ نے ایک شخص کو زاد راہ دی اور فرمایا: کربلا جاؤ، زیارت کرو اور وہاں میری صحت یابی کی دعا کرو۔ تاکہ لوگ زیارت امام مظلومؑ سے کبھی غافل نہ ہوسکیں۔

امام علی نقی علیہ السلام کا دور امامت 34 برس رہا، 220 ہجری سے 233 ہجری اور بعض دیگر روایات کے مطابق 243 ہجری تک آپؑ مدینہ منورہ میں رہے اور باقی عمر سامرہ میں بسر کی۔ آخر کے اماموں کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے پہلے یہ نکتہ ہمارے ذہن نشین رہے کہ جیسے جیسے منجی عالم بشریت حضرت ولی عصر امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی ولادت باسعادت کے ایام نزدیک آ رہے تھے ویسے ویسے ہمارے اماموں پر حکومت کی جانب سے سختیاں بھی بڑھ رہی تھیں، کیوں کہ ہر ظالم حاکم جانتا تھا کہ جس مولود کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام نے دی ہے وہ فخر ابراہیمؑ و موسیٰؑ ہے وہ نہ صرف ایک نمرود و فرعون بلکہ دنیا کے تمام نمرودوں اور فرعونوں کا تختہ الٹ دے گا۔ لہٰذا متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام کو مدینہ منورہ سے بلا کر سامرہ میں فوجی چھاؤنی میں رکھا تا کہ نزدیک سے مکمل آگاہی رہے۔ سامرہ میں لوگوں سے ملاقات پر پابندی تھی کہ کوئی آپؑ سے ملاقات نہ کر سکے۔ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب سختیاں اس قدر شدید ہوں تو کار ہدایت کتنا مشکل ہوگا۔ دوسری جانب طرح طرح کے فرقے اور نظریات بھی وجود میں آ رہے تھے خصوصاً لوگوں کو اہلبیت اطہار علیہم السلام سے دور رکھنے کی ہر ممکن کی کوشش کی جا رہی تھی اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے عظمتوں کو کم کرنے کی ناکام کوششیں جاری تھیں۔ امام علی نقی علیہ السلام نے ایسے عالم میں زیارت جامعہ کبیرہ تعلیم کر کے رہتی دنیا تک لوگوں کو ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی فضیلتوں اور عظمتوں سے واقف کرایا۔ نیز جب آپؑ مدینہ سے سامرہ تشریف لا رہے تھے تو راستے میں نجف اشرف میں اپنے جد امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ آپؑ نے جس دن امیرالمومنین علیہ السلام کی زیارت کی وہ روز غدیر 18 ذی الحجہ تھا۔ یہ زیارت غدیر آپؑ ہی کی تعلیم کردہ زیارت ہے جسمیں آپؑ نے امیرالمومنین علیہ السلام کی 150 فضیلتوں کو بیان کیا ہے۔ ان بیان فضائل سے جہاں مقصرین کی سازشیں ناکام ہوتی ہیں وہیں غالیوں کی گمراہی بھی واضح ہوتی ہے۔

اس پر آشوب ماحول میں جب لوگوں کے لئے حجت خدا سے ملاقات ممکن نہیں تھی تو آپؑ نے مختلف علاقوں میں اپنے نمائندے اور وکیل معین کئے اور مومنین کو حکم دیا کہ شرعی رقومات ان کو دیں اور اپنے دینی سوالات بھی انہیں سے پوچھیں کیوں کہ وہ جو بھی بتائیں گے وہ میری ہی بات ہوگی۔ اس طرح نمایندگی اور وکالت جہاں وقت کی ضرورت تھی وہیں شیعوں کی عصر غیبت میں حصول رہنمائی کی تربیت بھی تھی کہ جب بارہویں امام غیبت اختیار کر لیں تو امت اپنے کو بغیر سرپرست کے نہ سمجھے بلکہ فقہاء اور مراجع کرام کی جانب رجوع کرے۔

امام علی نقی علیہ السلام کے معجزات و کرامات کثرت سے ضخیم کتابوں میں موجود ہیں۔ آپؑ کے صحابی ابوہاشم جعفری کا بیان ہے کہ ایک بار میں امامؑ کے ساتھ جا رہا تھا، قرض اور فقر سے دل ملول تھا کہ امام علی نقی علیہ السلام نے زمین پر تلوار ماری اور مجھے حکم دیا کہ اٹھاؤ، میں نے اٹھایا تو وہ سونا تھا، دل مطمئن ہوگیا کہ قرض ادا ہو جائے گا لیکن خرچ کی فکر پھر بھی دامن گیر تھی کہ امامؑ نے دوبارہ زمین پر تلوار ماری اور حکم دیا کہ اٹھاؤ، اٹھایا تو چاندی تھی۔ آپؑ نے فرمایا ابوہاشم اب اطمینان حاصل ہوا۔ انہیں ابوہاشم سے روایت ہے کہ ایک سندھ کا رہنے والا امام نقیؑ کی خدمت میں آیا اور اس نے عربی زبان میں سوال کیا تو آپؑ نے اسے سندھی زبان میں جواب دیا۔ مجھے بہت تعجب ہوا، جب وہ چلا گیا تو میں نے تعجب کا اظہار کیا۔ امامؑ نے زمین پر پڑی کنکری کی جانب اشارہ کرتے ہوئے اٹھانے کا حکم دیا، امامؑ نے اس کنکری پر تھوڑا سا لعاب دہن لگا کر فرمایا کہ اسے اپنے دہن میں رکھ لو۔ میں نے جیسے ہی دہن میں رکھا تو میں بھی 73 زبانوں کا عالم ہوگیا۔

ایسا نہیں کہ ہمارے ائمہ علیہم السلام کا لطف و کرم صرف اپنے شیعوں کے شامل حال تھا بلکہ اگر غیر بھی متمسک ہوئے تو وہ بھی سرفراز ہوئے۔ یوسف بن یعقوب نصرانی کو آپؑ سے توسل کے سبب متوکل کے شر سے نجات ملی اور خود متوکل کی ماں نے جب آپؑ سے توسل کیا تو متوکل کو لاعلاج بیماری سے نجات ملی۔

خداوند عالم ہمیں اپنی، اپنے رسولؐ اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی معرفت عطا فرمائے۔

امام علی نقی کی امامت و دلائل

امام ہادیؑ سنہ 220 ہجری میں اپنے والد امام جوادؑ کی شہادت کے بعد منصب امامت پر فائز ہوئے۔ ظاہر ہے کہ امام کی کمسنی کا مسئلہ امام جوادؑ کی امامت کے آغاز پر حل ہو چکا تھا چنانچہ اکابرین شیعہ کے لئے امامت کے وقت یہ مسئلہ حل شدہ تھا اور کسی کو کوئی شک و تردد پیش نہ آیا۔ شیخ مفید کے بقول چند معدود افراد کے سوا امام جوادؑ کے پیروکاروں نے امام ہادیؑ کی امامت کو تسلیم کیا۔ متذکرہ معدود افراد کچھ عرصے کے لئے قم میں مدفون موسیٰ بن محمد (متوفی 296 ہجری) المعروف بہ موسیٰ مبرقع کی امامت کے قائل ہوئے؛ لیکن کچھ عرصہ بعد ان کی امامت کے عقیدے سے پلٹ گئے اور انھوں نے امام ہادیؑ کی امامت کو قبول کیا۔ سعد بن عبداللہ کہتے ہیں: یہ افراد اس لئے امام ہادیؑ کی امامت کی طرف پلٹ آئے کہ موسیٰ مبرقع نے ان سے بیزاری اور برائت کا اظہار کیا اور انہیں بھگا دیا۔

دلائل امامت

طبری اور ابن شہر آشوب کے مطابق، امام ہادی علیہ السلام کی امامت پر شیعیان آل رسولؐ کا اتفاق رائے آپؑ کی امامت کی محکم اور ناقابل انکار دلیل ہے۔ ان سب کے ساتھ، کلینی اور دیگر محدثین نے آپؑ کی امامت کے لئے دوسری نصوص اور دلائل کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔

روایات کے مطابق معتصم نے امام جوادؑ کو بغداد بلوایا تو آپؑ نے اس بلاوے کو اپنی جان کے لئے خطرہ اور عباسی خلیفہ کی طرف سے دھمکی، قرار دیا چنانچہ آپؑ نے امام ہادی علیہ السلام کو شیعیان اہل بیت کے درمیان اپنے جانشین کے طور پر پہچنوایا حتیٰ کہ آپؑ نے ایک نص مکتوب بھی مدینہ میں چھوڑ دی تا کہ اس سلسلے میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے۔

اس کے علاوہ رسول اللہؐ سے متعدد احادیث منقول ہیں جن میں 12 ائمہ شیعہ کے اسمائے گرامی ذکر ہوئے ہیں اور یہ احادیث امام علی نقی الہادی علیہ السلام سمیت 12 آئمہ کی امامت و خلافت و ولایت کی تائید کرتی ہیں۔ جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ سورہ نمبر 4 کی آیت 59 (آیت اولوالامر) نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے 12 آئمہ کے نام تفصیل سے بتائے جو اس آیت کے مطابق واجب الاطاعہ اور اولوالامر ہیں؛ امام علیؑ سے روایت ہے کہ ام سلمہ کے گھر میں سورہ نمبر 33 کی آیت 33 (آیت تطہیر) نازل ہوئی تو پیغمبر نے بارہ اماموں کے نام تفصیل سے بتائے کہ وہ اس آیت کا مصداق ہیں؛ ابن عباس سے مروی ہے کہ نعثل نامی یہودی نے رسول اللہؐ کے جانشینوں کے نام پوچھے تو آپؐ نے بارہ اماموں کے نام تفصیل سے بتائے۔

☆☆☆☆

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی حیات طیبہ

خورشید رضا فتح پوری

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی ولادت ۵ رجب المرجب ۲۱۴ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ مدینہ کے قریب حریا نامی قریہ میں پیدا ہوئے۔ آپکی کنیت ابوالحسن اور القاب نقی، ناصح، مرتضیٰ اور عسکری وغیرہ ہیں۔ آپکے دور حیات میں مامون رشید پھر معتصم واثق ابن معتصم متوکل عباسی منتصر بن متوکل، مستعین زبیر ابن متوکل المکنی بہ دور معتز باللہ کے بعد دیگر علی الترتیب خلیفہ ہوئے۔

امام علی نقیؑ اور عالم عبیداللہ جندی کا واقعہ

علامہ مسعودی رقم طراز ہیں کہ جب امام علی نقیؑ کے پدر بزرگوار حضرت امام محمد تقیؑ کی شہادت زہر سے ہوئی اس وقت امام علی نقیؑ کی عمر مبارک ۶ رہا ۷ رسال کی تھی۔ لیکن آپ مرجع خلائق بن گئے تھے۔ یہ دیکھ کر آل محمدؐ کے دشمنوں نے سوچا کہ کوئی ایسا معلم امام کو تعلیم دینے کے لئے لگایا جائے جو امام کو اپنے اصول پر تعلیم دے اور لوگوں کو امام کے قریب نہ پہنچنے دے۔ چنانچہ امام علی نقیؑ کو تعلیم دینے لئے عراق کے سب سے بڑے عالم، ادیب عبداللہ جندی کے حوالے کر دیا گیا۔ جو زبردست دشمن اہل بیتؑ تھا۔ اس نے امام کو قصر صریا میں ایک طرح سے قید رکھا تھا۔ اور رات میں دروازہ بند کر دیا جاتا تھا۔ کسی وقت بھی امام کے چاہنے والوں کو امام سے ملنے کی اجازت نہیں تھی۔ روای کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن جندی سے کہا۔ غلام ہاشمی کا کیا حال ہے؟ اُس نے ناگواری کے ساتھ جواب دیا انہیں غلام نہ کہو! وہ رئیس ہاشمی ہیں۔ خدا کی قسم وہ اس کمسنی میں بھی مجھ سے کہیں زیادہ علم رکھتے ہیں۔ میں اپنی پوری کوشش کے بعد جب اُن کے سامنے ادب کا کوئی باب پیش کرتا ہوں تو وہ اس باب کے متعلق ایسے باب کھول دیتے ہیں کہ میں حیران رہ جاتا ہوں۔ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ میں انہیں تعلیم دے رہا ہوں لیکن خدا کی قسم میں ان سے تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ میرے بس میں یہ نہیں کہ میں انہیں پڑھا سکوں۔ خدا کی قسم وہ حافظ قرآن ہی نہیں وہ اُس کی تاویل و تنزیل سے بھی واقف ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ وہ زمین پر بسنے والوں میں سب سے بہتر اور کائنات میں سب سے افضل ہیں (اثبات الوصیت و دمعۃ ساکبہ، ص۔ ۱۲۱)

دیگر ائمہ معصومینؑ کی طرح امام علی نقیؑ کو بھی دنیا کی ہر زبان کا علم تھا۔ اسم اعظم سے بھی واقف تھے اور اشیاء کی ہیت و ماہیت تبدیل کرنے کی بھی خداوند عالم نے قدرت عطا کر رکھی تھی۔ چنانچہ ابوہاشم کیا بیان ہے کہ ایک دن امام علی نقیؑ نے ان سے ہندی میں گفتگو کی جسکا وہ جواب نہ دے سکے۔ امام نے ایک سنگ ریزہ اُٹھا کر اپنے دہن مبارک میں رکھ لیا اسکے بعد اُس سنگ ریزہ کو ابوہاشم کو دے کر فرمایا "اسے چوس لو" ابوہاشم نے اس کو چوس لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ابوہاشم تہتر زبانوں کے عالم بن گئے۔ اسی طرح ایک دن ابوہاشم نے امام سے اپنی تنگ دستی کی شکائت کی۔ امام نے ایک مٹھی ریت زمین سے اٹھا کر اُن کے دامن میں ڈال دی اور فرمایا اسے غور سے دیکھو۔ ابوہاشم نے دیکھا تو وہ سونا ہو چکی تھی۔ امام نے فرمایا کہ اسکو فروخت کر کے اپنا کام نکالو!

امام علی نقیؑ اسم اعظم کے بھی عالم تھے۔ خود فرماتے ہیں کہ اسم الاعظم ۷۳ رحروف ہیں جس میں سے ایک حرف وصی سلیمان پیغمبر آصف برخیا کو دیا گیا تھا۔ جس کے ذریعہ جناب برخیا نے پلک جھپکنے میں ملک سباء سے تخت بلقیس منگوا لیا تھا۔

کرامات و علم باطن

امام علی نقیؑ کے علم باطن کے مظاہرات و کرامات بے شمار ہیں۔ چند کرامات یہ ہیں:۔

۱۔ ایک دن امام علی نقیؑ اور ایک شخص علی ابن حصیب ساتھ ساتھ راہ چل رہے تھے۔ علی ابن حصیب آگے بڑھتے ہوئے بولے آپ بھی قدم بڑھا کر آجایئے۔ امام نے فرمایا "اے حصیب تمہیں پہلے جانا ہے تم جاؤ" اس واقعہ کے چار دنوں بعد ہی علی ابن حصیب کا انتقال ہوگیا۔

۲۔ ایک شخص ابوایوب نے امام علی نقیؑ کو لکھا کہ اسکی زوجہ حاملہ ہے۔ امام دعا فرمادیں کہ لڑکا پیدا ہو۔ امامؑ نے فرمایا کہ "انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا اور جب پیدا ہو تو اسکا نام محمد رکھنا" چنانچہ لڑکا ہی پیدا ہوا جسکا نام محمد رکھا گیا۔

۳۔ ایک شخص یحیٰ بن ذکریا نے امام کو لکھا کہ میری زوجہ حاملہ ہے۔ دعا فرمادیں کہ لڑکا پیدا ہو۔ امام نے جواب میں تحریر کیا کہ بعض لڑکیاں لڑکوں سے بہتر ہوتی ہیں۔ چنانچہ لڑکی پیدا ہوئی۔

۴۔ ایک شخص محمد بن فضل بغدادی نے امام کو لکھا کہ میرے پاس ایک دوکان ہے جسے میں بیچنا چاہتا ہوں۔ امام نے کوئی جواب نہیں دیا۔ جواب نہ ملنے پر اسے افسوس ہوا۔ لیکن جب وہ بغداد پہنچا تو اس کی دکان آگ سے جل چکی تھی۔

۵۔ امام علی نقیؑ کے ایک صحابی سبع بن حمزہ قمی نے امام کو لکھا کہ مولا مجھے خلیفہ معتصم کے وزیر سے خطرہ ہے کہیں وہ میری جان نہ لے لے۔ امام نے جواب میں تحریر فرمایا کہ گھبراؤں نہیں اور دعائے صحیفۂ کاملہ "یامن تحل بہ عقد المکارہ الحق" پڑھو مصیبت سے نجات ملے گی۔ سبع بن حمزہ نے نماز صبح کے بعد دعا پڑھی اور پہلے ہی دن یہ اثر ہوا کہ وہ وزیر خود سبع بن حمزہ کے پاس آیا اور انہیں اپنے ساتھ لے جا کر لباس فاخرہ پہنا کر بادشاہ کے پہلو میں بٹھایا۔

امام علی نقیؑ کی حیات میں مولا علیؑ اور امام حسینؑ کی قبور مبارکہ کا انہدام و مسماری

۲۳۲ھ میں ابوالفضل جعفر متوکل عباسی خلیفہ ہوا۔ جسے یزید ثانی کہا جاسکتا ہے۔ یہ علیؑ اور اولاد علیؑ سے شدید بغض رکھتا تھا۔ چنانچہ اس نے محبان آل محمدؐ پر ظلم و ستم ڈھائے جس میں وہ یزید کے برابر نظر آتا ہے۔ متوکل بڑا ظالم، شراب خور عباسی بادشاہ تھا۔ اسکی چار ہزار کنیزیں تھیں۔ سب سے مجامعت کر چکا تھا۔ دربار میں مسخروں کا بول بالا تھا۔ درباریوں کے ساتھ تکلیف دہ مزاق کیا کرتا تھا۔ دربار میں شیر چھوڑ دیتا تھا۔ کسی کی آستین میں سانپ چھوڑ دیتا۔ سیکڑوں بچھوؤں کو لوگوں کے درمیان پھیلوا دیتا تھا۔ لوگوں کو دم مارنے کا یارہ نہ تھا۔ متوکل کو علیؑ اور اولاد علیؑ سے اتنی شدید دشمنی تھی کہ اس نے ۲۳۶ھ میں حضرت علیؑ کے روضے کے لئے حکم دیا کہ کربلا میں تعمیر شدہ امام حسینؑ اور دیگر شہدا کے روضوں کو مسمار کر کے زمین برابر کر دی جائے اور اس زمین پر کھیتی کی جایئے اور آس پاس کے مکانات منہدم کرا دئے گئے۔ امام حسینؑ کے مزار پر سے بحکم متوکل پانی گزارنے کی ہر چند کوشش کی گئی مگر پانی امام حسینؑ اور شہدائے کربلا کی مزارات پر جاری نہ ہوا۔ اور متوکل کے ظلم کے باوجود زائرین کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ اہل مدینہ مقابلہ پر بھی تیار ہوگئے۔

زائرین قبر حسینؑ قربانیاں پیش کر کے زیارت قبر سیدالشہدا پر جاتے رہے۔ جبکہ متوکل نے ۲۴۷ھ میں دوبارہ قبر امام حسینؑ کو مٹانے کی کوشش کی تو متوکل کے زمانے میں بڑی بڑی آفتیں آئیں۔ زلزلے آئے، زمیں دھنسی گئی، آسمان سے ڈراونی آوازیں سنائی دیں، مختلف جنگلوں میں آگ لگنے سے بہت سے جانوروں اور انسانوں کی موت ہوئی۔ آسمان سے تارے ٹوٹے، بڑے بڑے پتھر برسے۔ (تاریخ اسلام جلد ۱ ص: ۶۵۰)

حاکم مدینہ عبیداللہ بن محمد نے متوکل کے خفیہ حکم کے مطابق امام علی نقیؑ کو ستانے، تکلیف دینے اور پریشان کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی۔ متوکل کو بھی شکائت لکھ بھیجی چنانچہ متوکل نے مکر و حیلہ سازی کے ساتھ امام علی نقیؑ کو مدینے سے سامرہ بلانے کیلئے یحیٰ ابن ہرثمہ کو تین سو کا لشکر دے کر بھیجا۔ اور امام کے سامرہ پہنچنے پر انہیں نظر بند کر دیا گیا اور امام زندگی بھر قید خانے میں ہی رہے۔ متوکل آپ کے ساتھ ظاہر داری کرتا مگر شدید دشمن تھا۔ علامہ حجر مکی لکھتے ہیں کہ متوکل نے آپ کو جبراً بلا کر سامرہ میں نظر بند کر دیا اور تا زندگی باہر نہ نکلنے دیا۔ (صواعق محرقہ ص: ۱۲۴)

خلیفۂ وقت کو بادشاہ روم کے سوال کا جواب

علامہ محمد باقر نجفی تحریر فرماتے ہیں کہ بادشاہ روم نے خلیفۂ وقت کو لکھا کہ میں نے انجیل میں پڑھا ہے کہ جو شخص اُس سورہ کی تلاوت کرے جس میں یہ سات حرف نہ ہوں (۱۔ ث) (۲۔ ج) (۳۔ خ) (۴۔ ز) (۵۔ ش) (۶۔ ظ) (۷۔ ف) وہ جنت میں جائے گا۔ ایسا سورہ توریت و زبور میں نہیں ملا۔ کیا قرآن میں ایسا سورہ ہے؟

خط ملنے کے بعد خلیفۂ وقت نے تمام علمائے اسلام کو جمع کر کے دریافت کیا۔ مگر کوئی عالم بھی جواب نہ دے سکا۔ آخر مجبور ہو کر امام علی نقیؑ کو زحمت تشریف آوری دی گئی۔ آپ دربار میں تشریف لائے اور فرمایا کہ وہ سورۂ "حمد" ہے جس میں مذکورہ حروف نہیں ہیں۔ خلیفۂ وقت نے پھر اسکی وجہ بھی دریافت کی اور امام نے وجہ بھی بیان فرمائی۔ خلیفۂ وقت نے مطمئن ہو کر شاہ روم کو جواب بھیج دیا۔

حضرت امام علی نقیؑ اور شیر قالین

ایک دن متوکل کے دربار میں ایک ہندی جادوگر آیا اور بہت سے جادوئی کرتب دکھائے۔ متوکل جو انتہائی دشمن اہل بیتؑ تھا اس نے جادوگر سے کہا کہ میرے دربار میں ایک شریف النفس شخص آنے والا ہے تم اگر اپنے جادو سے اُسے شرمندہ کر دو گے تو میں تمہیں ایک ہزار اشرفیاں انعام دونگا۔ وہ جادوگر راضی ہوگیا۔ امام کے تشریف لانے کے بعد سازش کے مطابق دسترخوان پر کھانا چنا گیا اور سب لوگ کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔ امامؑ نے جیسے ہی لقمہ اٹھا کر کھانا چاہا، جادوگر نے اپنے جادو سے اُسے غائب کر دیا۔ اس طرح جب تین بار ہوا تو اہل دربار (سارا مجمع) ہنس پڑے۔ امام علی نقیؑ نے دیوار پر آویزاں قالین میں بنی ہوئی شیر کی تصویر کو مخاطب کر کے حکم دیا کہ اس جادوگر کو نگل لے۔ شیر قالین مجسم ہوا اور جھپٹ کر جادوگر کو نگل لیا۔ دربار میں ہلچل مچ گئی۔ متوکل شرمندہ ہوا اور امام سے گزارش کی یہ شیر قالین جو اپنی اصلی حالت پر آ گیا ہے اسے حکم دیجئے کہ وہ اس جادوگر کو اُگل دے۔ امام نے فرمایا کہ اگر جناب موسیٰؑ کے اژدہے نے فرعون کے سانپوں کو نگلنے کے بعد اُگل دیا ہوتا تو یہ شیر بھی جادوگر کو اُگل دیتا۔ (شواہد النبوت ص ۲۰۹)

ایک عورت کا زینبؑ بنت علیؑ ہونے کا جھوٹا دعویٰ اور امام علی نقیؑ

ایک دن متوکل کے دربار میں ایک عورت نے آکر زینب بنت علیؑ ہونے دعویٰ کیا۔ متوکل نے کہا زینبؑ بنت علیؑ کی وفات ہوئے عرصہ گزر چکا ہے اور تو ابھی تک جوان ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ تو زینب بنت علیؑ ہے؟ اُس نے کہا مجھے رسولؐ خدا نے دعا دی تھی کہ میں ہر چالیس پچاس سال کے بعد جوان ہو جاؤں گی۔ متوکل نے علماء کو جمع کر کے ان سے کہا کہ آپ لوگ کوئی ایسی دلیل دیں کہ میں اس عورت کو جھٹلا سکوں۔ علماء کوئی دلیل نہ بتا سکے اور متوکل کے وزیر فتح بن خاقان کے مشورہ سے امام علی نقیؑ کو بلایا گیا۔ امام نے فرمایا کہ آل رسولؐ کا گوشت درندوں پر حرام ہے۔ اسے درندوں میں ڈال دے۔ اگر یہ سیدہ بھی ہوگی تو درندے اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے ورنہ پھاڑ کھائیں گے۔ ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ دشمنوں نے سازشاً متوکل کو رائے دی کہ اس کا امتحان امام کو درندوں میں ڈال کر کیوں نہ لے لیا جائے کہ آل رسولؐ کا گوشت درندوں پر حرام ہے۔ لہٰذا امام کو شیر خانے میں بھیج کر پھاٹک بند کروا دیا گیا۔ متوکل بالاخانہ پر جا کر یہ منظر دیکھنے لگا۔ جیسے ہی امام شیر خانے میں پہنچے شیروں نے آپکے قدموں پر سر رکھ کر چومنا شروع کر دیا اور امام کا طواف کرنے لگے۔ متوکل بالاخانہ سے اترا اور امام کے شیر خانہ سے باہر آنے پر انکے پاس گیا، معذرت خواہ ہوا۔ زینبؑ بنت علیؑ ہونے کا دعویٰ کرنے والی عورت نے اپنے جھوٹ کا اعتراف کر لیا۔ اب ایک روایت کے مطابق اُس عورت کو توبہ کرنے کی ہدایت کر کے چھوڑ دیا گیا اور دوسری یہ بھی ہے کہ متوکل نے اُس کذابہ کو درندوں میں ڈال دیا جنہوں نے اُسے پھاڑ ڈالا۔ (صواعق محرقہ ص ۱۲۴، ارجح المطالب ص ۴۶۱)

متوکل کا علاج اور امام علی نقیؑ

ایک بار متوکل کے بیٹھنے کے مقام پر پھوڑا نکل آیا۔ علاج کی تمام کوششوں کے باوجود شفا نہیں ہوئی۔ امام علی نقیؑ اس زمانے میں نظر بندی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ متوکل کے وزیر فتح بن خاقان نے متوکل سے اجازت مانگ کر امام علی نقیؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر متوکل کا احوال بیان کیا اور دوا بتانے کی گزارش کی۔ امام نے دوا بتائی اور فتح بن خاقان نے واپس آکر متوکل سے امام کی بتائی ہوئی دوا کا ذکر کیا۔ جسے سُن کر لوگ ہنس پڑے۔ وزیر نے کہا کہ تجربہ کرنے میں کیا حرج ہے۔ غرضکہ متوکل نے دوا استعمال کی۔ پھوڑا ٹھیک ہوگیا۔ متوکل کی ماں نے منت مانی تھی کہ اگر متوکل اچھا ہوگیا تو میں ابن رضاؑ کی خدمت میں مال کثیر نذر کروں گی۔ چنانچہ متوکل کے شفایاب ہونے کے بعد اُسکی ماں نے ۱۰ ہزار اشرفیاں امام علی نقیؑ کی خدمت میں بھجوادیں۔ جو امام نے فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیں۔

علماء امامیہ کے سلسلہ میں امام علی نقی کا ارشاد

امام کا ارشاد ہے کہ غیبت قائم آل محمدؐ کے زمانے میں علماء امامیہ دین کے محافظ اور رہبر ہوں گے۔ ہمارے چاہنے والوں کے لئے اُن کی مثال بالکل ویسی ہے ہوگی جیسے کشتی کے لئے ناخدا کی ہوتی ہے۔

امام علیؑ نقی کی خانہ تلاشیاں

اگر چہ سامرہ بلا کر امام کو نظر بند کرا لیا گیا تھا مگر پھر بھی امام تبلیغ دین اسلام کرتے رہے اور عبادت خدا بجالاتے رہے۔ لوگوں میں بڑھتے ہوئے امام کے وقار سے گھبرا کر متوکل نے امام کی خانہ تلاشی کروائی مگر کچھ حاصل نہ ہوا۔ اسکے باوجود کہ امام کی بتائی ہوئی دوا سے متوکل ٹھیک ہوا تھا مگر دشمنی سے باز نہ آیا اور ایک بار پھر امام کی خانہ تلاشی کرائی مگر اس بار بھی شرمندگی ہی ہاتھ لگی۔

شہادت

متوکل کے ظلم سے لوگ عاجز تھے۔ وہ کھلے عام آل محمدؐ کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا۔ ایک دن اُس نے اپنے بیٹے منتصر کے سامنے جناب فاطمہ زہراؑ کی شان میں گستاخی کی۔ منتصر نے علماء سے دریافت کیا اور علماء نے کہا کہ متوکل واجب القتل ہے۔ چنانچہ منتصر نے ایک رات متوکل کا قتل کر دیا۔ اور خود خلیفہ بن گیا ۲۴۷ھ۔ اسکے بعد مستعین پھر معتز باللہ خلیفہ ہوا۔ یہ بھی دشمن آل رسولؐ تھا اس نے ۳ رجب ۲۵۴ھ میں امام علی نقیؑ کو زہر دیکر شہید کر دیا۔ امام حسن عسکریؑ نے نماز جنازہ پڑھی اور سامرہ میں دفن کیا۔

آپ کے کئی اولادیں ہوئیں جنکے نام ہیں (۱) امام حسن عسکریؑ (۲) حسین بن علیؑ (۳) محمد بن علیؑ (۴) جعفر بن علیؑ (دختر بنت علیؑ)

حسینستان، سلطان بہادر روڈ لکھنؤ

☆☆☆☆

صدر جمہوریہ دروپدی مرمو میگھالیہ اور آسام کا دورہ کریں گی

نئی دہلی، 14 جنوری (یو این آئی) صدر جمہوریہ ہند دروپدی مرمو 15 سے 17 جنوری، 2024 تک میگھالیہ اور آسام کا دورہ کریں گی۔ صدر جمہوریہ 15 جنوری کو پی اے سنگما اسٹیڈیم، تورا میں میگھالیہ گیمز کا افتتاح کریں گی۔ صدر جمہوریہ 16 جنوری کو بلجیک ہوائی اڈے، تورا میں سیلف ہیلپ گروپس کے اراکین سے خطاب کریں گی اور ورچوئل طریقے سے نئے انٹیگریٹڈ ایڈمنسٹریشن کمپلیکس، تورا کا سنگ بنیاد رکھیں گی۔ اسی دن، وہ ماوفلانگ میں ایک اجتماع سے خطاب کریں گی اور اپ گریڈ کیے گئے رونگجینگ منگساتنگ ایڈوگری روڈ اور میرانگ رانی گوڈاون ازرا روڈ کا ورچوئل طریقے سے افتتاح کریں گی اور ساتھ ہی شیلانگ چوٹی کے روپ وے اور کھتھونگ، ماولنگوٹ اور کنڈگرم کے گاؤوں میں سیاحوں کی رہائش گاہ کا سنگ بنیاد رکھیں گی۔ شام کو صدر جمہوریہ میگھالیہ حکومت کی طرف سے راج بھون، شیلانگ میں ان کے اعزاز میں دیے جانے والے ایک شہری استقبالیہ میں شرکت کریں گی۔ صدر جمہوریہ 17 جنوری کو آسام کے ترانگسو، ڈیفو میں کاربی یوتھ فیسٹیول کی گولڈن جوبلی تقریبات میں شرکت کریں گی۔

پونچھ راجوری میں ہو رہی ترقی ہمارے ہمسایہ ملک کو ہضم نہیں

پڑوسی ملک نے ملی ٹنسی کو بڑھاوا دیا لیکن ہم اس کے خلاف سخت کارروائی کر رہے ہیں اور اس کو جلد قابو میں کیا جائے گا: لیفٹیننٹ جنرل دیویدی ☆ پونچھ کے جنگلی علاقوں میں تیسرے روز بھی تلاشی آپریشن جاری، وسیع آپریشن کے لئے تیاریاں شروع

سری نگر، 14 جنوری (یو این آئی) فوج کی شمالی کمان کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل اوپیندر ادیویدی نے کہا کہ پونچھ اور راجوری میں ترقی ہو رہی تھی جو ہمارے پڑوسی ملک کو ہضم نہیں ہوئی۔ ان کا ساتھ ہی کہنا تھا: یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس علاقے میں ملی ٹنسی کو بڑھاوا دیا۔ موصوف لیفٹیننٹ جنرل نے ان باتوں کا اظہار اتوار کو یہاں نامہ نگاروں کے ساتھ بات کرنے کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا: گذشتہ کئی برسوں سے پونچھ راجوری علاقے میں ترقی ہو رہی تھی یہاں سرمایہ کاری ہو رہی تھی اور لوگوں کو نوکریاں مل رہی تھی۔ ان کا کہنا تھا: یہ ترقی ہمارے پڑوسی ملک کو ہضم نہیں ہوئی اور انہوں نے یہاں ملی ٹنسی کو بڑھاوا دیا لیکن ہم اس کے خلاف سخت کارروائی کر رہے ہیں اور اس کو جلد قابو میں کیا جائے گا۔ مسٹر دیویدی نے کہا کہ شمالی سرحدی علاقوں میں استحکام ہے لیکن یہ علاقہ حساس ہے۔ انہوں نے کہا: ہم نے سال 2023 کو زیرو در اندازی سال قرار دیا کیوں کہ اس سال کے دوران لائن آف کنٹرول پر کوئی در اندازی نہیں ہوئی۔ ان کا کہنا تھا: ہم نے اس سال جتنے دہشت گرد مارے ان میں سے 21 مقامی جبکہ 55 غیر ملکی تھے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ریکروٹمنٹ میں کمی واقع ہوئی ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل نے کہا کہ سال 2022 میں 121 ریکروٹمنٹس ہوئی تھی جبکہ اس سال صرف 19 ریکروٹمنٹس ہوئی ہیں۔

وہیں جموں وکشمیر کے پونچھ ضلع کے جنگلی علاقوں میں تیسرے روز بھی تلاشی آپریشن جاری رہا، فوج اور پولیس نے مشترکہ طور پر پونچھ کے ایک درجن سے زائد علاقوں کو محاصرے میں لے کر فرار ہونے کے راستوں پر پہرے بٹھا دئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ سراغ رساں ایجنسیوں نے یوم جمہوریہ کے پیش نظر الرٹ جاری کیا ہے جس کے پیش نظر جموں صوبے میں سیکورٹی کے غیر معمولی انتظامات کئے گئے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق پونچھ کے جنگلی علاقوں میں تیسرے روز بھی مفرور ملی ٹینٹوں کو تلاش کرنے کی خاطر آپریشن جاری رہا۔ ذرائع کے مطابق فوج نے ایک وسیع علاقے کو محاصرے میں لے کر فرار ہونے کے سبھی راستوں پر پہرے بٹھا دئے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ ڈرون کیمروں کے ساتھ ساتھ سراغ رساں کتوں کی بھی خدمات حاصل کی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آرمی، پولیس، ایس او جی اور پیرا ملٹری فورسز کے اہلکاروں نے مشترکہ طور پر کئی علاقوں کو محاصرے میں لے لیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ اتوار کے روز فوج اور جموں وکشمیر پولیس نے پونچھ کے مزید کئی جنگلی علاقوں کو محاصرے میں لے کر تلاشی آپریشن شروع کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ پونچھ اور راجوری کے جنگلی علاقوں میں چھپے بیٹھے ملی ٹینٹوں کے خلاف بڑے پیمانے پر آپریشن شروع کیا جا رہا ہے۔ فوج کا کہنا ہے کہ سرگرم ملی ٹینٹوں کے خلاف آپریشن شروع کرنا ناگزیر بن گیا ہے تاکہ ملک دشمن عناصر کے منصوبوں کو ناکام بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا: پونچھ اور راجوری میں آئے روز سیکورٹی فورسز پر حملے ہو رہے ہیں جس کے پیش نظر فوج نے فیصلہ کیا ہے کہ جڑواں اضلاع کے جنگلی علاقوں میں موجود ملی ٹینٹوں کو جلد از جلد مار گرایا جائے۔" باوثوق ذرائع کے مطابق فوج نے آپریشن کے لئے سبھی تیاریاں مکمل کی ہیں جبکہ جدید ٹیکنالوجی کو بھی آپریشن کے دوران بروئے کار لایا جا رہا ہے۔ دریں اثنا سراغ رساں ایجنسیوں کی جانب سے الرٹ جاری کرنے کے بعد جموں صوبے میں جگہ جگہ سیکورٹی فورسز کی تعیناتی عمل میں لائی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق جموں کے سرحدی علاقوں میں تعینات فوج کو انتہائی ہائی الرٹ پر رہنے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔ حد متارکہ اور بین الاقوامی سرحد پر تعینات افواج کو رات کا گشت بھی تیز تر کرنے کے بارے میں آگاہی فراہم کی گئی ہے۔

سردی سے بچنے کے لئے انگیٹھی جلانا پڑا مہنگا

گھر والے دروازہ بند کر کے سوئے تو سوتے ہی رہ گئے

نئی دہلی۔ دارالحکومت دہلی میں دم گھٹنے سے ایک ہی خاندان کے چار افراد کی موت ہو گئی۔ نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع خبر کے مطابق دوسری جگہ پر دو لوگ جاں بحق ہو گئے۔ درحقیقت سردی سے بچنے کے لیے انگیٹھی جلا کر کمرے میں سو گئے۔ اس دوران کمرے میں دھواں بھرتا رہا۔ اس کے بعد خاندان کے چار افراد کی موت ہو گئی اور دو کی جان دوسری جگہ پر گئی۔ اطلاع ملتے پر پولیس موقع پر پہنچی اور دروازہ توڑ دیا۔ معلومات کے مطابق پہلا واقعہ شمالی دہلی کے کھیڑا علاقے کا ہے۔ یہاں گھر سے 4 افراد کی لاشیں ملی ہیں۔ ان میں شوہر، بیوی اور دو بچے شامل ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ گھر کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ کمرے میں انگیٹھی جل رہی تھی۔ پولیس حکام کا کہنا ہے کہ ابتدائی تفتیش میں سمجھا جاتا ہے کہ سردی سے بچنے کے لیے کمرے میں انگیٹھی جلائی گئی تھی۔ اس کے بعد دھوئیں کی وجہ سے دم گھٹنے لگا اور دم گھٹنے سے چاروں افراد کی موت ہو گئی۔ اس واقعے میں جاں بحق ہونے والے دو بچوں میں سے ایک کی عمر 7 سال اور دوسرے کی عمر 8 سال لگتی ہے۔ فی الحال پولیس نے لاش کو اپنی تحویل میں لے کر معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ دریں اثنا، مغربی دہلی کے اندر پوری علاقے میں دو افراد گھر کے اندر بے ہوش پائے گئے۔ اس کے گھر کے اندر انگیٹھی جل رہی تھی۔ بے ہوش ہونے کے بعد دونوں کو اسپتال میں داخل کرایا گیا تاہم وہ بچ نہ سکے۔ دونوں نیپالی نژاد ہیں۔ مرنے والوں میں ایک شخص کی عمر 50 سال اور دوسرے کی عمر تقریباً 28 سال تھی۔ حادثے کے وقت دروازہ اندر سے بند تھا۔ سردی سے بچاؤ کے لیے گھر کے اندر انگیٹھی جلائی گئی۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ دونوں کی موت دم گھٹنے سے ہوئی ہے۔ تاہم اصل وجہ پوسٹ مارٹم کے بعد سامنے آئے گی۔ ایسے معاملوں کے بارے میں ماہرین کا کہنا ہے کہ کوئلہ ڈالنے اور انگیٹھی جلانے کے بعد کاربن مونو آکسائیڈ جیسی گیسیں خارج ہوتی ہیں جو زہریلی ہوتی ہیں۔ اگر کوئی بند کمرے میں جلتی ہوئی انگیٹھی کے ساتھ سوتا ہے تو کاربن مونو آکسائیڈ گیس کی سطح نمایاں طور پر بڑھ جاتی ہے۔ کاربن مونو آکسائیڈ میں کاربن ہوتا ہے، جو دماغ کو متاثر کر سکتا ہے۔ اس کے بعد بند کمرے میں سونے والا شخص بے ہوش بھی ہو سکتا ہے۔ جب انسان سانس لیتا ہے تو خطرناک کاربن مونو آکسائیڈ گیس پھیپھڑوں تک پہنچ کر خون میں گھل جاتی ہے۔ طویل عرصے تک ایسا ہونے پر خون میں ہیموگلوبن کم ہونے لگتا ہے۔ اس کے بعد وہ شخص مر سکتا ہے۔

نئے سال میں بھی ملازمتوں کا بحران!

46 ٹیک کمپنیوں نے پہلے دو ہفتوں میں 7500 سے زیادہ ملازمین کو فارغ کر دیا

نئی دہلی۔ نئے سال میں بھی ملازمتوں کا شدید بحران جاری رہنے کا خدشہ ہے۔ نئے سال میں صرف دو ہفتے ہی گزرے ہیں اور اس دوران کم از کم 46 آئی ٹی اور ٹیک کمپنیوں نے 7500 سے زائد ملازمین کو فارغ کیا ہے اور یہ تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ دراصل، اے آئی (مصنوعی ذہانت) کے سبب لاکھوں ملازمتوں پر خطرہ منڈلا رہا ہے اور ماہرین بڑے پیمانے پر برطرفیوں کی پیش گوئی کرتے رہے ہیں۔ عالمی سطح پر برطرفیوں کا اثر ہندوستانی افرادی قوت پر بھی پڑے گا۔ ٹیک سیکٹر میں ملازموں کی برطرفیوں پر نظر رکھنے والی ویب سائٹ لے آف ڈاٹ ایف وائی آئی کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق 14 جنوری تک 46 ٹیک کمپنیوں نے 7528 ملازمین کو فارغ کر دیا۔

دنیا بھر میں اسٹارٹ اپ سمیت ٹیک کمپنیوں نے 2022 اور 2023 میں 425000 سے زیادہ ملازمین کو فارغ کیا تھا، جب کہ ہندوستان میں اسی مدت میں 36000 سے زیادہ ملازمین کو فارغ کیا گیا۔ آن لائن ڈیجیٹل پلیٹ فارم فرنٹ ڈیسک 2024 میں دو منٹ کی گوگل میٹ کال کے دوران اپنے تمام 200 ملازمین کو فارغ کرنے والا پہلا ٹیک اسٹارٹ اپ بن گیا۔ گیمنگ کمپنی یونٹی نے اپنے ملازمتوں میں کٹوتی کے دوران 25 فیصد افرادی قوت یعنی تقریباً 1800 ملازمین کو فارغ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ گوگل نے گزشتہ ہفتے اس بات کی تصدیق کی تھی کہ اس نے اپنی ہارڈ ویئر، بنیادی انجینئرنگ اور گوگل اسسٹنٹ ٹیموں میں کئی سو ملازمتوں میں کمی کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، برطرفیوں سے گوگل کی ہارڈ ویئر اور سینٹرل انجینئرنگ ٹیموں کے ملازمین کے ساتھ ساتھ گوگل اسسٹنٹ ملازمین بھی متاثر ہوں گے۔ گوگل کے ایک ترجمان نے کہا، "2023 کے دوسرے نصف حصے میں ان مواقع کے لیے ہمیں بہترین پوزیشن دینے کے لیے، ہماری بہت سی ٹیمیں زیادہ موثر بننے اور بہتر کام کرنے اور اپنے وسائل کو اپنی سب سے بڑی مصنوعات کی ترجیحات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے کام کر رہی ہیں۔ کچھ ٹیمیں اس طرح کی تنظیمی تبدیلیوں کو جاری رکھ رہی ہیں، جس میں عالمی سطح پر کچھ کرداروں کو ختم کرنا شامل ہے۔" ایمیزون کی ملکیت والی آڈیو بکس اور پوڈ کاسٹ ڈویژن آڈیبل ملازمتوں میں کمی کے حصے کے طور پر 5 فیصد ملازمین کو فارغ کر رہا ہے۔ میٹا نے انسٹاگرام پر کچھ ٹیکنیکل پروگرام منیجرز (ٹی پی ایم) کی برطرفی کے ساتھ نئے سال کا آغاز کیا اور رپورٹس کے مطابق کم از کم 60 ملازمتوں کو ختم کیا جا رہا ہے۔

چھتیس گڑھ کی بی جے پی حکومت نے خواتین کے روزگار کو تالے لگا دیے! کانگریس دور کی اسکیم تعطل کا شکار

رائے پور: چھتیس گڑھ میں کانگریس حکومت کے دور میں جو اسکیمیں شروع کی گئی تھیں، اب وہ تعطل کا شکار ہو رہی ہیں۔ راجیو گاندھی کسان نیائے یوجنا ان اسکیموں میں اہم ہے۔ اس اسکیم کے تحت ورمی کمپوسٹ کھاد بنانے کا کام شروع کیا گیا تھا۔ جواب مکمل طور پر ٹھپ ہو چکا ہے۔ رپورٹ کے مطابق تقریباً 10 ہزار کوئنٹل ورمی کمپوسٹ کھاد تیار پڑی ہے لیکن اب یہ یقینی نہیں ہے کہ یہ فروخت بھی کی جا سکے گی یا نہیں۔ ورمی کمپوسٹ بنانے کا کام بند ہونے کی وجہ سے اس کا براہ راست اثر خواتین پر پڑا ہے۔ کانگریس کے دور میں ورمی کمپوسٹ بنانے کا کام 'گوٹھانوں' میں خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس کی جانب سے کیا جاتا تھا۔ خواتین اس اسکیم سے اچھی کمائی کرتی تھیں لیکن کام بند ہونے سے خواتین کی روزی روٹی براہ راست متاثر ہوگی۔ اے بی پی نیوز لائیو کی ایک رپورٹ کے مطابق، ضلع بستر میں گزشتہ 4 سالوں میں، 6 کروڑ روپے سے زیادہ کی ورمی کمپوسٹ کھاد سیلف ہیلپ گروپوں کی خواتین نے فروخت کی ہے۔ لیکن اب گوٹھوں میں نہ تو کھاد بن رہی ہے اور نہ ہی انتظامیہ یہاں تیار کی گئی کھاد کی فروخت کے حوالے سے کوئی قدم اٹھا رہی ہے۔ الزام ہے کہ ذمہ دار افسران اس مسئلہ پر کوئی مناسب جواب بھی نہیں دے رہے ہیں۔ یہ اسکیم سال 2020 میں شروع کی گئی تھی۔

یو جی سی نے یونیورسٹیوں 'بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ' اسکیم کا لوگو کیمپس میں لگانے کی دی ہدایت

نئی دہلی: یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) نے تمام یونیورسٹیوں اور کالجوں سے کہا ہے کہ وہ نریندر مودی حکومت کی 'بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ' (بی بی بی پی) اسکیم کا لوگو اپنے کیمپس میں اور اپنی ویب سائٹس اور اسٹیشنری سامان پر بھی لگائیں۔ دی ٹیلی گراف کے مطابق، خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزارت کی اپیل کے بعد، یو جی سی نے تمام یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں اور تمام کالجوں کے پرنسپل کو لڑکیوں کو اہمیت دینے کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے بی بی بی پی لوگو کا استعمال کرنے کے لیے لکھا ہے۔ واضح ہو کہ یہ وزارت صنفی امتیاز کے خلاف بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے اس اسکیم کو چلاتی ہے۔

یو جی سی کے سکریٹری منیش جوشی کی جانب سے جاری کردہ خط میں کہا گیا ہے کہ وزارت نے بچیوں کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کی تجویز پیش کی ہے اور 'بیٹی بچاؤ اسکیم کا لوگو اور ٹیگ لائن بھیجی ہے۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اپنے کیمپس، ویب سائٹ، پورٹل، اسٹیشنری کے سامان، پروگرامز اور نمایاں جگہوں پر مذکورہ لوگو استعمال کریں۔ خط میں مزید کہا گیا ہے کہ اس سرگرمی سے متعلق تفصیلات، تصاویر اور ویڈیوز کے ساتھ یونیورسٹی ایکٹیویٹی مانیٹرنگ پورٹل پر اپ لوڈ کی جا سکتی ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل دسمبر کے آغاز میں کمیشن نے اعلیٰ تعلیمی اداروں سے کہا تھا کہ وہ وزیر اعظم مودی کے کٹ آؤٹ کے ساتھ سیلفی پوائنٹ بنائیں۔

اس کے بعد یو جی سی نے یونیورسٹیوں سے طلباء اور فیکلٹی ممبران کو وزیر اعظم کی تقریر سننے کی ترغیب دینے کو کہا تھا۔ اس وقت مودی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے 'وکست بھارت 2047: نوجوانوں کی آواز' مشاورتی پروگرام میں بولنے والے تھے۔ یونیورسٹیوں سے کہا گیا کہ وہ اپنے کیمپس سے پروگرام دیکھنے کے انتظامات کریں۔ بیٹی بچاؤ یوجنا کے لوگو والے حالیہ حکم نامے کو لے کر دو ماہرین تعلیم نے یو جی سی کی تنقید کی ہے۔ وہیں، وزارت تعلیم کے ایک افسر نے یو جی سی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی سرگرمیاں معاشرے کے لیے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔

دہلی یونیورسٹی (ڈی یو) کی اکیڈمک کونسل (اے سی) کی رکن مایا جان نے یو جی سی کے خط کو حکومت کے لیے سیاسی پروپیگنڈہ کرنے کا فرمان بتایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی سرگرمیوں سے ادارے کی توجہ تدریس اور تحقیق جیسے اہم شعبوں سے ہٹ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا، 'یہ ایک پیٹرن بن گیا ہے کہ حکومت اور یو جی سی باقاعدگی سے تعلیمی اداروں سے جی-20 اور صفائی مہم جیسی سرگرمیاں کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں۔ یہ سراسر سیاسی پروپیگنڈہ ہے۔ تعلیمی اداروں کی خود مختاری میں مداخلت کی مسلسل کوششیں جاری ہیں۔ اس عمل میں اداروں کو نقصان ہوتا ہے کیونکہ ان کی توجہ پروگرام پر مرکوز ہو جاتی ہے۔ ترجیحات تدریس اور تحقیق سے غیر تعلیمی سرگرمیوں میں بدل جاتی ہیں۔ سب سے بری چیز تعمیل کی توقع ہے۔'

ایک سینئر ماہر تعلیم نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر اخبار سے بات کرتے ہوئے کہا کہ یو جی سی ایکٹ کے مطابق، یو جی سی کی ذمہ داری ہے کہ وہ یونیورسٹیوں کے ذریعہ تعلیمی معیار کو برقرار رکھے، جس سے وہ انحراف کر رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جس طرح نظریاتی اور دیگر غیر تعلیمی بنیادوں پر وائس چانسلرز کی تقرری کی جا رہی ہے وہ یو جی سی کے ذریعے منظور کیے گئے حکومتی احکامات سے متصادم نہیں ہے۔ ایسے معاملات پر فیصلہ کرنے کا حق یونیورسٹیوں پر چھوڑ دیا جانا چاہیے۔ ایک اسٹیٹ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر نے دی ٹیلی گراف کو بتایا کہ ان احکامات کو ایک پی آئی ایل کے ذریعے عدالت میں چیلنج کیا جانا چاہیے۔ ان کا کہنا ہے، 'یو جی سی جان بوجھ کر ایسا کر رہا ہے۔ غیر تعلیمی سرگرمیوں کے حوالے سے یو جی سی اور سرکار کو تعلیمی اداروں کے معاملات میں مداخلت کرنے سے روکنے کے لیے اسے عدالت میں چیلنج کیا جانا چاہیے۔ یو جی سی کو یہ مشورہ دینا چاہیے کہ وہ تعلیم کے معیار کو کیسے بہتر کرے، جو مسلسل خراب ہو رہا ہے۔'

بی جے پی بھگوان رام کے نام پر کر رہی ہے سیاست: ڈاکٹر اکھلیش

پٹنہ 14 جنوری (یو این آئی) ملک میں حکمران طبقہ جس طرح لوگوں کو مذہب کی افیون چٹا رہا ہے، اس سے ماحول زہریلا ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ بھگوان رام کو بھی یہ لوگ سیاست کا مہرہ بنا رہے ہیں اور مذہب کے نام پر سیاست کر رہے ہیں۔ ایسے میں مجاہد آزادی کی یاد آنا فطری ہے۔ آنجہانی بندیشوری دوبے جی ایک عظیم مزدور رہنما ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین مجاہد آزادی بھی تھے۔ وہ پہلے بہار قانون ساز اسمبلی کے رکن تھے اور بہار کے وزیر اعلیٰ بھی بنے۔ ریاستی صدر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ آنجہانی راجیو گاندھی کی کابینہ میں وزیر قانون وانصاف بھی تھے۔ اس کے علاوہ وہ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کے قومی صدر بھی رہے۔ کانگریس میں ایسے قد آور لیڈروں کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ بہار کانگریس کے صدر ڈاکٹر اکھلیش پرساد سنگھ نے آنجہانی بندیشوری دوبے کی 103 ویں یوم پیدائش کے موقع پر بھیجے گئے اپنے پیغام میں یہ باتیں کہیں۔ اس موقع پر کانگریس قائدین اور کارکنوں نے سابق وزیر اور کانگریس کے سینئر لیڈر کرپاناتھ پاٹھک کی قیادت میں آنجہانی وندیشوری دوبے کی یوم پیدائش تقریب ہیڈ کوارٹر صداقت آشرم میں منائی اور ان کے مجسمے پر گلپوشی کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔ اس پروگرام میں جن لیڈروں نے حصہ لیا ان میں سابق وزیر کرپاناتھ پاٹھک، مدھیش رائے، راٹھوڑ، آلوک ہرش، لال بابو لال، ونود شرما، سنجے کمار پانڈے، سودے شرما، وملیش تیواری، محمد شاہنواز، پرینکا سنگھ، اروناسنگھ، ڈاکٹر دیپک کمار سنگھ، اندر دیو پرساد، چترنجن سنگھ، رنجیت کمار رام وغیرہ شامل ہیں۔

اشفاق اور بسمل غیر جانبدار اور جمہوری ملک کے خواہاں تھے: قمر آغا

ہمیں بیماری پر گفتگو کرنی ہوگی تبھی علاج ممکن ہوگا: راہل دیو، سماج میں پھیلی نفرت کا علاج مشترکہ کاوشوں سے ہوگا: ملن شرما، وطن سماچار فورم کی کاوشیں لائق ستائش: سمائرہ خان

نئی دہلی، 14 / جنوری: نئی دہلی کے پریس کلب آف انڈیا میں وطن سماچار فورم کی جانب سے "شہید اشفاق اللہ خان اور رام پرساد بسمل کی یاد میں" سماج میں امن اور انسانیت کو فروغ دینے میں میڈیا کا کردار" کے عنوان سے ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں میڈیا جگت کی بین الاقوامی شخصیات کے علاوہ سماجی اور ادبی شخصیات نے بھی شرکت کی۔ انھوں نے مذکورہ مجاہدین آزادی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مین اسٹریم میڈیا اور سوشل میڈیا کے تعلق سے گفتگو کی۔ اس موقع پر ممتاز صحافی قمر آغا نے عظیم مجاہد آزادی کی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ دونوں نے ہنستے ہوئے وطن عزیز کی خاطر جام شہادت کو قبول کیا اور اشفاق اللہ اور رام پرساد بسمل دونوں ہی ہندوستان کو ایک غیر جانبدار اور جمہوری ملک بنانا چاہتے تھے۔ وہ ایک ایسے نظام کے خواہاں تھے جس میں مساوات ہو۔ انھوں نے موجودہ دور کی صحافت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ٹی وی کا جہاں ایک دائرہ محدود ہے، وہیں اخبار کی ایک الگ دنیا ہے اور ہمیں اخبار ضرور پڑھنا چاہئے، کیونکہ اخبار پڑھنے سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ قمر آغا نے مزید کہا کہ موجودہ وقت میں صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنا چاہئے، کیوں کہ ہم کثرت میں وحدت کے ملک میں ہزاروں سالوں سے پیار ومحبت کے ساتھ رہتے آئے ہیں۔ انھوں نے یقین کیساتھ کہا کہ نفرت کی زندگی بہت مختصر ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ ہم اپنے آپسی بھائی چارہ اور اتحاد کو مضبوطی کے ساتھ زندہ رکھیں۔ سینئر جرنلسٹ راہل دیو نے کہا کہ اچھی باتوں کو صرف اسٹیج سے کہنے سے سماج میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی، بلکہ سماج کی تبدیلی کے لیے ہمیں خود ہی کھڑا ہونا پڑے گا۔ انھوں نے صحافیوں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی، ساتھ ہی آپسی اختلافات کو ختم کرنے پر زور دیا۔ راہل دیو کا کہنا تھا کہ اختلافات قدرت کے دین ہے، لیکن ہمیں موجودہ وقت میں غلط فہمیوں اور جھگڑوں کو دور کرنا ہوگا، نیز آپسی گفتگو کا راستہ اختیار کرنا ہوگا، تبھی معاشرہ نفرت سے پاک اور بھائی چارہ والا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ میں آر ایس ایس سے آیا ہوں، اس لیے مجھ سے بہتر انھیں کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے، میں خود موجودہ حالات سے بے حد غمگین ہوں۔ ٹی وی اینکر سائرہ خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ میڈیا کے سامنے کافی چیلینجز ضرور ہیں، لیکن سماج میں تبدیلی کے لیے ہمیں خود ہی آگے آنا ہوگا۔ انھوں نے مزید کہا کہ سوشل میڈیا کے اس دور میں مین اسٹریم میڈیا کی بھی اپنی ایک الگ اہمیت ہے۔ ہمیں سماج کے اندر پاک و صاف پیغام پہنچانا ہوگا، کیوں کہ ٹی آر پی کے سبب آج صحافت کہیں نہ کہیں غلط سمت میں ہے۔ بزرگ سماجی خدمتگار ڈاکٹر حاجی محمد تاج الدین انصاری نے کہا کہ میڈیا کارکنان کی ذمہ داری ہے کہ اچھی باتوں کو عام کریں اور بری باتوں کو ختم کریں، جب کہ موجودہ وقت میں میڈیا الٹا کام کر رہا ہے اور آج کے نفرتی ماحول بنانے کیلئے کہیں نہ کہیں میڈیا بھی ذمہ دار ہے۔ انڈیا ٹوڈے گروپ کی ملن شرما نے کہا کہ موجودہ وقت میں سوشل میڈیا کا رول بہت اہم ہے۔ آج ہر شخص میڈیا سے وابستہ ہو گیا ہے، لہٰذا ایسے میں معاشرہ کو بہتر بنانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ قبل ازیں حافظ محمد غفران آفریدی نقشبندی نے تلاوت کلام اللہ سے پروگرام کا آغاز کیا، جب کہ نظامت کے فرائض پروگرام کے کنوینر اور سینئر صحافی محمد احمد نے انجام دیے۔ اس دوران پروفیسر فرحت بصیر، ڈاکٹر زبید الرحمان متین میاں، جمال احمد، فیروز غازی، رئیس احمد اور لکی، نیہا گرگ، محمد اکبر، سید محمد مجاہد حسین، محمد دانش، اسد صابری، ایڈوکیٹ انوار حسین سیفی، ممبئی، مرزا انوار الحق بیگ، حمیرا خان، جیوتی یادو، ڈاکٹر سید محمد اصدر علی، شاہد انصاری ہوٹل، محمد علی، ارشیا، اسرار احمد، اقرار احمد، بھاونا یادو، رئیس صدیقی، ایڈوکیٹ اسلیم حاجی ظہور اپیچی والے، نثار احمد، نواب اختر، شاہنواز بدر قاسمی، داؤد بھائی شیخ، شاداب احمد پتریکا، عقیل سلمانی اور ارچنا گوڑ وغیرہ کو "وطن کے رتن ایوارڈ: 2024" سے نوازا گیا۔ اسلم احمد ایڈوکیٹ سپریم کورٹ آن ریکارڈ نے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

غالب کی شاعری متنوع رنگوں کی حامل: پروفیسر عین الحسن

بازگشت آن لائن ادبی فورم کی 125 ویں نشست میں اساتذہ اور طلبہ کی شرکت

حیدرآباد: "مرزا غالب کی شاعری متنوع رنگوں کی حامل ہے۔ بعض اوقات ان کی ایک ہی غزل میں کئی رنگ ملتے ہیں۔ ان کی اردو شاعری کا مقام فارسی شاعری سے کہیں زیادہ بلند ہے۔ ان کی شاعری عوام وخواص میں یکساں مقبول ہے۔ ان کی مقبولیت میں اہل علم اور نقادوں کے ساتھ فلموں کا بھی اہم کردار رہا ہے۔" ان خیالات کا اظہار ممتاز اردو، فارسی اسکالر، شاعر، دانشور اور مترجم پروفیسر سید عین الحسن، شیخ الجامعہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بازگشت آن لائن ادبی فورم کی 125 ویں نشست منعقدہ بہ یاد مرزا غالب میں کیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ مرزا غالب کے جتنے اشعار ضرب المثل کی صورت اختیار کر گئے ہیں اتنے شاید ہی کسی اور شاعر کے ہوں۔ وہ متضاد کیفیات کو بڑی خوبی سے شعری قالب عطا کیا۔ مثال کے طور پر 'بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا' کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ انھوں نے غالب کی دوراندیشی، جدت پسندی، انفرادیت، مشکل پسندی اور دیگر مختلف شعری محاسن پر تفصیلی گفتگو کی۔ پروفیسر سید عین الحسن نے بازگشت آن لائن ادبی فورم کو کلاسیکی ادب کی تفہیم وتشریح کے ضمن میں گراں قدر خدمت انجام دینے کے لیے مبارک باد دی۔

نوجوان فکشن نگار اور اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ڈاکٹر آفتاب عالم نجمی نے غالب کا جامع تعارف پیش کیا۔ نشست میں ممتاز شاعر، نقاد، مترجم اور صدر شعبۂ ترجمہ، مانو ڈاکٹر سید محمود کاظمی نے دل کش انداز میں غالب کی منتخب غزلیں پیش کیں۔ بعد ازاں ان غزلوں کی کا تجزیہ کرتے ہوئے سجاد باقر رضوی کے حوالے سے ماہر غالبیات ڈاکٹر جاوید رحمانی صدر شعبۂ اردو، آسام یونیورسٹی، سلچر نے کہا کہ غالب برصغیر کی ہزار سالہ تہذیب کا استعارہ ہے۔ ویسا ہی استعارہ جیسا کہ امیر خسرو تھے۔ امیر خسرو کا تعلق دور عروج سے تھا اور غالب کا دور زوال سے۔ یہ ہزار سالہ تہذیب ہندوستانی تہذیب ہے۔ اسے ہندو اور مسلم میں تقسیم کر کے نہیں دیکھنا چاہیے۔ غالب کی مقبولیت کا راز ان کے کلام کے حیرت انگیز میں پنہاں ہے۔ ڈاکٹر جاوید رحمانی نے لیک سے ہٹ کر غالب کی غزلوں کی بہترین تشریح پیش کی۔

ابتدا میں بازگشت کے منتظم ڈاکٹر فیروز عالم اسو سی ایٹ پروفیسر شعبۂ اردو، مانو نے خیر مقدمی تقریر میں فورم کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ معیاری ادب کی قرأت، تفہیم، تعبیر، ترویج اور فروغ کے لیے ممتاز افسانہ نگار اور نقاد پروفیسر بیگ احساس کی سرپرستی میں 8 / اگست 2020 کو بازگشت آن لائن ادبی فورم کا آغاز ہوا تھا۔ اس کا افتتاح ممتاز ادیب، نقاد اور دانشور پروفیسر شمیم حنفی نے کیا تھا۔ اس وقت سے اب تک فورم کی جانب سے قدیم عہد سے جدید دور تک کے 124 مختلف شعرا و ادبا کی تخلیقات کی پیش کش اور ان پر تنقیدی / تجزیاتی گفتگو پر مبنی 124 نشستوں کا انعقاد کیا جا چکا ہے۔ بازگشت آن لائن ادبی فورم کی جانب سے اردو کے کلاسیکی ذخیرے سے ہر ہفتے شنبہ کی رات آٹھ بجے کوئی اہم تخلیق پیش کی جاتی ہے۔ اس فورم کے تحت افسانہ، خاکہ، انشائیہ، نظم، غزل، مرثیہ، قصیدہ یا کسی دیگر تخلیق کی قرأت سے قبل قلم کار کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے، بعد ازاں پیش کردہ تخلیق پر گفتگو ہوتی ہے۔ بازگشت آن لائن ادبی فورم کی منتظم اور استاذ شعبۂ اردو، تلنگانہ یونیورسٹی، نظام آباد ڈاکٹر گل رعنا نے نشست کی بہترین نظامت کی اور آخر میں اظہار تشکر کیا۔ گوگل میٹ پر منعقدہ اس جلسے میں پروفیسر صدیقی محمد محمود، پروفیسر اے آر فتیحی، نسترن احسن فتیحی، پروفیسر مسرت جہاں، ڈاکٹر بی بی رضا خاتون، صادقہ نواب سحر، معین الدین عثمانی، ملکیت سنگھ مچھانا، انعام الرحمٰن غیور، ڈاکٹر مشرف علی، ڈاکٹر زاہد الحق، ریاض شیخ، ڈاکٹر الطاف انجم، ڈاکٹر نصرت جبیں، ڈاکٹر سید نور الامین، ڈاکٹر ریاض توحیدی، ڈاکٹر عبد الحق، ڈاکٹر محمد انصر، ڈاکٹر پرویز عالم، ڈاکٹر ظہور احمد وغیرہ اساتذہ اور اہل قلم کے علاوہ ملک کی مختلف جامعات کے سو سے زائد طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔

نوڈل افسر نے ضلع کے گائے کی پناہ گاہوں کا معائنہ کیا

بہرائچ 14 جنوری۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر سوڈا آنند کمار شکلا، حکومت کی طرف سے نامزد کردہ نوڈل افسر، جنہوں نے ضلع میں چلائے جانے والے گاؤشیلٹر کے انتظامات کی نگرانی اور نگرانی کے لیے ضلع کا دورہ کیا، جمعہ اور ہفتہ کو چیف ڈیولپمنٹ آفیسر رامیا آر سے ملاقات کی۔ ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ آفیسر مہیندر کمار پانڈے، ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر پیاگ پور دنیش کمار، مہسی کے راکیش کمار موریہ، میہن پوروا کے سنجے کمار، چیف ویٹرنری آفیسر ڈاکٹر راجیندر پرساد ورما اور متعلقہ ویٹرنری افسران اور دیگر متعلقہ افراد کے ساتھ بلاک میہن پوروا، موتی پور کے تحت عارضی گائے کی پناہ گاہ کے ساتھ۔ انہوں نے پونڈا اور بڑے گائے کے تحفظ کے مرکز، سرہنا اور پیاگ پور کے عارضی گاؤشیلٹر ستیپڈیا اور بکاٹا اور تیجواپور کے عارضی گائے کی پناہ گاہ ٹنڈوا سیتی پور کا معائنہ کیا اور مختلف انتظامات کا جائزہ لیا۔ گائے کی پناہ گاہوں کے معائنہ کے دوران نوڈل آفیسر شری شکلا نے کہا کہ حکومت کی اولین ترجیح، بے سہارا مویشیوں کے تحفظ اور دیکھ بھال کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام متعلقہ افسران گائے کو سردی سے بچانے کے لیے مناسب مقدار میں غذائیت سے بھرپور خوراک فراہم کر رہے ہیں۔ جس میں وافر مقدار میں کاربوہائیڈریٹس شامل ہوں، ایسا کیا جائے اور پینے کے لیے صاف میٹھے پانی کا انتظام کیا جائے۔ گائے کی پناہ گاہوں میں محفوظ گایوں کے لیے نمک اور گڑ کے ساتھ ساتھ مناسب بھوسے، سبز چارہ اور اناج کا انتظام کیا جائے۔ پناہ گاہوں میں سردی کی لہر کے اثر کو روکنے کے انتظامات کو یقینی بنانے کے لیے، شیڈوں کو جوٹ کی بوری/ترپال سے ڈھانپنا چاہیے۔ اس کے لیے مختلف اداروں کے پاس دستیاب غیر استعمال شدہ بوریاں/تھیلے وغیرہ کو گائے کی پناہ گاہوں پر دستیاب کرایا جائے اور استعمال کیا جائے۔ نوڈل آفیسر نے یہ بھی مشورہ دیا کہ گائے کے شیلٹرز میں دن کے وقت جانوروں کے شیڈوں کے ٹاٹ اور ترپال کو کھولا جانا چاہیے تاکہ کافی سورج کی روشنی شیڈ تک پہنچ سکے اور فرش خشک رہے۔ گائے کی پناہ گاہوں میں گائے کے گوبر اور گائے کے پیشاب کی باقاعدگی سے صفائی کا مناسب انتظام کیا جائے اور وقتاً فوقتاً بستر بدلنے کا بھی مناسب انتظام کیا جائے۔ سردیوں کے موسم میں بوڑھی، کمزور اور نوزائیدہ گایوں پر خصوصی توجہ دی جائے۔ افسران کو ہدایت دی گئی کہ ایسے کسی بھی مویشیوں کو رات کے وقت کھلے میں رہنے کی اجازت نہ دی جائے، اس کے لیے خصوصی انتظامات کیے جائیں۔ نوڈل افسر نے چیف منسٹر پارٹنرشپ اسکیم کے تحت آنے والے خاندانوں سے ٹیلی فون پر بات کی اور ادائیگیوں وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ نوڈل افسر نے ہدایت دی کہ گائے کی پناہ گاہ میں تعینات کیئر ٹیکرز اور دیگر اہلکاروں کو اعزازیہ کی بروقت ادائیگی کو یقینی بنایا جائے۔

مسلم کمیٹی کی جانب سے جلسہ شب برآت کے سلسلہ میں اہم میٹنگ کا انعقاد

امروہہ۔ مسلم کمیٹی امروہہ کے زیراہتمام آئندہ ماہ شب برات کے پرمسرت موقع پر 14 شعبان المعظم کو سالانہ جلسہ سیرت پاک (محفل شبِ نور) کا اہتمام مقررہ مقام انار کی زیارت بازار شفاعت پوچھیں رات 30.8 بجے کیا جائے گا۔ جس کی تیاریوں کے سلسلہ میں مسلم کمیٹی امروہہ کا ضروری جلسہ صدر سرتاج عالم منصوری کی زیر صدارت محلہ کوٹ میں منصور احمد صدیقی ایڈوکیٹ کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس کی نظامت مسلم کمیٹی کے چیئرمین حاجی خورشید انور نے کی۔ حاجی خورشید انور نے معلومات دیتے ہوئے کہا کہ شعبان اسلامی کیلنڈر کا آٹھواں مہینہ ہے۔ یہ رحمتوں اور گناہوں کی بخشش اور اللہ سے توبہ کا مہینہ ہے۔ اس بابرکت مہینے کی 14 / 15 شعبان کی رات کو شب برأت کہا جاتا ہے، اس رات کی عبادت میں بڑی فضیلت ہے۔ مسلم کمیٹی کے ترجمان منصور احمد ایڈوکیٹ نے بتایا کہ آئندہ ماہ شب برأت کے موقع پر منعقد ہونے والے جلسہ میں ملک کے نامور علمائے کرام بصیرت افروز خطاب فرمائیں گے، جن کے لیے حاجی اویس مصطفی رضوی کو ذمہداری سپرد کی گئی ہے۔ شعراء کرام اور ٹینٹ و ساؤنڈ کی ذمہ داری جنرل سکریٹری حبیب احمد ایڈوکیٹ نے لی ہے۔ جلسہ کے انتظامات کے حوالے سے آج ہونے والے اجلاس میں سرتاج عالم منصوری، حاجی خورشید انور، حبیب احمد، منصور احمد ایڈوکیٹ، فہیم شاہنواز، اکرام حسین زیدی، صوفی نشاط صدیقی، ظفر شاہ خان، ابصار احمد، معاذ عالم خان وغیرہ موجود تھے۔ اجلاس کے آخر میں مسلم کمیٹی کے خزانچی سید قمر نقوی کے چچا محمد اعظم وسماجی کارکن ظہیر الدین انصاری کے انتقال پر بھی اراکین مسلم کمیٹی نے تعزیت پیش کی اور دونوں ہی مرحومین کے لیئے دعائیں مغفرت کی۔

مولانا جواد قاسمی قوم وملت کا قیمتی سرمایہ تھے: حافظ ایاز احمد

بارہ بنکی۔ مدرسہ جامعہ مدینۃ العلوم رسولی کے استاد حدیث مولانا محمد جواد قاسمی کا چند روز قبل مختصر علالت کے بعد انتقال ہوگیا تھا۔ ان کے انتقال پر مدرسہ ہذا میں ایک تعزیتی اجلاس مینیجر حافظ ایاز احمد مدنی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مدرسہ کے سینئر استاد مولانا محمد ارشد قاسمی نے کہا کہ مولانا کو علوم فقہ، حدیث اور تفسیر میں عبور حاصل تھا۔ مولانا مرحوم عوام وخواص میں بہت زیادہ مقبول تھے۔ انہوں نے کافی عرصہ مدینۃ العلوم میں خدمات انجام دیں۔ اور سیکڑوں طلبہ نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔ مینیجر حافظ ایاز احمد نے کہا کہ مولانا قوم وملت کا قیمتی سرمایہ تھے۔ مولانا کا انتقال مدینۃ العلوم رسولی کا بڑا خسارہ ہے۔ مولانا مرحوم اسباق میں بہت پابندی سے حاضر رہتے تھے۔ مولانا نے مدینۃ العلوم میں 33 سال درس وتدریس کے فرائض انجام دئے۔ ہم ان کے گھر والوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ پرنسپل مدرسہ مولانا مقبول احمد قاسمی نے کہا کہ حضرت مولانا محمد جواد صاحب میرے استاد محترم تھے۔ مولانا کی یہ امتیازی صفت تھی کہ ہمیشہ وہ اپنے چھوٹوں کو آگے بڑھانے کی فکر میں رہتے تھے۔ مجھ ناچیز کے ساتھ ان کا یہ خصوصی معاملہ رہا کہ جامعہ میں صدر مدرس ہونے کے بعد قدم قدم پر مجھے ان کی رہنمائی حاصل رہی۔ سابق بلاک پرکھ مولانا محمد اسلم قاسمی نے کہ مولانا مرحوم میرے درسی ساتھی تھے۔ ہم نے ایک ساتھ دارالعلوم دیوبند میں تعلیم حاصل کی۔ مولانا دوران طالب علمی سے ہی نہایت قابل اور ذی استعداد تھے۔ ہمارے اساتذہ بھی ان کی صلاحیتوں کی تعریف کئے بنا نہیں رہ پاتے تھے۔ مولانا محمد فاروق قاسمی نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مولانا انتہائی خوش طبع، خوش مزاج، اخلاق وکردار کے اعتبار سے معاصرین میں فائق اور عوام وخواص میں یکساں مقبول تھے۔ مدرسہ نورالعلوم زیدپور کے مینیجر حاجی ضیاء الرحمٰن انصاری نے ان کے انتقال پر اپنے گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا کے انتقال سے ایک بڑا علمی حلقہ ان کے فیض سے محروم ہوگیا ہے۔ اس موقع پر حاجی عبدالمقتدر انصاری، ریاض احمد سابق چیئرمین زیدپور، جعفر قریشی، مولانا واجد صدیقی، مولانا اصغر علی ندوی، ماسٹر محمد قاسم، ماسٹر محمد معز عثمانی، ماسٹر محمد انوار، مولانا عمران قاسمی، علی نذیر قادری ویلی، مفتی محمد الیاس، مولانا عبدالمجیب، مولانا محمد سلیم، مولانا عبدالقادر، حافظ محمد اشتیاق، غیاث احمد، مولانا شمس الدین، قاری محمد امتیاز، مولانا محمد شارب، مفتی حفیظ الرحمٰن، حافظ محمد عاقلہ، مولانا محمد اسعد، حاجی تاج محمد رامنگر، ماسٹر محمد طارق بنکی کے علاوہ ضلع کے بہت سے مدارس کے پرنسپل اور مینیجر حضرات کی شرکت قابل ذکر ہے۔

آل انڈیا دینی مدارس بورڈ علمی کارواں کے بڑھتے قدم!

علم کے حصول کیساتھ ساتھ ضرورت مندوں کی مدد کرنا بھی افضل ترین عمل: مولانا محمد یعقوب

سہارنپور (احمد رضا) سہارنپور کی گلیوں سے ہوتا ہوا تعلیمی کارواں اپنے وفد کے ہمراہ لگاتار منزل کی جانب بڑھ رہا ہے جہاں جہاں مکتب، مسجد یا مدرسہ نظر پڑتا ہے یہ کارواں وہیں ٹھہر کر دین اسلام میں تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے نسل نو کو غار حراء کے پیغام سے روشناس کراتا ہے اور علم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے دینی اور عصری تعلیم کے حصول کو ہم سبھی کیلئے لازم قرار دیتا ہے۔ سبھی واقف ہیں کہ سچائی بھی یہی ہے کہ علم کے حصول کے بغیر انسان کی زندگی ایک بوجھ کے سوائے کچھ بھی نہیں لازم ہے کہ ہم خد تعلیم سیکھنے کا عمل شروع کریں اور اپنے بچوں کو بھی دینی اور عصری تعلیم سے آراستہ کریں تاکہ علم کی روشنی دور دور تک پہنچ جائے! تعلیمی کارواں کے نگراں اور سرپرست مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے رامپورہ سورت کی ایک مسجد میں فرض نماز سے قبل حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو اپنا مقدس کلام قرآن مجید بھی عطا فرمایا بس ہم پر لازم ہے کہ علم کے حصول کے ساتھ ساتھ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریقہ اپناتے ہوئے زندگی گزاریں تاکہ اللہ راضی ہو سکے مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے کہا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو ایمان عقیدے کی سلامتی اور عبادات کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کے میدان میں بھی آگے آنا چاہئے وطن عزیز میں رہنے والے لاکھوں کروڑوں ضرورت مندوں کی تمام ضروریات پورا کرنے کی کوشش بھی ہم دین اسلام کے ماننے والوں کو کرنی چاہئے ہمارے پیارے نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا ہے کہ "زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا" ملک کے موجودہ نفرت کے ماحول میں خدمت خلق ہی ایک ایسا ذریعہ ہے کہ ہم جس کے ذریعے سے نفرت کی آگ کو بجھا سکتے ہیں جب ہم اللہ تعالی کے مظلوم اور محروم اور ضرورت مند بندوں کی دن رات مدد کریں گے خدمت کریں گے ان کے ساتھ حسن سلوک کریں گے تو اللہ تبارک وتعالی ہمارے اوپر بھی رحم کرے گا اور ہماری جان مال آبرو ایمان مساجد مدارس ادارے تنظیمیں خانقاہیں اور ہمارے ملک کی اللہ تعالی حفاظت کرے گا اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلمان اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو پڑھیں اس کو سمجھیں اور عملی طور پر اسے اپنی زندگی میں اتاریں، اسی کو فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "خیر الناس من ینفع الناس" بہترین انسان وہ ہے جو دوسرے انسانوں کو نفع پہنچائے لہذا خدمت خلق اسلام کا بنیادی حصہ ہے جس کی طرف سے آج عام طور پر امت مسلمہ غافل ہے ہمیں اس طرف توجہ کرنی ہوگی فکر کرنی ہوگی سوچنا ہوگا اور اپنے ملک کی خاطر اپنی خاطر اپنی نسلوں کی خاطر اس عبادت کو اپنی زندگیوں میں اتارنا ہوگا!

ٹانڈہ این ٹی پی سی کا 25 واں یوم تاسیس شان وشوکت سے منایا گیا

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ کا 25 واں یوم تاسیس 14 جنوری کو بڑے ہی شان وشوکت سے منایا گیا۔ این ٹی پی سی کے وشوکرما پارک میں منعقد اس تقریب میں مہمان خصوصی چیف جنرل منیجر بی سی پلیئی نے این ٹی پی سی پرچم لہرایا اور ملازمین نے این ٹی پی سی گیت پیش کیا۔ اس کے بعد انہوں نے کیک کاٹا اور حفاظتی حلف لیا اور سبھی کو یوم تاسیس کی مبارکباد دی۔ منعقد تقریب کو خطاب کرتے ہوئے انہوں نے زمین کی حصول کے وقت سے لے کر اب تک منصوبے پر ہونے والی پیش رفت کے بارے میں تمام جانکاری دیتے ہوئے کہا کہ ملک کی توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے مقصد سے 30 دسمبر 1981 کو ٹانڈہ پروجیکٹ (4x110) کا سنگ بنیاد وزیر اعظم آنجہانی اندرا گاندھی نے رکھا گیا۔ جبکہ این ٹی پی سی نے اس پروجیکٹ کو 14 جنوری 2000 کو اتر پردیش اسٹیٹ الیکٹرسٹی جنریشن کارپوریشن لمیٹیڈ سے حاصل کیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ این ٹی پی سی ٹانڈہ کی تاریخ میں فیز II کی توسیع کی صورت میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر 660 میگاواٹ کے دو یونٹ کی تنصیب کے ساتھ این ٹی پی سی ٹانڈہ کو ایک سپر تھرمل پاور اسٹیشن کے طور پر ایک نئی شناخت ملی اور اب اس کی کل نصب صلاحیت 1760 میگاواٹ ہوگئی ہے۔ اس موقع پر این ٹی پی سی کے تمام افسران وملازمین موجود رہے۔

شاعر اصغر یاسر کے اولین شعری مجموعے 'سایہ آنچ' کا اجرا

اصغر یاسر کو اعزاز نامہ، سپاس نامہ پیش کر اور شال اوڑھا کر اعزاز سے نواز اگیا

شاہجہاں پور (پریس ریلیز) نظر میموریل سوسائٹی کے زیراہتمام اتوار کو نئے اب ولہجے کے سینئر شاعر اصغر یاسر کا اولین شعری مجموعہ 'سایہ سایہ آنچ' ریلیز کردیا گیا۔ اس موقع پر مہمانوں نے شاعر اصغر یاسر کے فن اور شخصیت اور پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کو اعزاز واکرام سے نوازا۔ اتوار کو پی ڈبلیو ڈی کے دفتر میں واقع آڈیٹوریم میں مہمان خصوصی سابق آئی آر ایس کمل کشور کٹھیریا، شہید اشفاق اللہ خان کے پڑپوتے اشفاق اللہ خان، پروگرام کے صدر پروفیسر خالد حسین خان، سرپرست خالد علوی، اختر شاہجہاں پوری، مہمان اعزازی پروفیسر سید محمد نعمان، ڈاکٹر جی اے قادری، شوگر کین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر پی کے پٹیل جیل سپرنٹنڈنٹ مجاجی لال، سید رضوان احمد نے اصغر یاسر کے اولین شعری مجموعہ سایہ سایہ آنچ کا اجرا کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پروگرام کے صدر ڈاکٹر خالد حسین خاں نے کہا کہ اصغر یاسر کی اپنے ادبی سفر میں لکھی ہوئی تخلیقات سے ان کی شخصیت کی بلندی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اصغر یاسر کی شاعری ان کے حقیقی احساسات وجذبات کی آئینہ دار ہے۔ اشفاق اللہ خاں نے کہا کہ اصغر یاسر کا تعلق ایک پڑھے لکھے ادبی اور مذہبی گھرانے سے ہے۔ وہ ایک بہترین شاعر اور ادیب کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ کمل کشور کٹھیریا نے کہا کہ اصغر یاسر کی شاعری معاشرے کے ایک بڑے طبقے کو متاثر کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ پروفیسر غلام اشرف قادری نے کہا کہ اصغر یاسر کا شعری مجموعہ سایہ سایہ آنچ اہل ادب سے یقیناً پذیرائی حاصل کرے گا۔ پروگرام میں خالد علوی، اختر شاہجہاں پوری، میزاجی لال، ڈاکٹر پی کے پٹیل، سید رضوان احمد نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام میں شاعر اصغر یاسر کو توصیفی اسناد اور میمنٹو پیش کر کے اور شال اوڑھا کر اعزاز سے نوازا گیا۔ جنرل سکریٹری حمید خضر، محبوب حسین اور یسی، راشد حسین راہی، عرفان احمد انصاری، فہیم بسمل، عشرت صغیر، محمد رفیع، فراست اللہ خان، محمد تقی، ایم رضوان، خلیق شوق، محمد فیضان وغیرہ نے یاسر کو شال اوڑھا کر گل پوشی کی۔ اسٹیج پر بیٹھے مہمانوں کو شال اوڑھا کر یادگاری نشانات پیش کیے گئے۔ تقریب کی نظامت ڈاکٹر منصور احمد صدیقی اور محبوب حسین نے کی۔ پروگرام میں طیب علی خان، فراست اللہ خاں، اقبال حسین، عمران سعید، ڈاکٹر دنیش رستوگی، گیانیندر موہن گیان، راجیو گوسوامی آتش، سدھاکر تیواری، زاہد خان، محمد فیضان، پیوش شرما، سید محمد اسلم، دنیش نظر، اجے اوستھی، خلیق شوق، فرمان چشتی، ارشاد حسین، عفوان خان، کیرتیمان پرکاش چیون، محمد عرفان، شاداب اللہ خان، معین خان، شارق خان، زبیر عالم، سمیع اللہ، محمد ہارون، حامد فریدی، غضنفر علی وغیرہ موجود تھے۔ آخر میں حمید خضر نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

نوئیڈا میں 16 جنوری تک بند

نوئیڈا:14 جنوری (پی این ایس) سردی اور کہرے کے پیش نظر نوئیڈا کے سبھی اسکولوں میں 16 جنوری تک چھٹیوں کا اعلان کیا گیا ہے۔ ضلع کے بیسک ایجوکیشن آفیسر نے بورڈ کے سبھی اسکولوں میں 16 جنوری تک تعطیل کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے نوٹس جاری کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیصلہ بڑھتی ہوئی سردی کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ بیسک آفیسر نے نوٹس میں لکھا کہ گھنے کہرے اور شدید سردی کے باعث بورڈ سے وابستہ تمام اسکولوں میں 16 جنوری تک تعطیلات رہیں گی۔ اسکول کا سبھی عملہ 16 جنوری کو کام پر جائے گا، حکم پر سختی سے عمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ بتادیں کہ قومی دارالحکومت دہلی سمیت پورے شمالی ہندوستان میں شدید سردی جاری ہے۔ اتوار کی صبح بھی اس پورے علاقے میں گھنا کہرا چھایا رہا۔ اس دوران صفر ویزیبلیٹی ریکارڈ کی گئی۔ راستوں میں کہرے کی وجہ سے لوگوں کا سفر متاثر ہورہا ہے۔ پنجاب، ہریانہ، دہلی، شمالی راجستھان اور اتر پردیش میں انتہائی کہرے کی گھنی چادر چھائی ہوئی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اگلے 5 سے 6 روز تک صورتحال کم وبیش ایسی ہی رہنے والی ہے۔

خواتین اور تمغہ جیتنے والے ممتاز سپاہیوں کو ڈی ایم نے اعزاز سے نوازا

بہرائچ 14 جنوری۔ 8ویں آرمڈ فورس ویٹرنز ڈے کے موقع پر کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں منعقد ایک تقریب میں ضلع مجسٹریٹ مونیکا رانی نے پانچ بہادری اور ممتاز تمغہ جیتنے والے فوجیوں اور شہید فوجیوں کے اہل خانہ کو واسکٹ، توصیف، تمغے اور پھولوں کے گلدستے سے نوازا۔ اس موقع پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورو رنجن شریواستو، سٹی مجسٹریٹ شالنی پربھاکر، پولیس ایریا آفیسر راجیو کمار سسوڈیا، ڈپٹی پی سی ایس جیوتی چورسیا، ڈسٹرکٹ سولجر ویلفیئر اینڈ ری ہیبلیٹیشن آفیسر ریٹائرڈ کرنل کیلاش چندر دھیانی اور دیگر افسران، سابق فوجی، بہادر خواتین اور خواتین بھی موجود تھیں۔ فوجی خاندانوں کے ارکان موجود تھے۔ پروقار تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مونیکا رانی نے کہا کہ ہندوستانی فوج کی سنہری تاریخ ہے۔ ہمارے بہادر بیٹوں کی کہانی سات سمندر پار بھی لوگوں کے لبوں پر ہے۔ ڈی ایم نے کہا کہ جب بھی ملک پر کوئی مشکل وقت آیا ہے، ہندوستانی فوج نے بے مثال ہمت اور بہادری کا مظاہرہ کر کے ملک کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ مونیکا رانی نے کہا کہ ہندوستانی فوج ملکی سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ کسی بھی آفت کے وقت ہم وطنوں کی جان ومال کی حفاظت کے لیے ہر وقت تیار ہے۔ ڈی ایم نے کہا کہ میں اپنے آپ کو سابق فوجیوں اور ان کے اہل خانہ کے درمیان پا کر فخر محسوس کر رہا ہوں۔ ڈی ایم نے کہا کہ سابق فوجیوں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ان کی سطح سے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ اس موقع پر سابق فوجی شاعر P.K. پراچند اور ویر سنگھ نے شاعرانہ کمپوزیشن پیش کی اور کرنل سنجے کمار چترویدی کی بیگم نے حب الوطنی کا گیت پیش کیا۔ اعزازی تقریب میں شہید فوجی انگریز سنگھ، N.B. سنگھ، لالو سنگھ، بالکرن سنگھ اور انیل کمار چوہان کے اہل خانہ اور بہادری اور امتیازی تمغہ جیتنے والے سابق فوجی تریوینی پرساد شکلا، اقبال سکندر مشرا اور اشوک کمار اور خدمت کرنے والے میجر سنجے کمار چترویدی اور تیش کمار سنگھ کو اعزاز سے نوازا گیا۔

معاشرے کو بدلنے کے لیے ہمیں اسلامی تعلیمات کو اپنانا ہوگا: غازیہ خانم

گورکھپور۔ اتوار کو بعد نماز ظہر مکتب اسلامیات ترکمان پور میں خواتین کی تیسری ماہانہ اصلاحی محفل بنام بزم کنیزان عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا منعقد ہوئی۔ مریم خاتون نے تلاوت قرآن پاک کی۔ نعت شریف کنیز فاطمہ، تسبیح، الٰہی خاتون، البیا خان اور ثنا خاتون نے پیش کی، عاصمہ خاتون نے صدارت کی، خواتین کو غسل کا صحیح طریقہ اور تعلیم کی اہمیت بتائی گئی، ان سے اپیل کی گئی کہ سب ایک دوسرے کو دینی کتب پڑھنے کی ترغیب دیں، دینی کتابوں میں علم کا ذخیرہ موجود ہے، دینی کتابیں علم میں اضافے کا ایک اچھا ذریعہ ہیں، معاشرے کے اعلی تعلیم یافتہ لوگوں کو وقت نکال کر غریب طبقہ کے بچوں کو تعلیم دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ خصوصی مقررہ معلمہ غازیہ خانم امجدی نے کہا کہ خواتین کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اچھی تعلیم کے ساتھ اچھی پرورش بھی کریں، اسلام نے عورت کو اعلی مقام دیا ہے، بچوں کی پرورش اور تعلیم کی ذمہ داری بھی ان پر ڈالی گئی ہے، معاشرے کو بدلنے کے لیے ہمیں اسلام کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں میں لانا ہوگا، ماں کی گود بچوں کی پہلی درسگاہ ہے، خواتین اپنے بچوں کی صحیح تربیت کر کے معاشرے کو بدل سکتی ہیں، جو عورت اپنے بچوں کی پرورش دینی ماحول میں کرے گی اس کے بچے غلط راستے پر نہیں جائیں گے، قرآن پاک کے مطابق زندگی گزارنے سے پورا خاندان خوش رہ سکتا ہے، قرآن پاک نے زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ طالبہ نور فاطمہ نے کہا کہ علم حاصل کرنے کے بارے میں قرآن مجید کی پہلی آیت ہی ہمیں دعوت دیتی ہے اللہ پاک نے پہلی وحی جو محبوب علیہ السلام پر نازل فرمائی وہ اقرا ہے جس کا معنی ہے پڑھو ایک اور مقام پر قرآن مجید میں ہے اللہ تعالی تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا اس کا معنی بھی علم والوں کے درجات بلند ہونے پر صاف دلالت کر رہا ہے علاوہ ازیں اللہ پاک نے متقی ہونے اور خشیت الٰہی کی عظیم دولت سے مالا مال ہونے کی نسبت بھی علم والوں کی ہی طرف فرمائی ہے، گویا دین اسلام نے دنیوی اور اخروی بھلائیوں کا سرچشمہ علم کو ہی قرار دیا ہے، ہاں اس مرحلے میں اخلاقی قدروں اور شرعی رعایتوں کا لحاظ رکھنا لازم وملزوم ہے، ہمارا دین اسلام تعلیم کو عام اور جہالت کو ختم کرنے کا علمبردار ہے، لہذا اپنے ماتحت افراد کو تعلیم اور تربیت سے ضرورت آراستہ کریں اور اپنے آس پاس سے جہالت کو ختم کرنے کے لیے کمربستہ ہوجائیں۔

میرٹھ میں سوشل جسٹس فاؤنڈیشن کی جانب سے غرباء میں کمبل تقسیم

میرٹھ: 14 جنوری (پی این ایس) ریاست اتر پردیش میں ایک مرتبہ پھر شدید سردی کا قہر جاری ہے۔ سرد لہروں کی وجہ سے عام لوگوں کو بڑی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی کے مدنظر میرٹھ میں سماجی تنظیم سوشل جسٹس فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ملی اور سماجی لوگوں کی مدد سے غریب اور ضرورت مند افراد کے درمیان شدید سردی کے پیش نظر ان کو کمبل تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر جمعیت علماء ہند کے ذمہ داران کے ہاتھوں غریبوں کو کمبل تقسیم کرائے۔ ساتھ ہی ایسی اور سماجی تنظیموں کے اراکین سے بھی سردی کے موسم میں غرباء کی زیادہ سے زیادہ امداد کرنے کی بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ سماج میں ایسے بھی کئی لوگ ہیں جنہیں سردی کے موسم میں کھلے آسمان کے نیچے رات گزارنی پڑتی ہے۔ ان ہی لوگوں کو شدید سردی سے کو بچانے کی کوشش کی جائے گی۔ تنظیم کے اراکین کا کہنا ہے کہ وہ جو کمبل تقسیم کر رہے ہیں اس میں بغیر کسی تفریق کے بھی مذاہب کے غرباء کو کمبل دیے جا رہے ہیں اس کے علاوہ غرباء کے لیے نئے و پرانے کپڑوں کا بھی انتظام کیا گیا ہے تاکہ غربا کی زیادہ سے زیادہ مدد کی جاسکے۔

آج سے 'سوچھ تیرتھ' مہم ایک ہفتہ تک تمام شہری اداروں میں چلے گی

شری رام نہ صرف ہماری روح نہیں بلکہ ایمان، اقدار اور الہام کا ذریعہ بھی ہیں: اے کے شرما

لکھنؤ:14 جنوری۔ ریاستی شہری ترقی اور توانائی کے وزیر اور آگرہ ضلع کے وزیر انچارج مسٹر اے کے۔ اتوار کو مکر سنکرانتی کے موقع پر شرما آگرہ ضلع کی بہہ تحصیل کے بٹیشور پہنچے جہاں انہوں نے رسومات کے مطابق بھگوان برہم لال مندر بٹیشور ناتھ کی پوجا کی اور ہاتھ میں جھاڑو اٹھا کر مندر کے علاقے کی صفائی کی اور تمام لوگوں کو ریاست کے شہری اداروں میں سوچھ تیرتھ، کلین سٹی اور پلاسٹک فری سٹی' صفائی مہم شروع کی ہے جو آج سے 21 جنوری تک چلے گی۔ اس موقع پر انہوں نے عام لوگوں سے شری رام مندر پران پرتشٹھا کے تاریخی پروگرام میں شامل ہونے کی بھی اپیل کی اور تمام شہری کارکنوں کو مہم کے دوران تمام مذہبی، عبادت گاہوں اور تاریخی مقامات کو صاف کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعظم کی تحریک سے 22 جنوری کو ایودھیا دھام میں پرشوتم بھگوان شری رام مندر کے تقدس کے پیش نظر 14 جنوری سے ریاست کے تمام شہری اداروں کو صاف ستھرا اور کوڑا کرکٹ سے پاک اور خوبصورت بنایا جائے گا۔ 21 جنوری 2024 تک صفائی، حفظان صحت اور بیوٹیفکیشن کی ایک ہفتہ کی خصوصی مہم چلانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ صفائی مہم کے دوران مذہبی، روحانی اور زیارت گاہوں، تاریخی اور سیاحتی مقامات، مقدس ندی گھاٹوں اور تمام باڑیوں میں واقع عوامی مقامات پر خصوصی صفائی ستھرائی، صفائی ستھرائی اور تزئین و آرائش کا کام کیا جائے گا، تاکہ پران پرتشٹھا، ختم کے دن شیوم، سندرم شہریوں کو پاکیزگی، خوبصورتی اور صفائی کے ماحول کا منفرد تجربہ فراہم کرنے کے تصور پر۔ اس کے لیے ایک ہفتہ طویل سوچھ تیرتھ، کلین سٹی اور پلاسٹک فری سٹی' مہم آج سے 21 جنوری تک تمام شہری اداروں میں چلائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ صفائی مہم کے دوران عزت مآب وزیر اعظم کی خواہش کے مطابق تمام مذہبی، عوامی اور تاریخی مقامات اور ان کے گردونواح کی صفائی کی جائے گی۔ اس دوران مندر کے ٹرسٹ اور انتظامی افسران اور عام لوگوں اور خود مدد گروپوں کے تعاون اور شراکت سے صفائی اور خوبصورتی کے کام کو یقینی بنایا جائے گا۔

وزیر انچارج نے مندر میں بھگوان بٹیشور کی پوجا کی اور ایودھیا دھام میں منعقد ہونے والے شری رام مندر پران پرتشٹھا پروگرام کی تاریخی کامیابی کے لیے آشیرواد بھی مانگا۔ انہوں نے کہا کہ شری رام نہ صرف ہماری روح ہیں بلکہ ہمارے عقیدے، اقدار اور تحریک کا سرچشمہ بھی ہیں، شری رام ایک عرصے سے تمام لوگوں کے دلوں میں بسے ہوئے ہیں، اس میں کسی کو ذرا سا بھی شک نہیں ہونا چاہیے۔ اس موقع پر انہوں نے فتح پور سیکری کے ایم پی شری راج کمار چاہر، آگرہ کی میئر مسز ہیملتا کشواہا، ضلع پنچایت صدر محترمہ منجو بھدوریا اور سینکڑوں عقیدت مندوں، کارکنوں اور صفائی کارکنوں کے ساتھ جمنا گھاٹ، قدیم شیو مندر اور اس کے آس پاس صفائی مہم چلائی۔ زنجیر

انچارج وزیر شری شرما جی نے تمام مقدس مذہبی مقامات، مندروں، دیوتا مقامات، سیاحتی مقامات اور میونسپل کارپوریشنوں اور شہری اداروں سے ایودھیا میں شری رام مندر کے عظیم تقدس تک عزت مآب وزیر اعظم نریندر مودی جی کے خوابوں کو پورا کرنے کی اپیل کی۔ 22 جنوری کو گرام پنچایتوں میں گلیوں میں صفائی مہم چلا کر اور بھگوان شری رام کی پوجا کر کے دیوالی کا جشن منائیں۔

مقام پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انچارج وزیر نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعظم مودی جی کی کال پر جب پورا ملک اور ریاست ایودھیا میں شری رام للا کی زندگی کا جشن منا رہی ہے، ایسے وقت میں وزیر اعظم نے تمام ہم وطنوں سے اپیل کی ہے اور حکومت سے جڑے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ ایودھیا میں صفائی ستھرائی کے جو کام شروع ہوئے ہیں اس کے تناظر میں پورے ملک اور ریاست میں صاف یاترا کی مہم چلائی جائے۔ شہری ترقی کے وزیر نے کہا کہ ہمارے تمام مندروں، مقدس مقامات اور سیاحتی مقامات پر صفائی کو یقینی بنایا جانا چاہئے اور انہیں بہتر، خوبصورت اور مقدس بنایا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مودی جی کی کال پر اسی مہم کے لیے اٹل جی کے اس مقدس جنم بھومی بٹیشور مہا تیرتھ میں تمام کارکنوں نے ایم پی، میئر، ضلع پنچایت صدر میڈم کے ساتھ مل کر مزدوری عطیہ اور صفائی ستھرائی کا کام کیا۔ ان کی صلاحیت کے مطابق۔ انہوں نے امید ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ہفتہ بھر ہم سب مل کر نہ صرف اس بٹیشور یاترا بلکہ پوری ریاست اور ضلع کے تمام یاترا مقامات کی صفائی میں اپنا حصہ ڈالیں گے۔

وزیر نے سبھی سے صفائی مہم میں حصہ لینے کی اپیل کی اور بابا بٹیشور ناتھ اور بھارت رتن سابق وزیر اعظم آنجہانی کو مخاطب کیا۔ اٹل جی کو سلام۔ انہوں نے کہا کہ جب بھولے بابا خود بھگوان رام کی جنیتی اور لنکا کی فتح میں شریک ہوئے تھے تو بھگوان شیو خود بھگوان رام کے ساتھ رہے تھے، میرا ذاتی مشورہ ہے کہ اپوزیشن کے لوگ بھی جائیں اور رام مندر پران پرتشٹھا میں شرکت کریں۔ تقریب میں انہوں نے کہا کہ رام ہندوستان کی روح میں بستے ہیں، ملک رام کے لیے وقف ہے، رام سب کا ہے۔

وزیر انچارج شری شرما نے شہری عہدیداروں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا کہ تمام شہری ادارے صفائی مہم میں اپنے علاقائی عوامی نمائندوں اور عہدیداروں کا تعاون لینے کی کوشش کریں گے۔ پلاسٹک پر پابندی لگانے کے لیے تمام مذہبی اور سیاحتی مقامات اور عوامی مقامات کے ارد گرد نو پلاسٹک بیگ زون تیار کریں۔ لوگوں کو پلاسٹک کا استعمال نہ کرنے کا شعور دیں، پلاسٹک کی بوتلوں، تھیلوں، پلیٹوں، شیشوں، کپوں، چمچوں کو ری سائیکل کرنے کا بھی انتظام کریں۔ لوگوں کو صفائی کے بارے میں بیدار کرنے کے لیے مل چلانے، میراتھن اور نارچ مارچ وغیرہ کا وسیع پیمانے پر تشہیر کرنا۔

اس موقع پر معزز رکن اسمبلی فتح پور سیکری شری راج کمار چاہر، آگرہ کی میئر محترمہ ہیملتا کشواہا، ضلع پنچایت صدر محترمہ ڈاکٹر منجو بھدوریا، ضلع مجسٹریٹ بھانو چندر گوسوامی اور تمام متعلقہ افسران موجود تھے۔

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے ہر گاؤں-ایودھیا دھام، ہر مندر-شری رام مندر کے مقدس جذبے کے ساتھ صفائی مہم کا آغاز کیا

لکھنؤ:14 جنوری۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے اتوار کی صبح لکھنؤ کے نرالا نگر میں بالکیشور ہنومان مندر کی صفائی کی خصوصی مہم میں حصہ لے کر صفائی کی۔ عزت مآب وزیر اعظم کی کال پر 14 سے 22 جنوری تک چلائی جانے والی خصوصی صفائی مہم کے حصہ کے طور پر نائب وزیر اعلیٰ نے صبح سویرے مندر کے احاطے میں صفائی مہم چلائی، نائب وزیر اعلیٰ نے خود جھاڑو لگائی، اٹھایا کوڑا کرکٹ کو کچرے کی ٹوکری میں ڈالیں اور مکمل صفائی کو یقینی بنائیں۔ ڈپٹی چیف منسٹر کی قیادت میں چلائی گئی اس صفائی مہم میں سماجی کارکنوں، رام بھکتوں اور سماجی کارکنوں کی بڑی تعداد نے بھی حصہ لیا۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے کہا کہ عزت مآب وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی کال پر یہ صفائی مہم" ہر گاؤں-ایودھیا دھام، ہر مندر-شری رام مندر" کے مقدس جذبے کے ساتھ چلائی جا رہی ہے۔ کیشو پرساد موریہ نے ہر فرد سے اس صفائی مہم میں حصہ لینے کی اپیل کی۔

مایاوتی کی سالگرہ: انڈیا اتحاد میں شامل ہونے کا ہوسکتا ہے فیصلہ، کتاب ہوگی جاری

لکھنؤ۔ بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی کا یوم پیدائش پیر کو عوامی بہبود کے دن کے طور پر منایا جائے گا۔ پارٹی لیڈروں نے بی ایس پی سپریمو کی سالگرہ منانے کے لیے پارٹی کے ریاستی دفتر کو ہورڈنگز سے ڈھانپ دیا ہے۔ توقع ہے کہ بی ایس پی سپریمو اپنی سالگرہ کے موقع پر ہندوستان اتحاد اتحاد کے حوالے سے اپنی حکمت عملی کا انکشاف کر سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ بی ایس پی سپریمو اپنی کتاب میرے سنگھرش مے زندگی اور بی ایس پی موومنٹ کا سفرنامہ" پارٹ-19 کے ہندی اور انگریزی ورژن بھی جاری کریں گی۔ اس کے علاوہ وہ بی ایس پی کی موبائل ایپ اور نئی ویب سائٹ بھی لانچ کر سکتی ہیں۔ کانگریس لیڈر بی ایس پی سپریمو کو ان کی سالگرہ پر مبارکباد دینے بھی جا سکتے ہیں، حالانکہ کانگریس کی طرف سے ابھی تک اس بارے میں سرکاری معلومات شیئر نہیں کی گئی ہیں۔ اس دوران بی ایس پی سپریمو لوک سبھا انتخابات میں پارٹی امیدواروں کے انتخاب کے حوالے سے اہم اعلان بھی کر سکتے ہیں۔ بی ایس پی سپریمو کی سالگرہ سے ایک دن پہلے امروہہ سے بی ایس پی کے رکن پارلیمنٹ دانش علی نے کانگریس کی بھارت جوڑو یاترا میں شامل ہو کر دونوں پارٹیوں کے درمیان تناؤ بڑھا دیا ہے۔ بتادیں کہ دانش علی کو بی ایس پی سے معطل کر دیا گیا ہے۔ کانگریس کیمپ سے ان کی بڑھتی ہوئی قربت کا اثر دونوں پارٹیوں کے تعلقات پر دیکھا جا سکتا ہے۔

'بھارت جوڑو نیائے یاترا' کی حمایت میں "نیائے مشعل یاترا" نکالی گئی

لکھنؤ، 14 جنوری۔ اتر پردیش کانگریس کے ترجمان ڈاکٹر منیش ہندوی کی طرف سے جاری پریس بیان میں معلومات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بگڑتی ہوئی سماجی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ آئین کا تحفظ، منہدم امن و امان، بڑھتی ہوئی بے روزگاری، خواتین پر ظلم، کسانوں اور نوجوانوں کے مسائل، عوامی مفاد کے دیگر مسائل کو جاننا ضروری ہے۔ اور مستقبل میں ان کو سمجھنے اور ان کے حل کے لیے عوامی رہنما جناب راہول گاندھی کی قیادت میں آج 14 جنوری 2024 سے" بھارت جوڑو نیایاترا" کا آغاز کیا گیا ہے۔ یہ پدی یاترا منی پور سے شروع ہوگی اور تقریباً 6700 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ممبئی پہنچے گی۔ ترجمان نے کہا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سکریٹری انچارج اتر پردیش شری اویناش پانڈے جی اور ریاستی کانگریس صدر سابق وزیر شری اجے رائے جی کی ہدایت پر اتر کے تمام اضلاع میں" بھارت جوڑو نیایاترا" کی حمایت میں شام 6 بجے پردیش میں "نیا مشعل یاترا" نکالی گئی۔ ترجمان منیش ہندوی نے کہا کہ یہ مارچ ملک میں انصاف کے سکڑتے حقوق کے لیے ہے۔ مودی حکومت عام آدمی کو انصاف فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے چاہے وہ سیاسی ہو، معاشی ہو یا مالی۔ ترجمان منیش ہندوی نے کہا کہ اسی سلسلے میں آج راجدھانی لکھنؤ میں کانگریس 'بھارت جوڑو نیا یاترا' کی حمایت میں ریاستی کانگریس ہیڈکوارٹر سے فنیگ پارک امین آباد تک اودے گنج، برلنگٹن اسکوائر، قیصر باغ چوک تک پیدل چلیں گے۔ نیا مشال مارچ کیا گیا۔ ترجمان نے بتایا کہ نیا مشال پد یاترا میں نمایاں شرکاء میں سابق ایم ایل اے شیام کشور شکلا، سابق ایم ایل اے، قومی ترجمان اکھلیش پرتاپ سنگھ، قومی ترجمان ابھے دوبے، اندل راوت، ریاستی نائب صدر وشواد جے سنگھ، نائب صدر انچارج انچارج شامل تھے۔ انتظامیہ دنیش کمار سنگھ، اتر پردیش کانگریس کانگریس کمیٹی کے خزانچی شیو پانڈے، ریاستی جنرل سکریٹری مکیش سنگھ چوہان، ضلع کانگریس کمیٹی لکھنؤ کے صدر وید پرکاش ترپاٹھی، کانگریس کے ترجمان انیل یادو، پنیت پاٹھک، سچن راوت، سدھانشو باجپائی، سیوا دل کانگریس سینٹرل زون کے صدر۔ راجیش سنگھ کالی، خواتین کانگریس سنٹرل زون کی صدر ممتا چودھری، ڈاکٹر جیارام ورما، لالن کمار، پشپیندر سریواستو، پنکھوری پاٹھک، جیتیندر کمار ورما، دوسھیندر ترپاٹھی، پرمود سنگھ، کرشن کانت پانڈے، ونود مشرا، پربھاکر مشرا، شیلا مشرا، سنجے شرما، راجیش سنگھ کالی۔ منوج تیواری، سشیلا شرما، انشو ترپاٹھی، سنیتا راوت، وبھا ترپاٹھی، ڈاکٹر چا کوشک، سرلیش راوت، حنیف خان، رودرا دمن سنگھ، اناميکا یادو، امیت تیاگی، ڈاکٹر شہزاد عالم، آلوک سنگھ رانگوار، انیس اختر مودی مہتاب جایاسی، پروین خان، صابرہ خاتون سمیت بڑی تعداد میں کانگریسیوں نے شرکت کی۔

بورڈ کا کام کہیں نظر نہیں آرہا، مسلمانوں کے مسئلہ پر بات کرنا بے معنی ہے: وسیم راعین

لکھنؤ: 14 جنوری۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے صدر کا حالیہ بیان واضح طور پر ان کے خوف کا اظہار کر رہا ہے۔ تاہم انہیں ایسا بیان دینے سے پہلے اپنے وجود کا بھی جائزہ لینا چاہیے، 85 فیصد پسماندہ مسلمانوں کی پرواہ کئے بغیر ان کی بنیادی ضروریات کا خیال رکھنا اور ان کے بارے میں بات کرنا، بورڈ اپنے آپ کو کس لحاظ سے سمجھ سکتا ہے۔ مسلمانوں کا لیڈر؟ بورڈ اور اس کے عہدیدار پسماندہ مسلمانوں کی بات کیے بغیر کٹی پتنگ کی طرح ہیں۔ بیان بازی ان کی اصل پہچان ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے قومی نائب صدر وسیم راعین نے اپنے بیان میں یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ بورڈ کے صدر کا دیا گیا بیان انہیں کٹہرے میں کھڑا کرتا ہے۔ اگر بات عقیدے کی ہو تو کوئی زبردستی نہیں کر سکتا۔ کسی کا ایمان کہیں بھی پروان چڑھ سکتا ہے اور ایک ملک میں رہ کر دوسرے پر حکومت کرنا ہٹلر شاہی کہلائے گا۔ بیان اس کے ذہن میں خوف اور پھسلتی لگام کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ بورڈ کا کام کہیں نظر نہیں آرہا، مسلمانوں کے مسئلہ پر بات کرنا بے معنی ہے اگر اس بحث میں 85 فیصد لوگ مسلمان نہیں ہیں یا بورڈ انہیں مسلمان نہیں مانتا ہے۔ اگر ان کا ماننا ہے تو پسماندہ پر آرٹیکل 341 کے تحت مذہبی پابندیاں لگائی گئی تھیں، بورڈ نے آج تک ذلت سے بدتر ہونے کے معاملے پر بات کیوں نہیں کی۔ پسماندہ مسلمانوں کی بنیادی ترقی پر بورڈ کیوں آگے نہیں آیا، بورڈ کے ہر حکومت سے اچھے تعلقات تھے، پھر بورڈ نے اس کے لیے اقدامات کیوں نہیں کیے، وجہ یہ ہے کہ بورڈ خود چاہتا تھا کہ پسماندہ مسلمانوں کو ہی استعمال کیا جائے۔ ووٹ بینک کے طور پر بورڈ پسماندہ برادری کے 85 فیصد کو الگ تھلگ کر کے مسلمانوں کی قیادت کے دعوے کرتا ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ بورڈ میں ایک بھی شخص پسماندہ برادری کا نہیں ہے۔ یہ اپنے آپ میں بہت سنگین معاملہ ہے۔ قومی نائب صدر نے کہا کہ یہ کون سا بورڈ ہے جو کسی ملک کے قوانین کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے قوانین جاری کرتا ہے جبکہ اسلام میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ جس ملک میں رہتے ہو اس کے آئین کا احترام کرو اور اسے اپناؤ۔ پھر بورڈ کا دوہرا معیار کس طرف اشارہ کرتا ہے؟ بہتر ہے کہ بورڈ بیان بازی سے اوپر اٹھ کر دیگر معاملات پر اپنی رائے کا اظہار کرنے کے بجائے کمیونٹی کے مسائل پر بات کرے۔ ویسے بھی بورڈ کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے، پھر وہ سیاسی معاملات پر علم کیوں فراہم کرے، خاص طور پر جن سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ پسماندہ مسلمانوں کو اس طرح کے بیانات سے کچھ حاصل ہونے والا نہیں ہے۔

جھانسی: دو شاطر چور گرفتار

جھانسی: 14 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جھانسی کے نواب آباد تھانہ پولیس اور سوات کی مشترکہ ٹیم نے آج دو شاطر گاڑی چوروں کو گرفتار کیا ہے۔ ایس پی شہر گیانیندر کمار سنگھ نے بتایا کہ نواب آباد تھانہ پولیس اور سوات کی مشترکہ ٹیم نے دو شاطر دو پہیہ گاڑی چوروں کو کرگواں جی سے بھگونت پورا کی جانب سے جانے والے کچے راستے سے گرفتار کیا ہے۔ دونوں شاطر چور بابی یادو اور انکت یادو جھانسی کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ گرفتار ملزمین کے قبضے سے پولیس نے چوری کی 10 موٹر سائیکلیں، ایک اسکوٹی اور غیر قانونی اسلحہ برآمد کیا ہے۔ دونوں کے خلاف مناسب دفعات میں مقدمہ درج کر کے عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

آئی آئی ایم سی ایلومنائی ایسوسی ایشن یوپی چیپٹر کے زیر اہتمام گرم کپڑے تقسیم

لکھنؤ: 14 جنوری۔ آئی آئی ایم سی ایلومنائی ایسوسی ایشن یوپی چیپٹر کی جانب سے آئی آئی ایم سی کیئر فنڈ کے زیر اہتمام پانچ روزہ سرمائی ریلیف کیمپ ہفتہ کو اختتام پذیر ہوا۔ ونٹر ریلیف کیمپ کے تحت لکھنؤ کے مختلف مقامات پر ضرورت مند بچوں، خواتین اور مردوں میں گرم کپڑے تقسیم کیے گئے۔ گرم کپڑوں میں ٹوپیاں، مفلر، اسکارف، موزے اور سویٹر شامل تھے۔ آئی ایم سی اے یوپی چیپٹر کے ریاستی صدر منیندر مشرا نے کہا کہ آئی ایم سی اے کے ممبران اپنی سماجی ذمہ داریوں کے لیے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ اسی سلسلے میں ہر سال کی طرح اس بار بھی آئی ایم سی اے کی جانب سے گومتی نگر، علی گنج، مہانگر فلائی اوور اور شہید پاتھ، ہسدیا اسکوائر، ہنومان سیتو، ورنداون کالونی، گواری اسکوائر کے نیچے مہانگر فلائی اوور جیسی جگہوں پر تین ہزار سے زیادہ کپڑے تقسیم کیے گئے۔ ریلیف کیمپ کے آخری روز سلطان پور روڈ کے اطراف کے علاقوں میں ضرورت مندوں میں گرم ٹوپیاں، موزے، مفلر وغیرہ تقسیم کیے گئے۔ تقسیم کے دوران آئی ایم سی اے یوپی چیپٹر کے بہت سے دوست بشمول منیندر مشرا، ڈی آئی جی سنجیو شکلا، امتیاز احمد، رشی کمار سنگھ، پربھات کمار، رشی لال، خورشید مصباحی، السٹو بیدا ئے، راگھویندر شکلا توصیف موجود تھے۔

چوری کی بولیرو سمیت شاطر گاڑی چور گرفتار

فیروز آباد: 14 جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع فیروز آباد کے تھانہ اتر میں پولیس نے اتوار کو چوری کی بولیرو کے ساتھ شاطر گاڑی چور کو بھی گرفتار کر لیا۔ گروہ کے دیگر اراکین کے بارے میں جانکاری جمع کی جارہی ہے۔ ایس پی شہر سرویش کمار مشرا نے جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ ہفتہ کی دیر رات تھانہ اتر علاقے کے تحت کوٹلہ چنگی چوراہا کے نزدیک سے ایک بولیرو پک اپ گاڑی کی چوری کی اطلاع پولیس کو موصول ہوئی تھی۔ تھانہ اتر انچارج کلدیپ دکشت نے فوراً موقع پر پہنچ کر سی سی ٹی وی فوٹیج کی مدد سے گاڑی چوری کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے بائی پاس چنوراہل کے نزدیک چوری کی گئی بولیرو کو برآمد کر لیا گیا جسے چوری کر لے جانے والا شاطر گاڑی چور شکیل بھی پولیس نے گرفتار کر لیا۔ ایس پی شہر نے بتایا کہ گرفتار شکیل شاطر مجرم ہے جو مستقل طور سے تھانہ امانپور ضلع کاس گنج کا رہنے والا ہے۔ اس کے خلاف ضلع کاس گنج اور فیروز آباد میں پہلے بھی کئی مقدمے درج ہیں۔ شکیل سے اس کے دیگر ساتھیوں کے بارے میں بھی جانکاری حاصل کر کے آگے کی کاروائی کی جائے گی۔ شکیل کے خلاف گینگسٹر ایکٹ کی بھی کاروائی ہو چکی ہے۔

ایودھیا کی مسجد تاج محل سے بہتر ہوگی، انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن کا دعویٰ

ایودھیا:14 جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے ایودھیا میں بابری مسجد کے مقام پر تعمیر کیے گئے رام مندر کا 22 جنوری کو وزیر اعظم نریندر مودی افتتاح کریں گے۔ جیسے جیسے رام مندر کے افتتاح کی تاریخ قریب آرہی ہے، مسجد کے بدلے میں عدالتی فیصلے میں تجویز کی گئی مسجد سے متعلق بڑے بڑے دعوؤں کا سلسلہ بھی بڑھتا جارہا ہے۔ 2019 میں آئے سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد آج ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کا کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے لیکن مندر سے 25 کلومیٹر دور دھنی پور میں مجوزہ مسجد کا اب تک کوئی اتا پتا نہیں ہے۔ چار برس سے زیادہ عرصہ گزر جانے کے بعد بھلے ہی اس مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں کوئی ٹھوس پہل نہ ہوئی ہو لیکن اس کے لیے بنا ٹرسٹ انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن بڑے بڑے دعوے کرنے میں بالکل بھی پیچھے نہیں ہے۔ انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن کا کہنا ہے کہ رام مندر کی تعمیر سے تحریک لے کر مسجد کی تعمیر کے لیے نئے جوش و ولولے کے ساتھ دوبارہ کوشش شروع کریں گے۔ مسجد کی ترقیاتی کمیٹی کے سربراہ اور مہاراشٹر میں بی جے پی کے رہنما حاجی عرفات شیخ نے دھنی پور میں مجوزہ مسجد کا نام محمد بن عبداللہ بتاتے ہوئے دعویٰ کیا کہ یہ مسجد تاج محل سے بھی بہتر ہوگی اور اس میں 21 فٹ کا دنیا کا سب سے بڑا قرآن رکھا جائے گا۔ واضح رہے کہ انڈو اسلامک کلچرل فاؤنڈیشن نے گذشتہ مہینے اس مجوزہ مسجد کا نیا نقشہ جاری کیا تھا جس میں پانچ منارے دکھائے گئے ہیں۔ کمیٹی کے سربراہ حاجی عرفات شیخ نے اس سے پہلے گذشتہ ماہ دسمبر میں بھی اسی نوعیت کا بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ اس مسجد کا افتتاح امام کعبہ کریں گے۔ اسی بیچ آر ایس ایس کی شاخ "مسلم راشٹریہ منچ" نے ایک مبینہ سروے کی بنیاد پر دعویٰ کیا کہ ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر سے 74 فیصد مسلمان خوش ہیں اور ان کا ماننا ہے کہ نریندر مودی ہندوستان کے سب سے کامیاب وزیر اعظم ہیں۔ مسلم راشٹریہ منچ نے آیورویدا فاؤنڈیشن چیریٹیبل ٹرسٹ کے ایک مبینہ سروے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس سروے کے دوران مسلمانوں نے کھل کر جے شری رام کا نعرہ بھی لگایا۔ حالانکہ پی این ایس نیوز ایسے کسی سروے کی تصدیق نہیں کرتی۔

وزیر اعظم ایودھیا میں ہمارے مہمان ہیں، ان کا استقبال کرنا میرا فرض ہے: اقبال انصاری

ایودھیا:14 جنوری (پی این ایس) رام مندر کی تعمیر کے ساتھ ایودھیا میں ہونے والی ہمہ جہت ترقی سے لوگ خوش ہیں۔ لوگوں کو اتنی ترقی کی توقع کبھی نہیں تھی۔ ایودھیا کی ہر گلی میں سیوریج لائنیں بچھائی گئی ہیں۔ سڑکیں چوڑی کی جارہی ہیں۔ پارکوں کو سجایا جارہا ہے۔ سرکاری اسٹاف صفائی کرانے میں لگا ہے۔ تمام ترقیاتی اسکیموں کے تحت کام جاری ہے۔ سریو اور رام کی پیڑی کے کنارے جوہو چوپاٹی جیسا منظر ہے۔ ہر طرف رنگ برنگی روشنیوں کی جھلک کی وجہ سے مقامی لوگوں کو یقین نہیں آتا کہ وہ واقعی اس دن کی گواہی دے رہے ہیں۔ اقبال انصاری جو بابری کیس میں اہم فریق تھے وہ بھی اس پیش رفت سے خوش ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اپنے شہر میں آنے والے مہمانوں کے استقبال کے لیے تیار ہیں۔ صحافیوں سے بات چیت میں اقبال ہاشم انصاری، جو بابری کیس میں اہم فریق تھے، کہتے ہیں کہ جو کچھ ہونا ہے، ہم نے سوچ لیا ہے۔ سپریم کورٹ نے 9 نومبر کو اپنا فیصلہ سنایا تھا۔ پورے ملک کے مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں۔ اب پرانی باتوں میں کچھ نہیں بچا، جب سپریم کورٹ نے اپنا فیصلہ سنا دیا تو ملک میں کوئی احتجاج، کوئی مظاہرہ نہیں ہونا چاہیے۔ وہ آگے کہتے ہیں کہ آج رام مندر کا کام ہو رہا ہے، زندگی عزت سے گزرنے والی ہے۔ ملک بھر سے لوگ آرہے ہیں۔ ہم اپنی طرف سے بھی سب کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ہاشم انصاری کہتے ہیں کہ یہ اچھی بات ہے، مودی جی ملک کے وزیر اعظم ہیں۔ جب وہ ایودھیا آئے تھے تو ہمارے مہمان بھی تھے۔ اس لیے ان کا استقبال کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہمارا دین بھی یہی کہتا ہے کہ آنے والے مہمانوں کا استقبال کیا جائے۔ اقبال انصاری کہتے ہیں کہ ایودھیا میں جو بھی ترقیاتی کام ہو رہے ہیں وہ بہت اچھے ہیں۔ ایودھیا کے لوگوں کے لیے جن چیزوں کی کمی تھی وہ پوری ہو رہی ہے۔ پہلے یہاں آنے والے لوگ پوچھتے تھے کہ ایودھیا کا نام تو بہت سنا ہے، لیکن یہاں ترقی کے نام پر کچھ نہیں ہوا۔ وزیر اعظم نے یہ تمام کمی مکمل کر دی ہے۔ ایودھیا میں ایک ہوائی اڈہ، ایک ریلوے اسٹیشن، بہت سے پارکس اور سڑکیں ہیں۔ عوام کی جو بھی ضرورتیں تھیں وہ پوری کر دی گئی ہیں۔ لوگ اس کی تعریف کر رہے ہیں، ہم بھی کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، کئی حکومتیں رہی ہیں، معاملہ مندر مسجد کا تھا۔ ترقی پر کوئی کیس نہیں ہوا تھا لیکن کسی حکومت نے ترقی کا سوچا تک نہیں۔ آج یوگی اور مودی جی نے سوچا اور ترقی بھی کی ہے۔

میٹا فر لکھنؤ لٹریچر فیسٹیول کا گیارہواں جلسہ

لکھنؤ:14 جنوری۔ سی۔ آئی۔ آئی دفتر وبھوتی کھنڈ گومتی نگر میں ڈاکٹر قمر رحمن صاحب سے گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر صبیحہ انور نے قمر رحمان صاحب کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر سے پردہ اٹھوایا۔ بچپن سے ایک کامیاب سائنس داں بننے تک کن کن چنوتیوں کا سامنا کیا۔ یہ ساری باتیں ڈاکٹر قمر رحمان کی خودنوشت "توفیق" پر مختصر سوالوں سے متعلق تھیں۔ اردو میں لکھی اس کتاب سے اردو کو عام لوگوں تک جانے کا راستہ ہموار ہوا۔ نوجوان آیوش کرشن کے ساتھ بہترین مکالمے ہوئے۔ اس پروگرام کی نظامت ریڈیو مرچی کے آر جے پرتیک نے بخوبی انجام دی۔ بیت بازی کا مقابلہ ڈاکٹر شبانہ رضوی نے بخوبی کرایا۔ مرزا غالب اور میر تقی میر کے نام کی دو ٹولیوں میں یہ مقابلہ رہا۔ اس کے بعد گگن جین کا پیش کردہ ڈرامہ منعقد ہوا۔ جس کا ڈائریکشن ہیم تیواری جی نے کیا۔ یہ ڈرامہ تھا ایک انگوٹھی ایک رومال ایک چلنی یہ ڈرامہ امریتا پریتم کی کہانی پر منحصر تھا۔ جس میں ادھورے پیار اور دقتوں کو دکھایا گیا تھا۔ اودھ سے کماؤں نام کا سیشن پروفیسر سید علی حامد کے ساتھ رانو اونیال نے لعیلہ کا گھر آئی اوو ے این اپیالوجی ٹومائی مدر جیسی نظمیں پیش کی گئیں طویل انتظار کے بعد کا سیشن یار پاپا کو ناظرین نے پسند کیا۔ اس کے مصنف دیپو پرکاش دوبے تھے۔ ڈی پی دوبے نے مشورہ دیا کہ من میں جو کہانیاں ہیں ان کو کاغذ پر ضرور اتاریئے۔ پورے دن کے سیشن کا اختتام موسیقی ہزاروں خواہش ایسی کے تحت محفل غزل کے ساتھ ہوا۔ ڈاکٹر پربھا سریواستو نے اپنی دلکش آواز سے سب کا دل جیتا۔

مغربی بنگال میں جن سادھوؤں پر حملہ کیا گیا وہ بریلی کے رہنے والے باپ بیٹے تھے،

بریلی :14 جنوری (پی این ایس) مغربی بنگال کے پرولیا میں جن تین سادھوؤں پر بھیڑ نے حملہ کیا اور مارا پیٹا، وہ بریلی کے بشارت گنج قصبے میں رہنے والے باپ بیٹے ہیں۔ واقعہ کے بعد متاثرہ سادھو گھر واپس جا رہے ہیں۔ وہاں کی پولیس نے بریلی پولیس سے اس واقعہ کی جانکاری لی تھی۔ ساتھ ہی سادھوؤں پر حملے کو لے کر سیاست بھی شروع ہو گئی ہے۔ بی جے پی نے ممتا حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ بریلی کے بشارت گنج میں گوسوامی سادھوؤں کی پوری کالونی ہے۔ ان میں سے کچھ سنت گنگا ساگر یاترا پر نکلے تھے۔ تین سنت مدھور ناتھ گوسوامی، ان کا بیٹا سنیل گوسوامی اور دوسرا بیٹا پرمود گوسوامی پرولیا سے گزر رہے تھے۔ وہیں پرولیا ضلع میں اس باپ بیٹے کے ساتھ 20 دیگر جگہوں کے عقیدت مندوں پر بھیڑ نے حملہ کیا۔ اسے شدید مارا پیٹا گیا۔ پرولیا پولیس نے اس معاملے میں 12 لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ وہاں کی پولیس نے بشارت گنج تھانے کے انچارج دیپ چندر کو فون کیا اور سادھوؤں کے بارے میں معلومات طلب کیں۔ اتوار کی صبح بشارت گنج پولیس کالونی گئی اور معلومات اکٹھی کیں۔ بنگال پولیس کو بتایا گیا کہ سبھی صاف ستھرے شبیہ کے لوگ ہیں اور جگہ جگہ مذہبی دوروں پر جاتے رہتے ہیں۔ وہاں کی پولیس نے تینوں سادھوؤں کو بریلی بھیج دیا۔ یہاں رہنے والے جاننے والوں نے اسے فون کر کے واقعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ شری رام جنم بھومی کے چیف پجاری آچاریہ ستیندر داس مہاراج نے سادھوؤں پر حملے کو لے کر مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ممتاز خان کا نام ممتا بنرجی کو کسی نے دیا تھا۔ رام نومی اور دیگر مذہبی جلوسوں پر حملے ہوتے رہے ہیں۔ جب وہ 'بھگوا' رنگ دیکھتی ہے تو اسے غصہ آتا ہے۔ اس نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ وہ حملوں کا اہتمام کرتی ہے۔ یہ واقعات انتہائی قابل مذمت ہیں۔ سادھوؤں پر حملے کا ویڈیو بھی وائرل ہو رہا ہے۔ 30 سیکنڈ کی ویڈیو میں سادھوؤں کے ایک گروپ کو ہجوم نے چھین لیا اور مارا پیٹا۔ ویڈیو میں سڑک پر ایک بہت بڑا ہجوم نظر آرہا ہے۔ ایک شخص سنت کو بالوں سے کھینچ رہا ہے۔ دوسرا ننگے صاحب کو لاٹھی سے پیٹ رہا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ لوگ لاتیں بھی مار رہے ہیں۔